



# گفتار دلشبین

چهار دہ معصوم (علیہم السلام)

اس کتاب میں چودہ معصوموں کے  
۵۶۰ احادیث جمع ہیں ہر معصوم  
کا چالیس حدیث ہے

مترجم

استاذ الاساتذہ، حجتہ الاسلام والمسلمین الحاج مولانا روشن علی بھٹنی

Center for the Study of  
Asian Quid Nazari  
International Relations  
P.O. Box 91578, 3134  
Tel: 59090  
I.R. IRAN, Mashhad.

## فہرست مطالب

عنوان ----- صفحہ

مقدمہ مترجم ----- <

### معصوم اول

رسول خدا، پیغمبر اسلام (ص) اور آپ کے چالیس اقوال ----- ۱۰

مشخصات پہلے معصوم پیغمبر اسلام ----- ۱۱

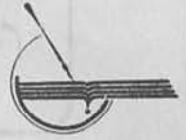
پیغمبر اسلام کی چالیس حدیث ----- ۱۳

### معصوم دوم

حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ وسلامہ علیہا ----- ۲۸

مشخصات معصوم دوم حضرت فاطمہ زہرا معصومہ کبریٰ (ص) ----- ۲۹

جناب فاطمہ زہرا کی چالیس حدیث ----- ۳۱



نام کتاب ----- گفتار نشستین چہارده معصوم

مترجم ----- استاذ الاساتذہ جناب مظانارون علی صاحب

ناشر ----- انتشارات انصاریان - قم تلفن ۲۱۰۲۲

کتابت ----- جعفر خان سلطانی پوری

تعداد ----- ۲۰۰

چاپ ----- اول

عنوان ----- صفحہ

### تیسرے معصوم

- امام اول، حضرت علی علیہ السلام کی چالیس حدیث ----- ۵۲  
مشخصات حضرت علی علیہ السلام ----- ۵۳  
حضرت علیؑ کی چالیس حدیث ----- ۵۵

### معصوم چہارم

- امام دوم، امام حسن مجتبیٰ (ع) اور آپ کے چالیس کلمات ----- ۶۲  
مشخصات معصوم چہارم امام حسن مجتبیٰ ----- ۶۳  
امام حسنؑ کی چالیس حدیث ----- ۶۵

### معصوم پنجم

- امام سوم حضرت امام حسین (ع) اسید الشہداء آپ کے چالیس کلمات ----- ۸۸  
مشخصات معصوم پنجم امام حسین (ع) ----- ۸۹  
امام حسینؑ کی چالیس حدیث ----- ۹۱

### معصوم ششم

- امام چہارم حضرت سجاد علیہ السلام اور ان کی چالیس حدیث ----- ۱۰۳  
مشخصات چھٹے معصوم چوتھے امام حضرت سجاد (ع) ----- ۱۰۵  
امام زین العابدینؑ کی چالیس حدیث ----- ۱۰۶

عنوان -----

صفحہ -----

### معصوم ہفتم

- امام پنجم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور آپ کی چالیس حدیث ----- ۱۲۲  
مشخصات معصوم ہفتم امام پنجم حضرت امام محمد باقر (ع) ----- ۱۲۵  
امام محمد باقر علیہ السلام کی چالیس حدیث ----- ۱۲۶

### معصوم ہشتم

- امام ششم حضرت امام جعفر صادقؑ اور آپ کی چالیس حدیث ----- ۱۲۲  
مشخصات امام ششم حضرت امام صادق علیہ السلام ----- ۱۲۳  
امام جعفر صادقؑ کی چالیس حدیث ----- ۱۲۵

### معصوم نہم

- امام ہفتم حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام اور آپ کی چالیس حدیث ----- ۱۶۲  
مشخصات معصوم نہم امام ہفتم حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ----- ۱۶۳  
حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی چالیس حدیث ----- ۱۶۵

### دسویں معصوم

- اسٹھویں امام حضرت علی رضا علیہ السلام کی چالیس حدیث ----- ۱۸۰  
مشخصات آٹھویں امام حضرت علی رضا (ع) ----- ۱۸۱  
امام علی رضا (ع) کی چالیس حدیث ----- ۱۸۳

معصوم یازدہم

۲۰۰	امام نہم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور آپ کی چالیس حدیث
۲۰۱	مشخصات، معصوم یازدہم - امام نہم - حضرت جواد علیہ السلام
۲۰۳	امام جواد علیہ السلام کی چالیس حدیث

معصوم دوازدہم

۲۱۴	امام دہم حضرت علی الصادی علیہ السلام کی چالیس حدیث
۲۱۵	مشخصات معصوم دوازدہم امام دہم حضرت امام علی نقی (ع)
۲۱۶	امام ہادی علیہ السلام کی چالیس حدیث

معصوم سیزدہم

۲۲۰	گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکریؑ کی چالیس حدیث
۲۳۱	مشخصات معصوم سیزدہم امام یازدہم امام حسن عسکریؑ
۲۳۲	امام حسن عسکریؑ کی چالیس حدیث

معصوم چہار دہم

۲۴۴	امام دوازدہم حضرت امام مہدی امام زمانہ (ع) اور آپ کی چالیس حدیث
۲۴۵	مشخصات امام دوازدہم حضرت مہدی (ع)
۲۴۶	حضرت جنت کی چالیس حدیث

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین محمد وآلہ الطاہرین  
الی قیام یوم الدین :  
اما بعد !

یہ کتاب "گفتار دل نشین"، مشتمل بر اقوال ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین ہے۔ سازمان تبلیغات اسلامی نے ۱۴ معصوموں کے اقوال کو جمع کر کے فارسی اور ترکی زبان میں اس کا ترجمہ شایع کر دیا ہے، اس کتاب میں ہر ایک معصوم کی چالیس حدیثوں کو اکٹھا کیا گیا ہے اس طرح مجموعی طور سے ۵۶۰ حدیثوں کا ترجمہ کیا گیا ہے کتاب کی خوبی کو دیکھ کر حاجی آقائے انصاریان نے مجھ سے کہا: کیا اچھا ہوتا یہ کتاب اردو زبان میں بھی چھپ جاتی۔ میں نے کتاب لے توئی مگر شتتتت بال و کثرت اشتغال نے تا جمال اس کو لیت و لعل کے حوالہ رکھا۔ آخر آقائے انصاریان کے اصرار سے مجبور ہو کر بیس دن کے اندر اندر اس کا ترجمہ مکمل کرنا پڑا۔  
چونکہ ترجمہ بہت جلدی میں کیا گیا ہے اس لئے صرف امکان نہیں ظن کی حد تک اشتباہ

کا احتمال ہے، لفظی غلطیاں تو قاری حضرات خود ہی اصلاح کر سکتے ہیں۔ البتہ اگر معنوی غلطی ہو تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اگر قابل قبول ہوئیں تو آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی تاکید کر دی جائے گی۔ قابل قبول کی شرط اس لئے ہے کہ ممکن ہے وہ قاری کی نظر میں غلط ہو مگر واقعاً غلط نہ ہو، مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ہمارے مزاج میں ضد ہے: جی نہیں اگر غلط ہے تو ڈنکے کی چوٹ پر غلط ہے اور ہم کو اعتراف کرنے میں کوئی عُذر نہ ہوگا کیونکہ وہ تو مطابق اصل ہے۔

البتہ کتابت کی غلطیاں ہوتی ہیں اور ہوں گی اور ان کی اصلاح بھی بہت مشکل ہے اردو کی شاید ہی کوئی کتاب اس عیب سے پاک ہو:

والسلام:

نور عثمانی  
"روشن علی"

## تقدیم

میں اپنی اس بضاعت مزجاة کو  
بے مثل خدا کے "الاشمال العلیا"  
کی بارگاہوں میں لیکر عاجزانہ طریقہ  
سے حاضر ہوا ہوں کہ کاش  
اس کو شرف قبولیت عطا  
ہو جائے

عاصی پر معاصی  
"روشن علی"

رسول خدا - پنجمبر اسلام، ص

اور آپ کے چالیس اقوال

موصوم اول  
پنجمبر اسلام، ص

نام ----- محمد، احمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
مشہور لقب ----- رسول اللہ، خاتم النبیین،  
کنیت ----- ابوالقاسم  
ماں، باپ ----- آمنہ، عبد اللہ  
وقت و جگہ پیدائش: ----- طلوع فجر، روز جمعہ، ۱۷ ربیع الاول، سن ۶۵۱ء  
(بیت سے چالیس سال پہلے، مکہ میں پیدا ہوئے۔  
زمانہ نبوت: ----- ۲۳، ۲۰ سال سے لیکر ۶۳ سال تک، ۱۳  
سال مکہ میں، ۱۰ سال مدینہ میں، نبوت کا آغاز ۲۷ رجب سے۔  
وقت و جگہ شہادت و مرقد منور: ----- روز دوشنبہ ۲۸ صفر، سن ۱۱ ہجری، مدینہ میں ۶۳  
سال کی عمر میں شہید ہوئے، قبر مطہر مدینہ میں مسجد نبوی کے کنارے۔  
تفصیل عمر: ----- تین حصے ۱۔ نبوت سے پہلے (۴۰ سال) ۲۔  
نبوت کے بعد مکہ میں (۱۳ سال) ۳۔ مکہ سے ہجرت کے بعد مدینہ میں اور حکومت اسلامی تکمیل دینے میں (تقریباً  
دس سال)

## اربعون حدیثاً

عن النبی الاکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

۱- یا عبادَ اللہِ انتمَ کالمَرَضی وَرَبُّ الْعَالَمِینَ کَالطَّیِّبِ، فَصَلِّحِ الْمَرَضی فِیْمَا یَعْلَمُهُ الطَّیِّبُ وَتَدْبِیرُهُ بِهِ، لَا فِیْمَا یَشْتَهِیهِ الْمَرِیضُ وَتَقْتَرِحُهُ، اَلَا فَسَلِّمُوا لِلّٰهِ اَمْرَهُ تَكُونُوا مِنَ الْفَائِزِیْنَ.

(مجموعہ ورام ج ۲ ص ۱۱۷)

۲- مَنْ اصْبَحَ لَا یَهْتَمُّ بِاُمُورِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَیْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ یَسْمَعُ رَجُلًا یُنَادِیْ یَا لِمُسْلِمِیْنَ فَلَمْ یُجِبْهُ فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ.

(بخار الانوار ج ۷۴ ص ۳۳۹)

۳- اِنَّ النَّبِیَّ بَعَثَ سَرِیَّةً، فَلَمَّا رَجَعُوا قَالَ: مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَوْا الْجِهَادَ اَلَا ضَعَفَ وَبَقِيَ عَلَيْهِمُ الْجِهَادُ اَلَا كَبُرُ. فَقِيلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْجِهَادُ اَلَا كَبُرُ؟ قَالَ: جِهَادُ النَّفْسِ.

(وسائل الشیعة ج ۱۱ ص ۱۲۲)

۴- اِذَا ظَهَرَتْ الْبِدْعُ فِي اُمَّتِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ.

(اصول کافی ج ۱ ص ۵۴)

## پینچہ اسلام کی چالیس حدیث

۱- اے خدا کے بندو!

تم سب بیمار کی طرح ہو اور خداوند عالم طیب کی طرح ہے پس مرضیوں کی صلاح (یعنی تمہاری صلاح) اسی میں ہے کہ جسکو طیب جانتا ہے اور اس کے لئے دستور دیتا ہے (اسکی صلاح) اس میں نہیں ہے جو مرضیوں چاہتا ہے اور جو کرتا ہے (لہذا) خدا کے احکام کی پابندی کرو تاکہ کامیاب رہو۔

» مجموعہ ورام، ج ۲، ص ۱۱۷

۲- جو اس عالم میں صبح کرے کہ مسلمانوں کے امور کی (فکر اور اسکا) اہتمام نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہے (اسی طرح) جو مسلمانوں کی مدد کو پکارے پو تو جو بھی اس کی آواز پر لبیک نہ کہے وہ (بھی) مسلمان نہیں ہے۔

» بخار، ج ۲، ص ۳۳۹

۳- رسول خدا نے ایک چھوٹے لشکر کو (دشمنوں سے جنگ کیلئے) بھیجا جب وہ لوگ واپس آئے تو رسول نے فرمایا: ان لوگوں کیلئے جو ہے جو چھوٹے جہاد سے آگے اور ان کے اوپر بڑا جہاد باقی ہے، پوچھا گیا: اے خدا کے رسول جہاد اکبر کیا ہے؟ فرمایا: نفس سے جہاد کرنا۔

» وسائل الشیعة، ج ۱۱ ص ۱۲۲

۴- جب میری امت میں بدعتیں پھوٹ پڑیں تو عالم کی ذمہ داری ہے اپنے علم کو ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اس پر خدا کی لعنت ہو۔

» اصول کافی ج ۱ ص ۵۴

۵- أَلْفَقَهَاءُ أَمْنَاءُ الرُّسُلِ مَا لَمْ يَدْخُلُوا فِي الدُّنْيَا، قَبْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَمَا دُخُولُهُمْ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: اتَّبَاعُ السُّلْطَانِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَآخَذَرُوهُمْ عَلَى دِينِكُمْ. کنز العمال، الحدیث ۲۸۹۵۲ (اصول الکافی ج ۱ ص ۴۶)

۶- إِنِّي لَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي مُؤْمِنًا وَلَا مُشْرِكًا، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَتَّخِذُهُ إِيْمَانَهُ وَأَمَّا الْمُشْرِكُ فَيَقْتَمِعُهُ كُفْرُهُ، وَلَكِنْ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ مُنَافِقًا عَلِيمًا لِللسانِ يَقُولُ مَا تَعْرِفُونَ وَتَعْمَلُ مَا تُنْكُرُونَ. (بخاری الانوار ج ۲ ص ۱۱۰)

۷- إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ أَيْنَ الظَّالِمَةُ وَأَعْوَانُهُمْ؟ مَنْ لَاقَ لَهُمْ دَوَاةً، أَوْ رَيْطَ لَهُمْ كَيْسًا، أَوْ مَدَّةَ لَهُمْ مَدَّةَ قَلَمٍ، فَآخَشَرُوهُمْ مَعَهُمْ.

(بخاری الانوار ج ۷۵ ص ۳۷۲)

۸- فَوْقَ كُلِّ بَرٍّ رَحْتِي يُقْتَلُ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِذَا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بَرٌّ.

(بخاری الانوار ج ۱۰۰ ص ۱۰)

۹- شَرُّ النَّاسِ مَنْ بَاعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا، وَشَرُّ مَنْ ذَلِكَ مَنْ بَاعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ.

(بخاری الانوار ج ۷۷ ص ۴۶)

۱۰- مَنْ أَرْضَى سُلْطَانًا بِمَا يُسَخِطُ اللَّهُ خَرَجَ مِنْ دِينِ اللَّهِ.

(تحف العقول ص ۵۷)

۱۱- مَنْ أُنِيَ غَيْبًا فَتَضَعَعَكَ لَهُ ذَهَبٌ ثَلَاثًا دِينِهِ.

(تحف العقول ص ۸)

۵- فقہار رسولوں اور پیغمبروں کے اس وقت تک امین ہیں۔ یعنی پیغمبروں کے امین نامتد اور مورد اطمینان ہیں۔ جب تک امور دنیا میں داخل نہ ہوں۔ پوچھا گیا اے خدا کے رسول! امور دنیا میں داخل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ رسول خدا نے جواب دیا: دنیا میں داخل ہونے کا مطلب بادشاہ (حاکم طاغوت) کی پیروی کرنے لگیں۔ جب یہ علماء سلطان کی پیروی کرنے لگیں تو اپنے دین کی حفاظت میں ان سے پرہیز کرو، (کنز العمال۔ حدیث ۲۸۹۵۲، (اصول الکافی ج ۱ ص ۸۶)

۶- میں اپنی امت کے سلسلے میں کسی مومن سے خوف کھاتا ہوں نہ کسی مشرک سے۔ اس لئے کہ مومن کا ایمان است کو زندہ پھونچانے سے روکے گا اور مشرک کا کفر خود اس کی ذلت و رسوائی کا سبب ہوگا۔ ہاں اس منافق کے زندہ پھونچانے سے ڈرتا ہوں۔ جو حیرت زبان ہو اور زبان دراز ہو (کیونکہ وہ) جن چیزوں کی خوبی کو تم جانتے ہو اس کو زبان سے کہے گا اور جن سے تم کو نفرت ہے علماء اسی کو انجام دیگا۔ (بخاری الانوار ج ۲ ص ۱۱۰)

۷- قیامت کے دن خدا کی طرف سے ایک منداوی ندی کرے گا: ستمگار کہاں ہیں؟ ستمگاروں کے مددگار کہاں ہیں؟ جو لوگ ستمگاروں کی دوات میں کپڑا ڈالتے تھے وہ کہاں ہیں؟ جو ان کی تھیلی کو باندھتے تھے وہ کہاں ہیں؟ جو ان کا قلم بناتے تھے وہ کہاں ہیں؟ ان تمام ستمگاروں کو ایک جگہ محشور کرو!

(بخاری الانوار ج ۷۵ ص ۲۲۲)

۸- ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہے یہاں تک کہ کوئی راہ خدا میں شہید ہو جائے جب وہ راہ خدا میں قتل کر دیا جائے تو (یہ ایسی نیکی ہے کہ) اسکے اوپر کوئی نیکی نہیں ہے۔ (بخاری الانوار ج ۱۰ ص ۱۰)

۹- سب سے بدتر وہ شخص ہے جو اپنی آخرت اپنی دنیا کیلئے بیچ دے اور اس سے بھی بدتر وہ شخص ہے جو اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے بدلے بیچ دے۔ (بخاری الانوار ج ۷۷ ص ۴۶)

۱۰- جو شخص کسی چیز میں اپنے خدا کو ناراض کر کے بادشاہ کو راضی کرے وہ دین خدا سے خارج ہے

(تحف العقول ص ۸۵)



۱۲- أَمَا عَلَامَةُ الْبَارِ فَعَشْرَةٌ: يُحِبُّ فِي اللَّهِ وَيُبْغِضُ فِي اللَّهِ وَيُبْصِحُ فِي اللَّهِ وَيُفَارِقُ فِي اللَّهِ وَيَغْضِبُ فِي اللَّهِ. وَتَرْضَى فِي اللَّهِ وَيَعْمَلُ لِلَّهِ، وَيَتَطَلَّبُ إِلَيْهِ وَيَخْشَعُ لِلَّهِ خَائِفًا، مَخُوفًا، طَاهِرًا، مُخْلِصًا، مُسْتَخِيبًا، مُرَاقِبًا، وَيُحْسِنُ فِي اللَّهِ.

(تحف العقول ص ۲۱)

۱۳- سَيَاتِي زَمَانٌ عَلَى أُمَّتِي لَا يَعْرِفُونَ الْعُلَمَاءَ إِلَّا بِنُزْبِ حَسَنٍ، وَلَا يَعْرِفُونَ الْقُرْآنَ إِلَّا بِصَوْتِ حَسَنٍ، وَلَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ إِلَّا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا لَا عِلْمَ لَهُ وَلَا حِلْمَ لَهُ وَلَا رَحْمَةَ لَهُ.

(بخارا الانوار ج ۲۲ ص ۴۵۴)

۱۴- إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزِنَ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ بِدِمَائِ الشُّهَدَاءِ فَيَرْجُحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلَى دِمَائِ الشُّهَدَاءِ.

(لئالی الاخبار ج ۲ ص ۲۷۲)

۱۵- مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.

(جامع الصغير ج ۲ ص ۵۳۳ حدیث ۸۱۶۲)

۱۶- مَلْعُونٌ مَنْ أَلْفَى كَلِمَةً عَلَى النَّاسِ.

(تحف العقول ص ۳۷)

۱۷- إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ تَزَلْ قَدَمًا عِنْدِي حَتَّى يُسْأَلَ عَنِّي عَنْ عُمْرِهِ فِيْمَ أَفْنَاهُ، وَعَن سَبَابِهِ فِيْمَ أَبْلَاهُ، وَعَمَّا كَتَبْتَهُ مِنِ ابْنِ كَتَبْتَهُ فِيْمَ أَنْفَقَهُ. وَعَن حُبَّتَا أَهْلِ الْبَيْتِ.

(تحف العقول / ص ۵۶)

۱۱- جو کسی دولت مند کے پاس آکر (اس کی دولت کی وجہ سے) اس کا احترام کرے اس کا ہم کو دین چلا جاتا ہے۔

(تحف العقول ص ۸)

۱۲- نیکو کار کی علامتیں دس ہیں:

۱- خدا کیلئے دوستی کرتا ہے۔ ۲- خدا کیلئے دشمنی کرتا ہے۔ ۳- خدا کیلئے رفاقت کرتا ہے۔ ۴- خدا کیلئے جدا ہوتا ہے۔ ۵- خدا کیلئے غصہ کرتا ہے۔ ۶- خدا کیلئے خوش ہوتا ہے۔ ۷- خدا کیلئے عمل کرتا ہے۔ ۸- خدا کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے۔ ۹- خدا کیلئے مخصوص و مشورع کرتا ہے۔ ۱۰- خدا کیلئے نیکو خدائے خوف و ترس کی خصلت رکھتا ہے پاک و بااخلاص و باشرم و مراقب ہے۔ ۱۱- خدا کیلئے نیکو کرتا ہے۔

(تحف العقول ص ۱۲)

۱۳- میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جب علماء کی پہچان اچھے لباس سے ہوگی تو ان کی پہچان خوش الحانی سے ہوگی خدا کی عبادت صرف رمضان میں ہوگی اور جب ایسا ہوگا تو اس وقت خدا میری امت پر ایسے بادشاہ کو مسلط کر دے گا جس کے پاس نہ علم ہوگا نہ حلم، نہ رحم ہوگا۔

۱۴- قیامت کے دن علماء کی روشنائی کو شہداء کے خون سے تو لابلے گا اسوقت علماء کے قلم کی روشنائی کا وزن شہداء کے خون سے زیادہ ہوگا۔

(لئالی الاخبار ج ۲ ص ۲۷۲)

۱۵- میرے اہلیت کی مثال سفینہ نوح کی طرح ہے کہ جو اس پر سوار ہوگا نجات پائے گا اور جو اس سے الگ رہے گا وہ ڈوب جائیگا۔

(جامع الصغير ج ۲ ص ۵۳۳ حدیث ۸۱۶۲)

۱۶- جو شخص اپنا بوجھ لوگوں پر ڈال دے وہ ملعون ہے۔

(تحف العقول ص ۳۷)

۱۷- قیامت کے دن جب تک لوگوں سے چار چیزوں کا سوال نہ کر لیا جائے گا انکو انکی جگہ سے اٹھنے نہ دیا جائیگا۔ اعر کے بارئیں کہ اس میں صرف کیا ہے؟ ۲- جوانی کے بارئیں کہ کس لڑکی سے نکاح کیا ہے؟ ۳- مال و دولت کے بارئیں کہ کہاں سے اکٹھا کیا اور کہاں خرچ کیا گیا؟ ۴- ہم خاندان رسالت کی محبت کے بارے میں۔

(تحف العقول ص ۶۵)

۱۸۔ قَالَ شَمْعُونُ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ أَعْلَامِ الْجَاهِلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ صَحْبَتَهُ عَمَّاكَ، وَإِنْ اعْتَرَلَتْهُ شَمَمَكَ، وَإِنْ أَعْطَاكَ مَنْ عَمَلِكَ، وَإِنْ أَعْطَيْتَهُ كَفَرَكَ، وَإِنْ أَسْرَزَتْ إِلَيْهِ خَانَكَ وَإِنْ أَسْرَأَ إِلَيْكَ أَتْهَمَكَ، وَإِنْ اسْتَفْنَى بَطْرًا، وَكَانَ فَظًّا غَلِيظًا، وَإِنْ افْتَقَرَ جَحَدَ نِعْمَةِ اللَّهِ وَلَمْ يَتَحَرَّجْ، وَإِنْ فَرِحَ أَشْرَفَ وَطَفَى، وَإِنْ حَزِنَ أَيْسَ، وَإِنْ ضَحِكَ فَهَقَّ، وَإِنْ بَكَى خَارَ، يَقَعُ فِي الْأَنْبَارِ، وَلَا يُحِبُّ اللَّهُ وَلَا يُرَاقِبُهُ، وَلَا يَسْتَحْيِي مِنْ اللَّهِ وَلَا يَذْكُرُهُ، إِنَّ أَرْضِيئَهُ مَدَحَكَ، وَقَالَ فَبِكَ مِنَ الْحَسَنَةِ مَا لَيْسَ أَيْ فَبِكَ، وَإِنْ سَخِطَ عَلَيْكَ ذَهَبَتْ مَدْحَتُهُ، وَوَقَعَ فَبِكَ مِنَ الشُّؤْمِ مَا لَيْسَ فَبِكَ، فَهَذَا مَجْرَى الْجَاهِلِ.

(تحف العقول ص ۱۸-۱۹)

۱۹۔ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) يَا عَلِيُّ تُرِيدُ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ شَاةٍ أَوْ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ دِينَارٍ أَوْ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ كَلِمَةٍ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ كَلِمَةٍ فَقَالَ: أَجْمَعُ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ كَلِمَةٍ فِي سِتِّ كَلِمَاتٍ يَا عَلِيُّ: إِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَسْتَعْمِلُونَ بِالْفَضَائِلِ فَاسْتَعْمِلْ أَنْتَ بِإِتْمَامِ الْفَرَائِضِ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَسْتَعْمِلُونَ بِعَمَلِ الدُّنْيَا فَاسْتَعْمِلْ أَنْتَ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَسْتَعْمِلُونَ بِعُيُوبِ النَّاسِ فَاسْتَعْمِلْ أَنْتَ بِعُيُوبِ نَفْسِكَ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَسْتَعْمِلُونَ بِتَرْسِينِ الدُّنْيَا فَاسْتَعْمِلْ أَنْتَ بِتَرْسِينِ الْآخِرَةِ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَسْتَعْمِلُونَ بِكَثْرَةِ الْعَمَلِ فَاسْتَعْمِلْ أَنْتَ بِصَفْوَةِ الْعَمَلِ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَتَوَسَّلُونَ بِالْخَلْقِ فَتَوَسَّلْ أَنْتَ بِالْخَالِقِ.

(المواعظ العددية، الباب ۶ الفصل ۴ الحديث ۱)

۱۸ شمعون - یہود کا پوتا اور جناب عیسیٰ کا حواری - نے رسول خدا سے سوال کیا: مجھے جاہل کی علامتیں بیان فرمادیں: آنحضرت نے فرمایا: ۱۔ اگر اس کے ہمنشین بنوگے تو تم کو رنج پہنچائے گا ۲۔ اگر اس سے الگ رہوگے تو تم کو برا بھلا کہے گا ۳۔ اگر کوئی چیز تم کو دیکھا تو احسان جتاے گا ۴۔ اور تم کو اس کو کچھ روگے تو تم کو مسکری کرے گا۔ ۵۔ اگر اس سے کوئی راز کی بات کہوگے تو اس کو فاش کر کے تمہارے ساتھ خیانت کرے گا۔ ۶۔ اور اگر اس نے تم سے کوئی راز کی بات کہی تو (افشائے راز کا) الزام تم پر رکھے گا۔ ۷۔ اگر بے نیاز و مالدار ہو جائیگا تو مغرور و شرس ہو جائیگا اور حق سے پیش آئیگا۔ ۸۔ اگر فقیر ہوگا تو حد کی نعمتوں کا انکار کریگا اور گناہ کی پروا نہیں کریگا۔ ۹۔ اگر خوش ہوگا تو طغیان و زیادہ روی کریگا۔ ۱۰۔ اگر نیکین ہوگا تو امید ہو جائیگا۔ ۱۱۔ اگر روئے گا تو نار و فریاد کریگا۔ ۱۲۔ نیکیوں کی غیبت کریگا۔ ۱۳۔ اور اگر ہنسے گا تو اس کی نفسی قبوہ ہوگی۔ ۱۴۔ خدا کو دوست نہیں رکھے گا اور قانون الہی کا احترام نہیں کریگا۔ ۱۵۔ خدا سے شرم نہیں کریگا ۱۶۔ خدا کی یاد نہیں کریگا۔ ۱۷۔ اگر تم اس کو خوش کر دو تو تمہاری تعریف کریگا اور تعریف میں لاف و کراف سے کام لے لے گا جو باتیں تمہارے یہاں نہیں ہیں تمہاری نیکیوں کے عنوان سے تم میں گونائے گا۔ ۱۸۔ اگر تم سے ناراض ہو جائے تو ساری تعریفوں کو تم کو دیکھا اور تمہاری طرف ناروا چیزوں کی نسبت دیکھا یہ جاہل کی علامتیں ہیں۔

(تحف العقول ص ۱۸-۱۹)

۱۹ رسول خدا نے حضرت علی سے فرمایا: تم چھ لاکھ کو غنہ چٹا ہو یا چھ لاکھ دینار یا چھ لاکھ کلمہ؟ (یعنی نصیحت) حضرت علی نے فرمایا: چھ لاکھ کلمات! رسول خدا نے فرمایا: میں چھ لاکھ کلموں کو چھ لاکھ کلموں میں سمجھتا ہوں (اور وہ ہیں) ۱۔ علی ۱۱۔ جب تم دیکھو کہ لوگ سبجات (اور غیر واجب نیکیوں) میں مشغول ہیں تو تم فریض کی نیکیوں میں لگ جاؤ ۱۲۔ جب تم دیکھو کہ لوگ دنیا کے کاموں میں مشغول ہیں تو تم آخرت کے کاموں میں مشغول ہو جاؤ (۱۳) جب تم لوگوں کو دیکھو کہ برائیاں بیان کرنے میں لگے ہیں تو تم اپنے عیوب (کے بارے) میں مشغول ہو جاؤ (۱۴) جب تم دیکھو کہ لوگ دنیا کو زینت دینے میں مشغول ہیں تو تم آخرت کو زینت دینے میں مشغول ہو جاؤ (۱۵) جب تم دیکھو کہ لوگ زیارتی عمل (از نظر کمیت) کی طرف متوجہ ہیں تو تم خلوص عمل (اور کیفیت عمل) کی طرف متوجہ ہو جاؤ (۱۶) اور جب تم دیکھو کہ لوگ مخلوق کی طرف متوسل ہو رہے ہیں اور مخلوق کی طرف دست سوال دراز کر رہے ہیں تو تم خدا پر بھروسہ کرو اور اس کی طرف دست سوال دراز کرو (المواعظ العددية، الباب ۶ الفصل ۴ الحديث ۱)

۲۰۔ مَا لِي أَرَى حُبَّ الدُّنْيَا قَدْ غَلَبَ عَلَيَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ، حَتَّى كَأَنَّ  
الْمَوْتَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا عَلَيَّ غَيْرِهِمْ كُتِبَ، وَكَأَنَّ الْحَقَّ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا  
عَلَيَّ غَيْرِهِمْ وَجَبَ... هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ أَمَا يَتَعَبَّوْنَ آخِرُهُمْ بِأَوْلِيهِمْ؟

(تحف العقول ص ۲۹)

۲۱۔ أَوْضَانِي رَبِّي يَتَّبِعُ: أَوْضَانِي بِالْأَخْلَاصِ فِي السَّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْعَدْلِ  
فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَالْقَضْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْعِنْيِ، وَأَنْ أَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَنِي،  
وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي، وَأَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا وَمَنْطِقِي  
ذِكْرًا وَنَظْرِي عِبْرًا.

(تحف العقول ص ۳۶)

۲۲۔ يَا عَلِيُّ لَا تَغْضَبْ، فَإِذَا غَضِبْتَ فَافْعُدْ، وَتَفَكَّرْ فِي قُدْرَةِ الرَّبِّ عَلَى  
الْعِبَادِ، وَجَلِيمِهِ عَنْهُمْ.

(تحف العقول ص ۱۴)

۲۳۔ مَا مِنْ عَبْدٍ يُخْلِصُ الْعَمَلَ لِلَّهِ تَعَالَى أَوْ تَعَبَّنَ يَوْمًا إِلَّا ظَهَرَتْ بِنَايِعِ  
الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ.

(جامع السعادات ج ۲ ص ۴۰۴)

۲۴۔ يَا عَلِيُّ كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا ثَلَاثَ أَعْيُنٍ: عَيْنُ سَهْرَتٍ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ، وَعَيْنُ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ، وَعَيْنُ فَاضَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ.

(تحف العقول ص ۸)

۲۵۔ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيُّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

(جامع الصغير ج ۱ ص ۴۱۵ حدیث ۲۷۰۵)

۲۰۔ (آخر کمینوں) میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کی محبت لوگوں پر اس طرح غالب آگئی ہے کہ جیسے موت  
دنیا میں کسی اور کیلئے دکھی گئی ہے اور جیسے حق کی رعایت دوسروں پر واجب ہے... (فسوس! صدمہ)  
افسوس! آخر آنے والے گزشتہ لوگوں کے کیوں عبرت نہیں حاصل کرتے؟ (تحف العقول ص ۱۹)

۲۱۔ میرے خدا نے مجھے نوجیزوں کی بہت تاکید فرمائی ہے۔

۱۔ ظاہر و باطن میں اخلاص ۲۔ خوشی و مسرت، رنج و غم ہر حالت میں انصاف و عدالت سے  
کام لینا ۳۔ فقیری و ملذذیہ (دونوں) کی حالت میں میانہ روی اختیار کرنا ۴۔ جس نے زیادتی کی ہے اسکو  
معاف کر دینا ۵۔ جس نے محروم کیا ہے اسکو عطا و بخشش کرنا ۶۔ جس نے قطع حلق کر لیا ہے اسکو  
رابطہ قائم کرنا ۷۔ خاموشی کے وقت غور و فکر کرنا ۸۔ گفتگو کے وقت یاد رکھنا اور ذکر خدا کرنا ۹۔ اور دیکھتے  
وقت عبرت حاصل کرنا۔ (تحف العقول ص ۳۳)

۲۲۔ اے علی! (پہلی بات تو یہی ہے کہ) غصہ نہ کرو۔ اور (اگر غصہ آجائے تو) غصہ کے وقت بیٹھ جاؤ  
اور خدا کی اپنے بندوں کے متعلق حلم و بردباری کے بارے میں غور کرو۔ (تحف العقول ص ۱۱۲)

۲۳۔ جو شخص اپنے عمل کو خلوص کے ساتھ پے در پے چالیس دن تک اپنے خدا کیلئے کرے تو خدا اسکو  
قلب سے حکمت و معرفت کے چشمے اسکی زبان پر جاری کر دیتا ہے۔ (جامع السعادات ج ۲ ص ۱۲۲)

۲۴۔ اے علی! قیامت کے دن تین آنکھوں کے علاوہ ہر آنکھ گریاں ہوگی۔

۱۔ وہ آنکھ جو رات سے صبح تک راہ خدا میں جاگتی رہے۔ ۲۔ وہ آنکھ جو حلم سے  
بندر ہے۔ ۳۔ وہ آنکھ جو خوف خدا سے آنسو بہاتی رہے۔

(تحف العقول ص ۸)

۲۵۔ میں شہر علم ہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں پس جو شخص تحصیل علم کرنا چاہتا ہے اسکو  
دروازہ سے آنا چاہیئے۔

(جامع الصغير ج ۱ ص ۲۱۵ حدیث ۲۷۰۵)

۲۶- يَا أَبَا ذَرٍّ، إغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: سَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغَنَّاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَقَرَاعَتَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ.

(بخارا انوار ج ۷۷ ص ۷۵)

۲۷- إِنَّ اللَّهَ نَبَارِكُ وَبَعَالَى لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَلَا إِلَى أَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ.

(بخارا انوار، ج ۷۷ ص ۸۸)

۲۸- يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مِنْ [مَا] إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ وَعِزَّتِي أَهْلَ بَيْتِي..

(سنن الترمذی، الحدیث: ۴۰۳۶)

۲۹- قَالَ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ): قَالَ عَيْسَى بْنُ مَرْثَمَ لِنَحْوَارِئِينَ: [جَالِسُوا] مَنْ يُدْكِرُكُمْ اللَّهُ رُؤْيَتُهُ، وَيَزِيدُ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ، وَيُزْعِبُكُمْ فِي الْآخِرَةِ عَمَلُهُ.

(تحف العقول ص ۴۴)

۳۰- أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهَوُّ مُنَافِقٍ، وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خِيْلَةٌ مِنَ التَّفَاقُقِ حَتَّى يَدْعَهَا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذِبًا، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

(خصال صدوق ج ۱ ص ۲۵۴)

۳۱- أَلَا إِنَّ شَرَّ أُمَّتِي الَّذِينَ يُكْرِمُونَ مَخَافَةَ شَرِّهِمْ، أَلَا وَمَنْ أَكْرَمَهُ أَلْتَأَسُّ اتِّقَاءَ شَرِّهِ فَلَيْسَ مِنِّي.

(تحف العقول ص ۵۸)

۳۲- لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرْتِنٍ.

(مسند احمد ابن حنبل ج ۲ ص ۱۱۵)

۳۱- اے ابو ذر پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ ۱۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو ۲۔ بیماری سے پہلے صحت کو ۳۔ فقیری سے پہلے مالداری کو ۴۔ مشغولیت سے پہلے فرصت کو ۵۔ موت سے پہلے زندگی کو۔

(بخارا ج ۷۷ ص ۷۵)

۳۲- خدا نے تمہاری صورت کو دیکھے گا نہ مال کو بلکہ وہ تمہارے دل اور کردار کو دیکھے گا۔

(بخارا انوار ج ۷۷ ص ۸۸)

۲۸- لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم نے اس کی پیروی کی تو گمراہ نہ ہو گے (اور بعض نسخوں میں ہے) ایسوں کو چھوڑا ہے۔ اور وہ قرآن اور میری عمرت ہے۔ (سنن ترمذی ہیٹ ۲۰۳۷)

۲۹- حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ: حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے کہا: ایسے شخص کی ہم نشینی اختیار کرو جس کا دیدار تم کو خدا کی یاد میں مبتلا کر دے۔ اور جس کی گفتار تمہارے علم و دانش میں اضافہ کرے، اور جس کا کردار تم کو آخرت کا شائق بنا دے۔ (تحف العقول ص ۴۴)

۳۰- جس شخص کے اندر دروغ (ذیل) چار خصلتیں ہوں وہ منافق ہے۔ اور اگر صرف کوئی ایک خصلت ہو تو پھر اس میں منافق کی ایک صفت ہے یہاں تک کہ اس کو اپنے سے دور کر دے (اور وہ چار خصلتیں یہ ہیں) ۱۔ گفتگو کرتے وقت جھوٹ بولے۔ ۲۔ وعدہ خلافی کرے ۳۔ معاہدے کی خلاف ورزی کرے ۴۔ جو اپنی دشمنی میں مستحق و نحراف کو اپنا پیشہ بنا لے۔ (خصال صدوق ج ۱ ص ۲۵۴)

۳۱- آگاہ ہو جاؤ میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جنکے شر سے ان کا احترام کیا جائے۔ آگاہ ہو جاؤ۔ لوگ جس کے شر اور گزند سے بچنے کے لئے اس کا احترام کریں وہ مجھ سے نہیں ہے۔

(تحف العقول ص ۵۸)

۳۲- مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

(مسند احمد ابن حنبل ج ۲ ص ۱۱۵)

۳۳- [بَا] مَغَشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِيَّاكُمْ وَالزَّيْنَابُ فِيهِ سِتُّ خِصَالٍ، ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ، فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا: فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِالْبَهَاءِ، وَيُورِثُ الْفَقْرَ، وَيَنْقِصُ الْعُمَرَ، وَأَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ يُوجِبُ سَخَطَ الرَّبِّ وَسُوءَ الْحِسَابِ وَالْخُلُودَ فِي النَّارِ.

(کتاب الخصال للصدوق ج ۱ ص ۳۲۰)

۳۴- بَا عَلِيٍّ: ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ لَمْ يَقُمْ لَهُ عَمَلٌ: وَرَجَّحَ بِخُرْجِهِ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلِمَ بِرُدِّهِ بِجَهْلِ السَّفِيهِ وَعَقِلُ يُدَارِي بِهِ النَّاسَ.

(تحف العقول ص ۷)

۳۵- مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ. (مسند احمد ابن حنبل ج ۳ ص ۴۹)

۳۶- مَنْ مَاتَ عَلِيٌّ حُبَّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيدًا أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلِيٌّ حُبَّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مَغْفُورًا لَهُ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلِيٌّ حُبَّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ نَائِبًا أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلِيٌّ حُبَّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤْمِنًا مُسْتَكْمِلًا الْإِيمَانِ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلِيٌّ حُبَّ آلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلِيٌّ حُبَّ آلِ مُحَمَّدٍ يُرِفُّ إِلَى الْجَنَّةِ كَمَا تُرِفُّ الْعُرُوسُ إِلَى بَيْتِ زَوْجِهَا.

(تفسیر الکشاف ج ۴ ص ۲۲۰).

۳۳- اے مسلمانو! خبردار زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ صفتیں ہیں تین دنیا کے اندر تین آخرت کے اندر۔ تین دنیاوی برائیاں یہ ہیں ۱۔ بے عزتی۔ ۲۔ فقیری۔ ۳۔ کوتاہی زندگی۔ اور تین آخرت والی یہ ہیں۔ ۱۔ خدا کی ناراضگی۔ ۲۔ سختی (یوم حساب)۔ ۳۔ دائمی دوزخ۔

(خصال صدوق ج ۱ ص ۳۲۰)

۳۴- اے علی تین باتیں جس کے اندر نہ ہوں اس کا کوئی عمل درست نہیں ہوگا۔ ۱۔ ایسا تقویٰ جو اس کو خدا کی محبتوں سے روکے۔ ۲۔ ایسا علم جس سے بیوقوفوں کی جہالت کو رد کر سکے۔ ۳۔ ایسی عقل جس سے لوگوں سے مددلات کے ساتھ پیش آئے۔

(تحف العقول ص ۷)

۳۵- تم میں سے جو شخص (معاشرے کے اندر) برائی دیکھے اس کو اپنے ہاتھ سے رک دے اگر یہ ممکن نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے ناپسند کرے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

(مسند احمد ابن حنبل ج ۳ ص ۴۹)

۳۶- آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہل بیت پر مرے وہ شہید ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہل بیت لیکر مرے وہ بخشا ہوا مرے ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہل بیت پر مرے اس کی موت اس حالت پر ہوتی ہے کہ وہ توبہ کیا ہوا مرے ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہل بیت پر مرے ہے وہ کامل ایمان مرے ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت آل محمد پر مرے ہے مک الموت اس کو جنت کی خوشخبری دیتا ہے اور قبر میں دوزخ سے منکر و کبر اس کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں، آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہل بیت پر مرے ہے وہ جس طرح لہسن شوہر کے گھنٹی جاتی ہے اس کو بہشت کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

(تفسیر الکشاف ج ۴ ص ۲۲۰)

گفتار دلنشین چہارده معصوم (ع)

۳۷۔ شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدٍ وَتَنِي يَاعِلِيُّ شَارِبُ الْخَمْرِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ صَلَاتَهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَإِنْ مَاتَ فِي الْأَرْبَعِينَ مَاتَ كَافِرًا.

(بخارا انوار ج ۷۷ ص ۴۷)

۳۸۔... إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَكُنْ عَلَيْنَا الرَّهْبَانِيَّةَ، إِنَّمَا زُهْبَانِيَّةٌ أَمْنِي

الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ....

(بخارا انوار ج ۷۰ ص ۱۱۵/ج ۸۲ ص ۱۱۴)

۳۹۔ مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتَّى تَمُوتَ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا.

(بخارا انوار ج ۷۷ ص ۵۸)

۴۰۔ أَلَنْظَرَةُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ، فَمَنْ تَرَكَهَا خَوْفًا مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أُغْطَاهُ اللَّهُ إِيْمَانًا يَجِدُ خَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ.

(جامع السعادات ج ۲ ص ۱۲)

گفتار معصوم اول، حضرت رسول خدا

۳۷۔ شراب خواربت پرست کے مانند ہے، اے علیٰ خداوند عالم چالیس روز تک شراب بخوار کی نماز قبول نہیں کرتا۔ اور اگر شراب پینے کے چالیسویں دن لایا چالیس دن کے اندر (مر جائے) تو کافر مرنے سے ہے۔

(بخارا انوار ج ۷۷ ص ۴۷)

۳۸۔ خداوند عالم نے رهبانیت کے قانون کو ہمارے لئے مقرر نہیں کیا ہے۔ ہماری امت کی رهبانیت راہ خدا میں جہاد کرنا ہے۔

(بخارا انوار ج ۷۰ ص ۱۱۵/ج ۸۲ ص ۱۱۴)

۳۹۔ جو شخص (استطاعت کے باوجود) حج کو نالتا رہے یہاں تک کہ مر جائے۔ قیامت میں خدا اسکو یہودی یا نصرانی مبعوث کرے گا۔

(بخارا انوار ج ۷۷ ص ۵۸)

۴۰۔ (نامحرم کی طرف) نظر کرنا شیطان کا ایک زہر پلا تیر ہے، لہذا جو شخص خدا کے خوف کی وجہ سے نامحرم پر نگاہ نہ کرے تو خدا اسکو ایسا ایمان عطا کرتا ہے جس کی شیرینی وہ اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔

(جامع السعادات ج ۲ ص ۱۲)

حدیث رسول کا خاتمہ

## حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا

آپ کی چالیس حدیثیں

## حضرت فاطمہ زہرا معصومہ کبریٰ (س)

- نام: --- فاطمہ . علیہا السلام  
 لقب: --- شہور لقب، زہرا، صدیقہ، کبریٰ، طاہرہ، رافیہ، مرضیہ، انسیہ، بتول،  
 زہرا، حمیرہ، محدثہ و ...  
 کنیت: --- ام الحسن، ام ایہا، ام الائتہ،  
 پدر: --- محمد مصطفیٰ رسول اللہ (ص)  
 مادر: --- خدیجہ الکبریٰ (س)  
 مکان ولادت: --- مکہ مکرمہ .  
 زمان ولادت: --- روز جمعہ ۲۰ جمادی الاخریٰ سال ۵ ہجرت .  
 وقت ولادت: --- طلوع فجر،  
 وقت ہجرت: --- تقریباً آٹھ سال کی عمر میں حضرت علی کے ہمراہ مدینہ ہجرت فرمائی .  
 شادی: --- ہجرت کے دو سال، ماہ ذی الحجہ کے آغاز میں حضرت علی کے ساتھ عقد نکاح ہوا .  
 اولاد: --- امام حسن، امام حسین، حضرت زینب، حضرت ام کلثوم، جناب بن جویظن مادر میں شہید ہو گئے .  
 وقت شہادت: --- نماز مغرب و عشاء کے درمیان .  
 تاریخ شہادت: --- ۳ جمادی الاخریٰ، درلہ قول، ۱۵ جمادی الاولیٰ، نیلہ قول، ۱۳ جمادی الاولیٰ .  
 سن شہادت: --- گیارہواں سال ہجری،  
 عمر: --- ۱۸ سال . محل دفن: مدینہ منورہ .

## جناب فاطمہ زہرا کی چالیس حدیث

۱- ساری تعریفیں خدا کیلئے ہیں اس کی نعمتوں پر، اور شکر و سپاس ہے ان چیزوں پر جو اس نے اہام کیا، اور حمد و ثنا ہے ان کی موابہب اور بشارت عطا یا پر جو اس نے اپنے بندوں کو بے سوال کئے دیا، اور ان کامل نعمتوں پر جو سب کو عطا کیا اور پے در پے ہمو کو تیار کیا، ایسی نعمتیں جو عددراً قابل شمار نہیں ہیں، اور ان کی زیادتی جبران ناپزیر ہیں۔ ان کے انتہا کا تصور ادراک بشر سے خارج ہے اس نے اپنے بندوں کو پے در پے نعمتوں کو دینے کے لئے ان کو شکر کی دعوت دی۔ اور حمد و ستائش کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے تاکہ وہ لوگ اس کے ذریعہ اپنی نعمتوں کو بڑی اور زیادہ کر سکیں۔

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۵)

۲- اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ: ایک ایسا کلمہ ہے جس کی حقیقت خدا نے افعال کو قرار دیا ہے اور دلوں کو اس کے لئے مرکز اتصال قرار دیا ہے۔ اور مقام توحید واس کی خصوصیات کو نور فکر کے پر تو میں آشکارا قرار دیا ہے اس خدا کی صفت یہ ہے کہ اس کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جاسکتا، زبانیں اس کی صفت بیان کرنے سے عاجز ہیں بشری ادراک اس کے تصور کو چوٹی سے عاجز ہے۔

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۵)

## اربعون حدیثاً

عن فاطمة الزهراء عليها السلام

۱- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَنْعَمَ ، وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰی مَا اَلْهَمَ ، وَالشُّنْءُ بِمَا قَدَّمَ ، مِنْ غَمُومٍ يَغْمِي اَبْهَامًا وَسُبُوغِ اَلْاَيِّ اَسْدِ اَهَا ، وَتَمَامِ نِعَمٍ وَاَلْاَهَا ، جَمَّ عَنِ الْاِخْصَاءِ عَمْدُهَا ، وَتَأَيُّ عَنِ الْجَزَاءِ اَمْدُهَا ، وَتَفَاوَتْ عَنِ الْاِذْرَاءِ اَبْدُهَا ، وَتَدَبَّهَتْ لَاسْتِزَادَتِهَا بِالشُّكْرِ لَا تَصَالِيهَا ، وَاسْتَخَمَتْ اِلَى الْخَلَاتِقِ بِاِجْزَالِهَا وَتَنَتَى بِالنَّدْبِ اِلَى اَفْصَالِهَا .

(اعیان الشیعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۵)

۲- اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، كَلِمَةٌ جَمَلِ الْاِخْلَاصِ تَأْوِيلُهَا ، وَضَمِنَ الْفُلُوبُ مَوْضُوعُهَا ، وَاَنَارَ فِي التَّفَكِيرِ مَعْقُولُهَا ، اَلْمُنْتَبِعُ مِنَ الْاَبْصَارِ رُؤْيُهَا ، وَمِنَ الْاَلْسِنِ صِفَتُهَا ، وَمِنَ الْاَوْهَامِ كَيْفِيَّتُهَا .

(اعیان الشیعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۵)



۳۔ اِبْتَدَعَ (اللہ) الْأَشْيَاءَ لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَهَا، وَأَنْشَأَهَا بِلا اِخْتِذَاءٍ أَمِيلَةً اِمْتَثَلَهَا، وَكَوْنَهَا بِفُذْرَتِهِ، وَذَرَأَهَا بِمَشِيئَتِهِ، مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنْهُ إِلَى تَكْوِينِهَا وَلَا فَائِدَةٍ لَهُ فِي تَصْوِيرِهَا، إِلَّا تَنْبِيْناً لِجُحْمَتِهِ، وَتَنْبِيْهاً عَلَى طَاعَتِهِ، وَإِظْهَاراً لِفُذْرَتِهِ، وَتَعَبُّداً لِبِرَّتِيهِ، وَإِعْزَازاً لِدَعْوَتِهِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۵-۳۱۶)

۴۔ ... جَعَلَ (اللہ) السُّورَابَ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَضَعَ الْعِقَابَ عَلَى مَعْصِيَتِهِ، زِيَادَةً لِعِبَادِهِ عَنْ نَقْمَتِهِ، وَحَيَاةً لَهُمْ إِلَى جَنَّتِهِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۵۔ وَأَشْهَدُ أَنَّ أَسَى مُحَمَّدًا (ص) عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اخْتَارَهُ وَانْتَجَبَهُ قَبْلَ أَنْ أُرْسَلَهُ، وَسَمَّاهُ قَبْلَ أَنْ اجْتَبَيْتَهُ، وَاضْطَفَاهُ قَبْلَ أَنْ اِبْتَعَنَتَهُ، إِذِ الْخَلَائِقُ بِالْغَيْبِ مَكْتُوْنَةٌ، وَيَسْتُرُ الْأَهْوِيلِ مَصُونَةٌ، وَبِنَهَايَةِ الْأَعْدَمِ مَقْرُونَةٌ، عِلْمًا مِنْ اللَّهِ تَعَالَى بِمَالِ الْأُمُورِ، وَإِحْاطَةً بِحَوَادِثِ اللَّذْهُورِ وَمَعْرِفَةً بِمَوَاقِعِ الْمَقْدُورِ. اِبْتَعَنَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِثْمَامًا لِأَمْرِهِ، وَعَزِيمَةً عَلَى إِفْضَاءِ حُكْمِهِ، وَإِنْفَادًا لِمَقَادِيرِ حُنْمِهِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۔ خداوند عالم نے تمام چیزوں کو کسی ایسی شئی کے بغیر جو پہلے سے رہی ہو، پیدا کیا۔ کسی کے مشابہتوں کی اقتدار پیر وی کے بغیر اپنی قدرت کاملہ سے تمام اشیاء کو لباس وجود پہنایا اور ان کو اپنی قدرت سے خلق فرمایا اور ان کی تخلیق کی احتیاج نہ رکھتے ہوئے اپنی مشیت سے ان کو کتم عدم سے نکال کر منصفہ ہو پرے آیا، نیز ان کی صورت نگاری میں بھی اس کو کوئی فائدہ نہیں تھا وہ تو صرف اپنی حکمت کے اثبات کے لئے اور اپنی اطاعت پر متنبہ کرنے کے لئے اور اپنی قدرت کا اظہار کرنے کے لئے اور اپنی مخلوق کو اپنی عبادت کی دعوت دینے کے لئے اور اپنی دعوت کو پُر سگوہ بنانے کے لئے (اشیاء کو خلق فرمایا)

(أعيان الشيعة، طبع جدید، ۱، ص ۳۱۵، ۳۱۶)

۴۔ خداوند عالم نے اپنی طاعت پر ثواب، اور معصیت پر عذاب (اس لئے) مقرر کیا ہے تاکہ اپنے بندوں کو عذاب و بلا سے باز رکھے اور بہشت کی طرف لے جائے۔

(أعيان الشيعة، طبع جدید، ۱، ص ۳۱۶)

۵۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے باپ محمد خدا کے بندہ اور رسول ہیں، اور خداوند عالم نے ان کو سبعوت برسات کرنے سے پہلے منتخب کیا اور اختیار کیا اور ان کو مجتبیٰ بنانے سے پہلے ان کا نام رکھا اور رسول بنا کر بھیجنے سے پہلے ان کو مصطفیٰ بنا یا جب کہ تمام مخلوق پر رہائے غیب کے نیچے، اور بیم و ہراس کے نہاں خانوں میں چھپی ہوئی تھی۔ اور عدم کے آخری حد سے قرون تھی، اس لئے کہ خدا امور کے انجام سے زمانہ کے حوادث، و جریان امور سے مطلع تھا اور محمد کو اپنے امر کی تکمیل کے لئے سبعوت فرمایا تاکہ اس کے امر کا اجرا کریں اور اس کے حتمی مقدر کو جاہ عمل پہنائیں۔

(أعيان الشيعة، طبع جدید، ۱، ص ۳۱۶)

۶- فَرَأَى (الله) الْأُمَّمَ فِرْقَاً فِي أَدْبَانِهَا، عُكْفاً عَلَى نِيرَانِهَا، عَابِدَةً لِأَوْلِيَانِهَا، مُنْكَرَةً لِلَّهِ مَعَ عِرْفَانِهَا، فَأَنَارَ اللَّهُ تَعَالَى بِأَبِي مُحَمَّدٍ (ص) ظَلَمَهَا، وَكَشَفَ عَنِ الْقُلُوبِ بُهْمَهَا، وَجَلَّى عَنِ الْأَبْصَارِ عُجْمَهَا.

(أعيان الشيعه - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۷- قَامَ (أَبِي مُحَمَّدٍ) فِي النَّاسِ بِالْهُدَايَةِ، وَأَنْقَذَهُمْ مِنَ الْغَوَايَةِ، وَتَصَرَّهْمَ مِنَ الْعِمَايَةِ، وَهَدَاهُمْ إِلَى الدِّينِ الْقَوِيمِ، وَدَعَاهُمْ إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ.

(أعيان الشيعه - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۸- أَنْتُمْ عِبَادَ اللَّهِ نُصِبَ أَمْرُهُ وَنَهْيُهُ، وَحَمَلَتْهُ دِينُهُ وَوَحْيُهُ، وَأَقْنَاءَ اللَّهِ عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَتَلَفَاؤُهُ إِلَى الْأُمَّمِ.

(أعيان الشيعه - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۹- أَنْتُمْ عِبَادَ اللَّهِ... زَعِيمٌ حَقٌّ لَهُ فِكْرٌ، وَعَهْدٌ قَدَمَةٌ لِبِكْرِكُمْ، وَتَقِيَّةٌ اسْتَخْلَفَهَا عَلَيْكُمْ، كِتَابُ اللَّهِ التَّاطِقُ، وَالْقُرْآنُ الصَّادِقُ وَالثَّوْرُ السَّاطِعُ، وَالضِّيَاءُ اللَّامِعُ، بَيِّنَةٌ بَصَائِرُهُ، مُنْكَشِفَةٌ سَرَائِرُهُ، مُتَجَلِّيَةٌ ظَوَاهِرُهُ، مُتَبَيِّنَةٌ بِهَ أَشْيَاعُهُ.

(أعيان الشيعه - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۴- خداوند عالم نے امتوں کو مختلف دینوں میں (اور فرقوں میں) بٹے ہوئے آتش پرستی کرتے ہوئے، بہت پرستی کرے ہوئے (و جو خدا کی دلیلوں کو دیکھتے ہوئے) خدا کا منکر دیکھا تو میرے باپ محمدؐ کے ذریعہ نازکیوں کو دور کیا دلوں کے (پر دہائے) تاریکی کو چمک کر دیا اکھڑا سے ان کے اندھے پن کو ختم کر دیا۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۴)

۵- لوگوں کے درمیان میرے باپ محمدؐ ہدایت کیلئے کھڑے ہوئے اور انکو گمراہی سے نجات دی اور اندھے پن سے روشنی کی طرف رہنمائی کی مضبوط دین کی طرف ہدایت فرمائی صراط مستقیم کی طرف دعوت دی۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۴)

۸- اے خدا کے بندو! تم ہی خدا کے امر و نہی کو برپا کرنے والے ہو اور خدا کے دین و وحی کے حامل ہو، اپنے نفسوں پر خدا کے امین ہو، امتوں کی طرف اس کے دین کو پورنچانے والے ہو۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۴)

۹- اے خدا کے بندو متوجہ ہو! خدا کی طرف سے حقیقی لیڈر تمہارے درمیان ہے اور اس سے پہلے تم سے عہد و پیمان باندھ چکا ہے، اور باقی ماندہ نبوت سے جو تمہاری رہبری کے لئے تم پر معین کیا گیا ہے اور (وہ رہبر) خدا کی بولتی کتاب، قرآن صادق، نور ساطع اور ضیاء لامع ہے، اس کے حقائق واضح، اس کے امرار منکشف، اس کے ظواہر روشن، اس کے پیرو قابل غبطہ ہیں۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۴)

۱۰- كِتَابُ اللَّهِ... فَانْدِ إِلَى الرِّضْوَانِ اِتِّبَاعُهُ، مُؤَدِّ إِلَى التَّجَاةِ اسْتِمَاعُهُ. بِهِ تُنَالُ حُجُجُ اللَّهِ الْمُتَوَرَّةُ، وَعَزَائِمُهُ الْمُفْتَرَّةُ، وَمَحَارِمُهُ الْمُحَدَّرَةُ، وَبَيِّنَاتُهُ الْجَالِيَّةُ، وَتَرَاهِيئُهُ الْكَافِيَّةُ، وَقَضَائِلُهُ الْمُنْدَوْتَةُ، وَرُخْصَةُ الْمُؤَهَّوْتَةُ، وَشَرَائِعُهُ الْمَكْتُوْتَةُ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۱- فَجَعَلَ اللَّهُ الْإِيمَانَ تَطْهِيراً لَكُمْ مِنَ الشَّرِّ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۲- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الصَّلَاةَ نَنْزِيهاً لَكُمْ عَنِ الْكِبْرِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۳- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الرِّكَاعَةَ تَرْكِيبَةً لِلنَّفْسِ وَنَمَاءً فِي الرِّزْقِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۴- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] ... الصِّيَامَ تَثْبِيْتاً لِلْإِخْلَاصِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۰- کتاب خدا اپنے پیر و نگہداروں کو رضائے الٰہی کی طرف لے جانے والی ہے، اس کو کان دھرنے کے سنا نجات تک پہنچانے والا ہے، اسی قرآن کے ذریعہ خدا کی روشن دلیلیوں کو حاصل کیا جاسکتا ہے نیز اس کے عنایم مفسرہ ڈرانے والے محرمات، واضح دلائل کافی (دو آئی) براہین، مندوب فضائل، نخص عطایا، واجب شرائع بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۱- خداوند عالم نے ایمان کو تمہارے لئے شرک سے (اور کفر سے) پاکیزگی قرار دی۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۲- خداوند عالم نے نماز کو تمہارے لئے تکبر سے دوری قرار دی۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۳- خداوند عالم نے تمہاری روح کی پاکیزگی اور رزق کی نیادتی کے لئے زکات قرار دی۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۴- خداوند عالم نے تمہارے اخلاص کی استواری و برقراری کے لئے روزہ قرار دیا۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۵- وَ جَعَلَ اللَّهُ [جَعَلَ اللَّهُ] الْحَجَّ تَشْيِيداً لِلدِّينِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۶- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] أَلْعَدْلَ تَنْسِيقاً لِلْقُلُوبِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۷- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] طَاعَتَنَا نِظَاماً لِلْمِلَّةِ وَ إِمَامَتَنَا أَمَاناً مِنَ الْفِرْقَةِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۸- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الْجِهَادَ عِزّاً لِلْإِسْلَامِ وَ ذِلاًّ لِأَهْلِ الْكُفْرِ وَ النِّفَاقِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۹- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الصَّبْرَ مَعُونَةً عَلَى اسْتِجَابِ الْأَجْرِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۵- خداوند عالم نے دین کو مضبوط کرنے کے لئے حج قرار دیا۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۶- خداوند عالم نے دلوں کو نزدیک کرنے کے لئے عدالت قرار دیا۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۷- خداوند عالم نے (خاندان رسالت کی) اطاعت کو معاشرے کے نظام کی حفاظت کے لئے اور امامت (ائمہ معصومین) کو اختلاف سے بچانے کے لئے قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۸- خداوند عالم نے صبر و استقامت کو جہاد حاصل کرنے کے لئے قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۹- خداوند عالم نے جہاد کو اسلام کیلئے سبب عزت و شکوہ اور کافروں و منافقوں کیلئے سبب ذلت و رسوائی قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۶)

۲۰- وَ جَعَلَ اللَّهُ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ مُضْلِحَةً لِلْعَامَّةِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۱- وَ جَعَلَ اللَّهُ بِرَآلِوَالِدَيْنِ وَقَابَتَهُ مِنَ السَّخِطِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۲- وَ جَعَلَ اللَّهُ صِلَةَ الْأَرْحَامِ مِثْنَةً فِي الْعَمْرِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۳- وَ جَعَلَ اللَّهُ الْقِصَاصَ حِقْناً لِلدَّمَاءِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۴- وَ جَعَلَ اللَّهُ الْوَفَاءَ بِالنَّذْرِ تَغْرِيباً لِلْمَغْفِرَةِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۰- خداوند عالم نے امہجروں ونبی ازمنکر کو معاشرے کی اصلاح کے لئے قرار دیا ہے

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۱- پروردگار عالم نے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کو اپنی ناراضگی کے لئے ڈھال بنایا

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۲- خداوند عالم نے صلہ رحم کو سبب بندی و طول عمر قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۳- خداوند عالم نے قصاص کو حفاظت خون کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۴- خداوند عالم نے وفائے نذر کو مغفرت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۵- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] تَوْفِيَةَ الْمَكَائِيلِ وَالْمَوَازِينَ تَغْيِيراً لِلْبَخْسِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۶- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] النَّهْيَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزِيهاً عَنِ الرَّجْسِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۷- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] اجْتِنَابَ الْقَذْفِ حِجَاباً عَنِ اللَّعْنَةِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۸- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] نَزْلَ السَّرْقَةِ إِجَاباً لِلْعِقَةِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۹- وَ حَرَّمَ اللَّهُ الشَّرْكَ إِخْلَاصاً لَهُ بِالرُّؤْيِيَّةِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۵- بہر وزن و پیمانہ کو صحیح ناپ تول سے استعمال کو خدا نے کم فرستی سے روکنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۶- خداوند عالم نے جس (کثافتوں) سے دوری کے لئے شرابخواری سے روکا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۷- خداوند عالم نے کسی پر عیب لگانے سے ممانعت کو لعنت کا حجاب قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۸- خداوند عالم نے ترک چوری کو عفت و پاکیزگی کے لئے معین کیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۹- خداوند عالم نے شرک کو اس لئے روک دیا تاکہ سب لوگ نہایت خلوص سے عبادت کر سکیں۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۰... « لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ».

فَإِنْ تُبْزِرُوهُ وَتَعْرِفُوهُ نَجِدُوهُ أَبِي بَدُونٍ نِسَانِكُمْ وَأَخَا ابْنِ عَمِي، دُونَ رِجَالِكُمْ، وَلِنِعْمِ الْمُعْزِي إِلَيْهِ قَبْلَ الرِّسَالَةِ، صَادِعًا بِالنَّدِ أَرَّةً، مَائِلًا عَنِ مَدْرَجَةِ الْمُشْرِكِينَ ضَارِبًا تَبَجُّهَ أَخِذًا يَكْظُمُهُمْ دَاعِيًا إِلَى سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، يُكَبِّرُ الْأَضْيَامَ، وَيَنْكُتُ الْهَامَ حَتَّى انْتَهَزَمَ الْجَمْعُ وَوَلَّوْا الدُّبْرَ حَتَّى تَفْرَى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهِ وَاشْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مَخْضِهِ، وَتَنطَوَّقَ زَعِيمُ الدِّينِ، وَخَرَسَتْ شَفَائِقُ الشَّيَاطِينِ، وَطَاحَ وَشِطَّ النَّفَاقُ وَانْعَلَتْ غَفْدَةُ الْكُفْرِ وَالشِّقَاقِ وَفَهَمَتْ بِكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، فِي تَفْرِيقِ الْبَيْضِ الْخَمَاصِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۱... وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ مَذَقَةَ الشَّارِبِ وَنَهْرَةَ الطَّامِعِ، وَنِسْنَةَ الْعَجْلَانِ، وَمُؤْطَى الْأَفْدَامِ تَشْرِبُونَ الطَّرِيقَ، وَتَفَنَاتُونَ الْقَدِ إِذْ لَيْتَ خَاسِئِينَ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِكُمْ فَأَنْقَذَكُمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِأَبِي مُحَمَّدٍ (ص) تَعَدَّ اللَّتِيَا وَالَّتِي وَتَعَدَّ أَنْ مَنِي بِهِمُ الرِّجَالُ وَذُؤْبَانِ الْعَرَبِ وَمَرَدَّةِ أَهْلِ الْكِبَابِ « كَلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ » ...

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۹۔ لوگو! تم ہی میں سے (ہمارا) ایک رسول تمہارے پاس آچکا ہے (جسکی شفقت کی یہ حالت ہے کہ) اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ اور اسے تمہاری بہبودی کا بہت خیال ہے۔ ایمان داروں پر یہ تشریح و مہربان ہے۔

(پٹ سورہ توبہ آیت ۱۲۸)

اگر تم اس کی نسبت رکھو اور پہچانو تو یہ رسول میرا باپ ہے نہ کہ تم عورتوں میں سے کسی کا باپ ہے اور یہ رسول میرے چچا زاد بھائی کا بھائی ہے نہ کہ تم لوگوں میں سے کسی مرد کا بھائی ہے اور اس کی طرف میری کتنی اچھی نسبت ہے۔ میرا باپ کھل کر ڈرانے والا، مشرکوں سے اعراض کرنے والا، انکے بڑوں کو قتل کرنے والا، غم و غصہ کو پی جانے والا، لوگوں کو حکمت اور اچھے مواعظ سے خدا کی طرف لانے والا، بتوں کو توڑنے والا، مشرکوں کے شیرازے کو کھیرنے والا تھا یہاں تک کہ وہ گوشت کھا گئے اور منہ موز کو بھاگے اور شب نے اپنا بستر باندھا، صبح کا چہرہ نمودار ہوا دین کا میڈر بولنے لگا، شیطانوں کی زبانیں گنگ ہوئیں، نفاق کے ٹکڑے اڑا دیے، کفر و شقاق کی گڑھیں کھول دیں، نورانی چہرے والوں اور بھوکوں کو کلمہ اخلاص سمجھا دیا۔

(ایمان الشیخہ طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۶)

۳۱۔ تم سب جہنم کے کنارے تھے، ہر شرابی کی شراب پینے کی جگہ تھی، ہر حریص (دلا بچی) کے لئے لقمہ تھے، ہر (متلاشی) آتش کیلئے چنگاری تھے، ہر ایک کے پیروں تلے روندے جاتے تھے گڑھوں میں جین ہوا (گند) پانی تم پیتے تھے، درختوں کے پتے بیابانوں کی گھاس تمہاری غذا تھی تم اتنے ذلیل و خوار تھے کہ اپنے آس پاس کے لوگوں سے ڈرتے تھے کہ کہیں تم کو اچک نہ لے جائیں پس خدا نے میرے باپ محمدؐ کو ان وقتوں سے نجات دی حالانکہ آنحضرتؐ ہمیشہ میاں اور عبیروں کی طرح بھوکے عربوں اور کمرش یہود و نصاریٰ سے مسلسل نبرد آزما رہا کرتے تھے یہ لوگ جب بھی آتش جنگ بھڑکاتے تھے خدا اسکو بجھا دیتا تھا۔

(ایمان الشیخہ طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۶)

۳۲- قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَأَيْتُ أُمَّيْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ قَامَتْ فِي مَخْرَابِهَا لَيْلَةً جَمَعَتْهَا فَلَمْ تَرَكَ رَاكِعَةً سَاجِدَةً حَتَّى انْتَضَحَ عَمُودُ الصُّبْحِ، وَتَسْمِعْتُهَا تَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَتَسْمِعُهُمْ وَتَكْتَبِرُ الدُّعَاءَ لَهُمْ، وَلَا تَدْعُو لِنَفْسِهَا بَشِيءٍ قُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّاهُ لِمَ لَا تَدْعِينِ لِنَفْسِكَ كَمَا تَدْعِينِ لِعَيْرِكَ؟ فَقَالَتْ: يَا بَنِيَّ، أَلَجَارُ ثُمَّ الدَّارُ.

(بیت الاحزان - ص ۲۲)

۳۳- قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَهَا: أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ؟ قَالَتْ: «أَنْ لَا تَرَى رَجُلًا وَلَا يَرَاهَا رَجُلٌ».

(بیت الاحزان - ص ۲۲)

۳۴- حَضَرَتْ إِفْرَاءَ عِنْدَ الصَّدِيقَةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَتْ: إِنَّ لِي وَالِدَةً ضَعِيفَةً وَقَدْ لَيْسَ عَلَيْهَا فِي أَمْرِ صَلَاتِهَا شَيْءٌ، وَقَدْ بَعَثْتَنِي إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ، فَأَجَابَتْهَا فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ عَنْ ذَلِكَ، فَتَنَّتْ فَأَجَابَتْ ثُمَّ تَلَّتْ إِلَيَّ أَنْ عَشَرَتْ فَأَجَابَتْ ثُمَّ خَجَلَتْ مِنَ الْكَثْرَةِ فَقَالَتْ: لَا أَشُقُّ عَلَيْكَ يَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ، قَالَتْ فَاطِمَةُ: هَاتِي وَسَلِي عَمَّا بَدَأَكَ، أَرَأَيْتِ مَنْ أَكْثَرِي يَوْمًا يَضَعُ إِلَى سَطْحِ بِحَمَلٍ نَقِيلٍ وَكِرَاهٍ مِثَّةَ أَلْفِ دِينَارٍ يَسْتَفْئِلُ عَلَيْهِ؟ فَقَالَتْ: لَا. فَقَالَتْ: أَكْثَرْتُ أَنَا لِكُلِّ مَسْأَلَةٍ بِأَكْثَرٍ مِنْ مِئَةِ مَا بَيْنَ السَّرَى إِلَى الْعَرْشِ لَوْلَوْ أَنَّ فَاحِرِي أَنْ لَا يَسْتَفْئِلَ عَلَيَّ.

(بحار الأنوار - ج ۲ ص ۳)

۳۲. امام حسن فرماتے ہیں: میں نے اپنی ماں فاطمہ زہراؑ کو شب جمعہ - رات بھر سفیدہ سحر فرموا ہونے تک نماز پڑھتے دیکھا اور - پوری رات - صرف مونین و مومنات کا نام لیکر کثرت سے دعا کرتے ہوئے سنا، اور - اس درمیان - اپنے لئے کوئی دعا نہیں فرمائی۔ میں نے عرض کیا: مار گرامی جس طرح آپ دوسروں کے لئے دعا کر رہی ہیں اپنے لئے کیوں نہیں کرتیں؟ فرمایا: بیٹا پہلے پڑوس والے پھر گھر والے!

(بیت الاحزان، ص ۲۲)

۳۳. رسول خداؐ نے جناب فاطمہ سے پوچھا: عورت کے لئے سب سے بہتر کیا ہے؟ معصومہ نے جواب دیا: نہ وہ کسی نامحرم کو دیکھے اور نہ کوئی نامحرم اس کو دیکھے۔ (بیت الاحزان، ص ۲۲)

۳۴. ایک مرتبہ ایک عورت حضرت فاطمہ زہراؑ کے پاس آکر بولی: میری ماں بہت بوڑھی ہے کچھ نماز کے مسائل انکو نہیں معلوم ہیں معلوم کرنے کے لئے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے جناب فاطمہ نے فرمایا: ہاں ہاں پوچھیے! اسے سوال کیا، حضرت فاطمہ نے جواب دیا۔ اس نے پھر دوسرا سوال کیا۔ جناب فاطمہ نے اسکا (بھی) جواب دیا پھر اس نے تیسرا سوال کیا حضرت زہراؑ نے اسکا بھی جواب دیا۔ یہاں تک کہ اس نے دس سوالات کے اور جناب فاطمہ نے دسوں کے جوابات دیئے پھر کثرت سوال سے اس عورت کو شرم دامن گیر ہوئی اور کہنے لگی: دختر رسولؐ اب میں آپ کو زیادہ تر نہیں دینا چاہتی۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا: (نہیں نہیں) تم کو جو پوچھنا ہو پوچھو تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کو ایک بھاری بوجھ کوٹھے پر لگانے کیلئے کوڑیہ پر طے کیا جائے اور کوڑیہ ایک لاکھ دینار ہو تو کیا یہ بوجھ یہاں اسکو گراں گزرے گا؟ عورت نے کہا: ہرگز نہیں! جناب فاطمہ نے فرمایا: میں نے اپنی ذات کو کوڑیہ پر دیا ہے کہ ایک مسئلہ کے جواب میں مجھے زمین سے لیکر آسمان تک بھرے ہوئے موتی دیئے جائیں اس لئے ظاہر ہے کہ مسئلہ کا جواب دینا مجھے گراں نہ گزرے گا۔ (کاروانوار، ص ۲۳)



۳۵- اَللّٰهُمَّ ذَلِّلْ نَفْسِي فِي نَفْسِي وَعَظِّمْ شَانِكَ فِي نَفْسِي وَالْهِنِّي طَاعَتَكَ  
وَالْعَمَلْ بِمَا يُرْضِيكَ وَالتَّجَنَّبْ لِمَا يُسْخِطُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

( اعيان الشيعه - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۲۳ )

۳۶- اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَاسْتُرْنِي وَعَافِنِي اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِي وَاعْفِرْ لِي  
وَازْحَمْنِي اِذَا تَوَقَّبْتَنِي اَللّٰهُمَّ لَا تَعْنِي فِي طَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِي ، وَمَا  
قَدَّرْتَهُ عَلَيَّ فَاجْعَلْهُ مُبَسَّرًا سَهْلًا .

( اعيان الشيعه - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۲۳ )

۳۷- اَللّٰهُمَّ كَافِ عَنِّي وَالِدِيَّ وَكَلِّ مَنْ لَهٗ نِعْمَةٌ عَلَيَّ خَيْرَ مُكَافَاةِكَ ،  
اَللّٰهُمَّ قَرِّعْنِي لِمَا خَلَقْتَنِي لَهٗ وَلَا تُشِغِلْنِي بِمَا تَكْفَلْتُ لِي بِهِ وَلَا تُعَذِّبْنِي وَاَنَا  
اَسْتَفِيْرُكَ وَلَا تَحْرَمْنِي وَاَنَا اَسْأَلُكَ .

( اعيان الشيعه - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۲۳ )

۳۸- مَا اَنْشَدْتُهُ (ع) فِي رِثَاءِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ :

مَاذَا عَلِيٌّ مَنِ سَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدِ  
اَنْ لَا يَسْمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِبًا  
صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا  
صُبَّتْ عَلَيَّ الْاَيَامِ صِرْنُ لِيَالِبًا

( اعلام النساء - ج ۴ ص ۱۱۳ )

۲۵- خدایا مجھے میری نظر میں ذلیل کر دے، اور اپنی شان کو میری نظر میں عظیم کر دے، مجھے اپنی طاعت  
کا اور وہ عمل جو تجھ کو راضی کرے اسکا الہام کر دے اے ارحم الراحمین اس بات کو بتا دے جو تیری ناراضگی  
سے بچا سکے ۔

( اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۱ ص ۳۲۳ )

۳۶- میرے معبود جو تو نے مجھے روزی دی ہے اس پر مجھے قناعت (بھی) عطا فرما، اور جب  
تک مجھے باقی رکھ، مجھے (اپنے دامن رحمت میں) چھپا لے رکھ اور عافیت عطا کر، اور جب مجھے  
موت دے تو مجھے بخش دے اور میرے اوپر رحم فرما۔ میرے خدا جس چیز کو تو نے میرے مقدر میں لیا  
لکھا اس کے حصول میں میری مدد نہ کر، اور جو چیز میرے مقدر میں لکھ دی ہے اس کے حصول میں  
میرے لئے آسانی پیدا کر ۔

( اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۱ ص ۳۲۳ )

۳۷- میرے معبود، میرے والدین کو اور جگے میرے اوپر احسان ہوں انکو بہترین جزا عطا فرما  
میرے خدا جس مقصد کیلئے تو نے مجھے پیدا کیا ہے اس کیلئے فراغت و فرصت دے اور جس چیز کی  
کفالت کا تو نے وعدہ کیا ہے اس میں مجھے مشغول و مگرم نہ فرما، (میرے معبود) میرے اوپر عذاب  
نہ کر جب میں تجھ سے توبہ و استغفار کرتی ہوں۔ اور مجھے (اپنی جنت سے) محروم نہ کر جبکہ میں تجھ سے  
سوال کرتی ہوں ۔

( اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۱ ص ۳۲۳ )

۳۸- رسول خدا کا مرنیہ کہا ہے ۔

جو شخص محمدؐ کی قبر کی مٹی سونگھ لے اور وہ مدت دراز تک خوشبو نہ سونگھے تو اس کا  
جلا کیا ہوگا، (یعنی آخر عمر تک اسکو کچھ خوشبو کی ضرورت نہ ہوگی) میرے اوپر وہ مصائب  
برسائے گئے ہیں کہ اگر وہ دنوں پر برسائے جاتے تو تاریک رات بن جاتے ۔

( اعلام النساء، ج ۴ ص ۱۱۳ )

۳۹- ایضاً :

أَغْبِرَ أَفْأَقَ السَّمَاءِ وَكُوْرَتْ شَمْسُ النَّهَارِ وَأَظْلَمَ الْعَضْرَانِ  
فَالْأَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ كَثِبَةٌ أَسْفَاً عَلَيْهِ كَثِيرَةٌ الرَّجْفَانِ  
قَلْبِنِكَ شَرْقُ الْبِلَادِ وَعَزْبُهَا وَلْتَبْنِكِهِ مَضْرُوكِلِ عَمَانِ  
وَلْتَبْنِكِهِ الطُّوْدُ الْعَظِيمُ جُوْدَهُ وَالْبَبْتُ ذُو الْأَشْتَارِ وَالْأَزْكَانِ  
بِأَخَاتِمِ الرَّسْلِ الْمُبَارَكِ ضَوْؤُهُ صَلَّى عَلَيْكَ مُنْزِلُ الْقُرْآنِ

(اعلام النساء - ج ۴ ص ۱۱۳)

۴۰- ایضاً :

قَدْ كَانَ بَعْدَكَ أَنْبَاءٌ وَهَنْبَةٌ لَوْ كُنْتَ شَاهِدَهَا لَمْ تَكْثُرِ الْخَطْبُ  
إِنَّا فَقَدْنَاكَ فَقَدَ الْأَرْضِ وَإِبْلَهَا وَاخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاشْهَدَهُمْ وَلَا تَقِبْ

(اعلام النساء - ج ۴ ص ۱۲۲)

۳۹- غبارِ غم نے فضا نے آسمان کو گھیر لیا، سورج کو گھین لگ گیا، دن تاریک ہو گیا۔  
پوری زمین رسولِ خدا کے انتقال کے بعد ان کے غم میں لرزہ بر اندام ہے۔  
شرق و غرب عالم کو آنحضرت پر گریہ کرنا چاہیے۔ قبیہ مضر اور یمن کے لوگوں کو گریہ  
کننا ہونا چاہیے،  
کوہِ عظیم کو ان کے جو دو سنا پر، اور کعبہ اور اس کے رکنوں کو رونا چاہیے۔  
اے خاتمِ رسولانِ آپ کی روشنی دنیا والوں کے لئے مبارک ہے قرآن کے نازل کرنے  
والے کی رحمت آپ پر نازل ہو۔

(اعلام النساء، ج ۴، ص ۱۱۳)

۴۰- آپ کے بعد فتنوں نے سرٹھایا، اور گونا گوں صدائیں بلند ہوئیں۔ اگر آپ موجود ہوتے  
تو یہ تمام اختلافات رونما نہ ہوتے۔ آپ کا ہم سے جدا ہونا ایسا ہی ہے جیسے خشک زمین  
پانی سے محروم ہو جائے۔ آپ کی قوم کے حالات اختلال پذیر ہو گئے۔ لہذا انکو دیکھئے اور  
اور اپنی نظروں کے سامنے رکھیئے۔

(اعلام النساء، ج ۴، ص ۱۲۲)



## تیسرے معصوم

## امام اول حضرت علی علیہ السلام

اور آپ کے چالیس اقوال

## تیسرے معصوم امام اول حضرت علی علیہ السلام

نام: ----- علیؑ

لقب: ----- امیر المومنین

کنیت: ----- ابوالحسن

باپ: ----- ابوطالبؑ

ماں: ----- فاطمہ بنت اسدؑ

تاریخ ولادت: ----- ۱۳ رجب دس سال قبل از نبوت

جائے ولادت: ----- خانہ کعبہ

مدت خلافت: ----- چار سال ۹ ماہ تقریباً، سن ۳۶ سے ۴۰ تک

مدت امامت: ----- ۳۰ سال

وقت ضربت: ----- صبح ۱۹ ماہ مبارک رمضان

وقت شہادت: ----- شب ۲۱ ماہ مبارک رمضان

جائے شہادت: ----- کوفہ

قاتل: ----- ابن ملجم (عسکری)

عمر: ----- ۶۳ سال

مزار شریف: ----- نجف اشرف

دوران عمر: ----- چار حصے ۱۔ بچپن تقریباً دس سال ۲۔ ہمراہی رسول تقریباً ۲۳

سال ۳۔ خلافت سے کنارہ کشی تقریباً ۲۵ سال ۴۔ مدت خلافت تقریباً چار

سال و ۹ ماہ ۔

## حضرت علیؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ جس نے اپنے کو پہچانا اس نے خدا کو پہچانا :

(غرر الحکم، فصل ۷۷، حدیث ۳۰۱)

۲۔ خداوند عالم نے محمدؐ کو نبی برحق بنا کر بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر خدا کی عبادت کر لیں، بندوں کے عہد و پیمان سے خارج کر کے خدا کے عہد و پیمان کے بندھن میں باندھ دیں، بندوں کی اطاعت چھوڑ کر خدا کی اطاعت میں لگ جائیں، بندوں کی ولایت سے خارج ہو کر خدا کی ولایت میں داخل ہو جائیں۔

(فروع کافی، ج ۸، ص ۲۳۶)

۳۔ جو شخص بھی قرآن کے ساتھ نشست و برخاست رکھے گا۔ اس کے پاس سے جب بھی اٹھے گا اس کی کچھ چیزوں میں زیادتی حاصل ہوگی اور کچھ چیزوں میں کمی ہوگی: ہدایت میں زیادتی ہوگی، جہالت و اندھے پن میں کمی ہوگی۔ اس بات سے آگاہ ہو جاؤ کہ قرآن حاصل کرنے کے بعد کسی کو نفع حاصل نہ ہوگا اور قرآن کے بغیر کسی کو کوئی غنا حاصل نہ ہوگا۔

(الحیاء، ج ۲، ص ۱۰۱)

اربعون حدیثاً

عن امیر المؤمنین علیؑ علیہ السلام

۱۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ.

(غرر الحکم، الفصل ۷۷ الحدیث ۳۰۱)

۲۔ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لِيُخْرِجَ عِبَادَهُ مِنْ عِبَادَةِ عِبَادِهِ إِلَىٰ عِبَادَتِهِ، وَمَنْ عَاهَدَ عِبَادِهِ إِلَىٰ عَاهُدِهِ، وَمَنْ طَاعَهُ عِبَادَهُ إِلَىٰ طَاعَتِهِ، وَمَنْ وَايَلَهُ عِبَادَهُ إِلَىٰ وَايَلَتِهِ.

(فروع الكافي، ج ۸، ص ۳۸۶)

۳۔ مَا جَالَسَ هَذَا الْقُرْآنَ أَحَدٌ إِلَّا قَامَ عَنْهُ زِيَادَةٌ أَوْ نَقْصَانٌ زِيَادَةٌ فِي هُدًى، وَنَقْصَانٌ مِنْ عَمَى، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ عَلَىٰ أَحَدٍ بَعْدَ الْقُرْآنِ مِنْ فَاقَةٍ، وَلَا لِأَحَدٍ قَبْلَ الْقُرْآنِ مِنْ غِنَى.

(الحیاء، ج ۲، ص ۱۰۱)

۴- الرّاضی یفعل قَوْمًا كَالدّاخلِ فیہِ مَعَهُمْ، وَعَلَى كُلِّ دَاخِلٍ فِي بَاطِلٍ اِئْمَانٌ، اِنَّهُ الْعَمَلُ بِهٖ وَاِنَّهُ الرِّضَا بِهٖ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۱۵۴، ص ۴۹۹)

۵- سُوئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْاِيْمَانِ، فَقَالَ: الْاِيْمَانُ عَلٰى اَرْبَعٍ دَعَائِمٍ: عَلٰى الصَّبْرِ وَالْيَقِيْنِ وَالْعَدْلِ وَالْجِهَادِ. وَالصَّبْرُ مِنْهَا عَلٰى اَرْبَعٍ شُعَبٍ عَلٰى الشُّوْقِ وَالشَّفَقِ وَالرُّهْدِ وَالْتَرَفِّبِ؛ فَمَنْ اشْتَاقَ اِلٰى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ اُسْفَقَ مِنَ النَّارِ اجْتَنَّبَ الْمُحَرَّمَاتِ، وَمَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا اسْتَهَانَ بِالْمُصِيبَاتِ، وَمَنْ اِرْتَقَبَ الْمَوْتَ سَارَعَ اِلَى الْخَيْرَاتِ...

وَالْجِهَادُ مِنْهَا عَلٰى اَرْبَعٍ شُعَبٍ: عَلٰى الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَالصِّدْقِ فِي الْمَوَاطِنِ وَشَتَاتِ الْفَاسِقِيْنَ، فَمَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظُهُورَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ اَرْعَمَ اَثْوَابَ الْكَافِرِيْنَ، وَمَنْ صَدَّقَ فِي الْمَوَاطِنِ قَضَى مَا عَلَيْهِ، وَمَنْ سَنَى الْفَاسِقِيْنَ وَعَظِبَ لِلّٰهِ عَظِبَ اللّٰهُ لَهُ وَاَرْضَاهُ بِزَمِّ الْقِيَامَةِ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۳۱، ص ۴۷۳)

۶- فَاِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَتَحَهُ اللّٰهُ لِخَاصَّةِ اَوْلِيَائِهِ وَهُوَ لِبَاسُ التَّقْوٰى وَدُرُغُ اللّٰهِ الْحَصِيْنَةُ وَجَنَّتُهُ الْوَبِيْقَةُ فَمَنْ تَرَكَهٗ رَغَبَتْ عَنْهُ اَلْبَسَةُ اللّٰهُ تَوْبَتِ الدُّنْيَا.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، الخطبہ ۲۷، ص ۶۹)

۴: جو شخص کسی قوم کے (کسی) فضل پر راضی ہو وہ اس شخص کے مانند ہے جو اس فعل میں داخل (اور اس کا کرنے والا) ہو اور جو شخص باطل کام میں شریک ہوتا ہے وہ دو گناہ کرتا ہے۔ (۱) ایک تو خود عمل کا گناہ (۲) دوسرے اس فعل پر راضی ہونے کا گناہ۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم ۱۵۲، ص ۴۹۹)

۵: حضرت علیؑ سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ایمان چار ستونوں پر قائم ہے۔ ۱- صبر ۲- یقین ۳- عدالت ۴- جہاد۔ اور صبر کے چار شعبے ہیں۔ شوق، خوف، زہد، انتظار، پس جبکو جنت کا شوق ہے وہ کوشش خواہشات سے کنارہ کش رہتا ہے اور جو تلاش دوزخ سے ڈرتا ہے وہ گناہوں سے بچتا ہے اور جو دنیا سے زہد اختیار کرتا ہے وہ مصیبتوں اور ناگوار چیزوں کو بچ سکتا ہے اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ نیک کاموں کیلئے جلدی کرتا ہے۔

جہاد کی بھی چار قسمیں ہیں ۱- امر بمعروف ۲- نہی از منکر ۳- میدان جنگ میں پجائی۔ ۴- بدکاروں سے دشمنی۔ لہذا جو شخص امر بمعروف کرتا ہے وہ مومنین کی پشت مضبوط کرتا ہے اور جو نہی از منکر کرتا ہے وہ کافروں کی ناک کرتا ہے، جو میدان جہاد میں واقعی مقابلہ کرتا ہے وہ اپنا فطرہ انجام دیتا ہے، جو بدکاروں کو شرم دیتا ہے اور خدا کیلئے ان سے ناراض رہتا ہے خدا بھی اسکی وجہ سے غضب کرتا ہے اور قیامت میں اس کو خوش کر دیتا ہے۔ (نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم ۳۱، ص ۴۷۳)

۶- جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک ایسا دروازہ ہے جس کو خدا نے اپنے مخصوص اولیاء کیلئے کھولا ہے اور یہ (جہاد) تقویٰ کا لباس ہے اور خدا کی مضبوط زرہ ہے اور بھروسہ والی سپر ہے جو اس کو اعراض کی وجہ سے چھوڑ دے خدا اسکو دولت کا لباس پہنائے گا

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، خطبہ ۲۷، ص ۶۹)

۷- إِنَّمَا بَدَأَ وَفُوعَ الْفِتَنِ أَهْوَاءَ تُتَّبَعُ، وَأَحْكَامٌ تُبْتَدَعُ، يُخَالَفُ فِيهَا كِتَابَ اللَّهِ، وَتَوَلَّى عَلَيْهَا رِجَالٌ رِجَالًا عَلَى غَيْرِ دِينِ اللَّهِ، فَلَوْ أَنَّ الْبَاطِلَ خَلَصَ مِنْ مِزَاجِ الْحَقِّ لَمْ يَخْفَ عَلَى الْمُتَرَادِينَ، وَلَوْ أَنَّ الْحَقَّ خَلَصَ مِنْ لَبْسِ الْبَاطِلِ انْقَطَعَتْ عَنْهُ أَلْسُنُ الْمُعَانِدِينَ، وَلَكِنْ يُؤَخَذُ مِنْ هَذَا ضِغْتُ وَمِنْ هَذَا صِغْتُ فَيَمْرُجَانِ فَهَذَاكَ يَسْتَوْلِي الشَّيْطَانُ عَلَى أَوْلِيَائِهِ وَتَنجُو الدِّينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ الْحُسْنَى.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، الخطبہ ۵۰، ص ۸۸)

۸- إِنَّ دِينَ اللَّهِ لَا يُعْرَفُ بِالرَّجَالِ بَلْ بِآيَةِ الْحَقِّ فَاعْرِفِ الْحَقَّ تَعْرِفِ أَهْلَهُ.

(البحار/ج ۶۸ / ص ۱۲۰)

۹- لَا تَكُونَنَّ عَبْدَ غَيْرِكَ فَقَدْ جَعَلَكَ اللَّهُ سُجْدَانَهُ حُرًّا.

(غرر الحکم، الفصل ۸۵، الحدیث ۲۱۹)

۱۰- إِنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يَقْرَبَانِ مِنْ آجَلٍ، وَلَا يُتَّقَصَانِ مِنْ رِزْقٍ وَلَكِنْ يُضَاعِفَانِ الثَّوَابَ وَيُعْظِمَانِ الْأَجْرَ، وَأَفْضَلُ مِنْهُمَا كَلِمَةٌ عَدْلٍ عِنْدَ إِمَامٍ جَائِزٍ.

(غرر الحکم، الفصل ۸، الحدیث ۲۷۲)

۱۱- مَنْ لَمْ يُضْلِحْهُ حُسْنُ الْمُدَارَاةِ يُضْلِحْهُ حُسْنُ الْمُكَافَاةِ.

(غرر الحکم، الفصل ۷۷، الحدیث ۵۴۷)

۷- فتنوں کی پیدائش کا آغاز خواہشاتِ نفس کی پیروی اور ایسے اختراعی احکام ہونے میں جنہیں قرآن کی مخالفت ہوتی ہے اور کچھ لوگ انہیں حق کے خلاف لوگوں کی حمایت پر آمادہ ہو جاتے ہیں، اگر باطل مکمل طور سے حق سے جدا ہو جائے تو متلاشی حق پر کبھی حق مخفی نہیں رہ سکتا اور اگر حق باطل کے التباس سے خالص ہو جائے تو دشمنوں کی زبانیں بند ہو جائیں مگر جو تالیہ ہے کہ تھوڑا سا حق اور تھوڑا سا باطل لیکر مخلوط کر لیتے ہیں اور یہیں سے شیطان اپنے دُکوتوں پر غالب آ جاتا ہے۔ اور صرف وہی لوگ نجات پاتے ہیں جن پر خدا کی رحمت شامل حال ہو جائے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، خطبہ ۵۰، ص ۸۸)

۸- دین خدا کو لوگوں سے نہیں پہچانا چاہیے، بلکہ حق کی علامتوں سے پہچانا چاہیے۔ بنا بریں (پیلے) حق کو پہچانو، اس کے بعد صاحب حق کو پہچان ہی لو گے۔

(بحار، ج ۶۸، ص ۱۲۰)

۹- (خبردار) دوسروں کے غلام نہ بنو جبکہ خدا نے تم کو آزاد بنایا ہے۔

(غرر الحکم، فصل ۸۵، حدیث ۲۱۹)

۱۰- امر بمعروف اور نہی از منکر (یہ دونوں) موت کو جلدی قریب نہیں آنے دیتے اور روزی میں کمی نہیں ہونے دیتے بلکہ ثواب کو دوگنا کرتے ہیں اور اجر کو عظیم کرتے ہیں اور ان دونوں میں (امر بمعروف و نہی از منکر میں) افضل حاکم ظالم کے سامنے انصاف کی بات کہنا ہے۔

(غرر الحکم، فصل ۸، حدیث ۲۷۲)

۱۱- اچھا برتاؤ جس کی اصلاح نہ کر سکے اچھی جزا اس کی اصلاح کر سکتی ہے۔

(غرر الحکم، فصل ۷۷، حدیث ۵۴۷)

۱۲- قَطَعَ ظَهْرِي رَجُلَانِ مِنَ الدُّنْيَا رَجُلٌ عَلِيمٌ اللِّسَانِ فَاسِقٌ، وَرَجُلٌ جَاهِلٌ الْقَلْبِ نَاسِكٌ. هَذَا يَصُدُّ بِلِسَانِهِ عَنِ فِسْقِهِ، وَهَذَا يَنْشِكِيهِ عَنِ جَهْلِهِ. فَأَتَقُوا الْفَاسِقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَالْجَاهِلَ مِنَ الْمُتَعَبِّدِينَ. أُولَئِكَ فِتْنَةٌ كُلِّ مَفْتُونٍ، فَأَبَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (ص) يَقُولُ: يَا عَلِيُّ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ كُلِّ مُنَافِقٍ عَلِيمٍ اللِّسَانِ.

(روضۃ الواعظین ص ۶) (الحیاء ج ۲ ص ۳۳۷)

۱۳- وَلَا يَكُونَنَّ الْمُخْسِنُ وَالْمُسِيءُ عِنْدَكَ بِمَنْزِلَةِ سَوَاءٍ، قَبْلًا فِي ذَلِكَ تَرْهَبُوا لِأَهْلِ الْإِحْسَانِ فِي الْإِحْسَانِ، وَتَدْرِبُوا لِأَهْلِ الْإِسَاءَةِ عَلَى الْإِسَاءَةِ

(نهج البلاغہ لصبحی الصالح، الكتاب ۵۳، ص ۴۳۰)

۱۴- لَا يَنْزُرُكَ النَّاسُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ لِإِسْتِضْلَاحِ دُنْيَاهُمْ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا هُوَ أَضْرُّ مِنْهُ.

(نهج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحكم ۱۰۶، ص ۴۸۷)

۱۵- وَإِنَّمَا الدُّنْيَا مُنْتَهَى بَصَرِ الْأَعْمَى، لَا يُبْصِرُ مِمَّا وَرَاءَهَا شَيْئًا، وَالْبَصِيرُ يَنْفُذُهَا بَصَرَهُ، وَيَعْلَمُ أَنَّ الدَّارَ وَرَاءَهَا فَالْبَصِيرُ مِنْهَا شَاحِصٌ وَالْأَعْمَى إِلَيْهَا شَاحِصٌ، وَالْبَصِيرُ مِنْهَا مُتَرَوِّدٌ، وَالْأَعْمَى لَهَا مُتَرَوِّدٌ.

(نهج البلاغہ لصبحی الصالح، الخطبة ۱۳۳، ص ۱۹۱)

۱۲- دنیا کے دو آدمیوں نے میری کتوڑ دی ہے۔ ۱- گنہگار چرب زبان شخص نے ۲- تیرہ دل عبادت گزار شخص نے، پہلے نے اپنی زبان سے لوگوں کو اپنے فسق و فجور کے اظہار سے روک کر اور دوسرے نے اپنی عبادت کو اپنی جہالت کا پردہ بنا کر، لہذا تم لوگ بدکار علماء اور جاہل عبادت گزاروں سے بچو۔ اسلئے کہ یہی لوگ مفتون کیلئے فتنہ ہیں، اور میں نے خود رسول خداؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے: اے علی میری امت کی ہلاکت ہر چرب زبان منافق کے ہاتھوں ہوگی۔

(روضۃ الواعظین، ص ۶، الحیاط ج ۲ ص ۳۳۷)

۱۳- تمہاری نظر میں بدکار اور نیکو کار ہم گزرا برابری نہ بنا چاہیے کیونکہ ایسی صورت میں نیک لوگوں کی نیک کاموں سے بے رغبتی پیدا ہوگی اور بدکاروں کو برے کاموں کی تشویق پیدا ہوگی۔

(نهج البلاغہ صبحی صالح، مکتوب ۵۳، ص ۴۳۰)

۱۴- لوگ اپنی دنیا کی اصلاح کیلئے اپنے دینی امور میں سے کسی چیز کو ترک نہیں کرتے جب تک خدا ان کے لئے اس سے مضرت کوئی چیز ان کے سامنے نہ کھول دے۔

(نهج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحكم ۱۰۶، ص ۴۸۷)

۱۵- اندھے کی بینائی کی انتہا دنیا ہے۔ وہ دل کا اندھا اس کے ماسویٰ کچھ دیکھتا ہی نہیں لیکن شخص بصیر اور روشن ضمیر دنیا کو بڑی گہری نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اسکو محدود و ناپائیدار سمجھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اس کے ماوراء ہے اس لئے شخص بصیر دنیا سے کوچ پر آمادہ ہے۔ لیکن دل کے اندھے نے اپنی آنکھوں کو اس پر جبار کھا ہے شخص بصیر اس سے زیادہ توشہ ساتھ لے لیتا ہے۔ لیکن دل کا اندھا اس سے زاد و توشہ کو جمع کر رکھتا ہے۔

(نهج البلاغہ، صبحی صالح خطبہ ۱۳۳، ص ۱۹۱)

۱۶- وَأَجْعَلْ نَفْسَكَ مِيزَانًا فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ غَيْرِكَ ، فَأُحِبِّبَ لِيغَيْرِكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ ، وَاکْرَهَ لَهُ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ ، وَلَا تَطْلِمَ كَمَا لَا تُحِبُّ أَنْ تُظْلَمَ وَأُحْسِنَ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُحْسَنَ إِلَيْكَ وَأَسْتَفِيحَ مِنْ نَفْسِكَ مَا تَسْتَفِيحُ مِنْ غَيْرِكَ ، وَأَرْضَ مِنَ النَّاسِ لَكَ مَا تَرْضَى بِهِ لَهُمْ مِنْكَ ، وَلَا تَقْلُ بِمَا لَا تَعْلَمُ ، بَلْ لَا تَقْلُ كُلَّ مَا تَعْلَمُ ، وَلَا تَقْلُ مَا لَا تُحِبُّ أَنْ يُقَالَ لَكَ . (تحف العقول ص ۷۴)

۱۷- آصِدِقَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ وَأَعْدَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ: فَاصِدِقَاؤُكَ: صَدِيقُكَ وَصَدِيقُ صَدِيقِكَ وَعَدُوُّكَ وَعَدُوُّ عَدُوِّكَ . وَأَعْدَاؤُكَ: عَدُوُّكَ ، وَعَدُوُّ صَدِيقِكَ ، وَصَدِيقُ عَدُوِّكَ . (نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۲۹۵، ص ۵۲۷)

۱۸- مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ خَطَاؤُهُ وَمَنْ كَثُرَ خَطَاؤُهُ قَلَّ حَيَاؤُهُ ، وَمَنْ قَلَّ حَيَاؤُهُ قَلَّ وَرَعُهُ ، وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهُ مَاتَ قَلْبُهُ ، وَمَنْ مَاتَ قَلْبُهُ دَخَلَ النَّارَ . (تحف العقول ص ۸۹)

۱۹- لَا تَنْظُرْ إِلَى مَنْ قَالَ وَانظُرْ إِلَى مَا قَالَ .

(غر الحکم، الفصل ۸۵، الحدیث ۴۰)

۲۰- جَمِيعُ الْخَيْرِ كُلُّهُ فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ: اَلتَّنْظَرُ وَالسُّكُوتُ وَالْكَوَامُ؛ فَكُلُّ نَظَرٍ لَيْسَ فِيهِ اِعْتِبَارٌ فَهُوَ سَهْوٌ، وَكُلُّ سُكُوتٍ لَيْسَ فِيهِ فِكْرَةٌ فَهُوَ عَقْلٌ؛ وَكُلُّ كَلَامٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرٌ فَهُوَ لَغْوٌ. فَظُنِّي لِمَنْ كَانَ نَظْرُهُ عِبْرَةً وَسُكُوتُهُ فِكْرَةً وَكَلَامُهُ ذِكْرًا وَتَكُنْ عَلَى خَطِيئَتِهِ وَأَمِنْ النَّاسِ مِنْ شَرِّهِ .

(تحف العقول ص ۲۱۰)

۱۴- لوگوں کے ساتھ معاشرت کرنے میں اپنے کو میزان قرار دے لے لے اور اپنے لئے پسند کرو دوسروں کیلئے بھی پسند کرو، اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرو دوسروں کیلئے بھی ناپسند کرو، دوسروں پر (اسی طرح) ظلم نہ کرو جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم پر ظلم نہ کیا جائے۔ دوسروں پر اسی طرح احسان کرو جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم پر احسان کیا جائے۔ اپنے لئے جن چیزوں کو برا سمجھتے ہو دوسروں کیلئے بھی اچھا ناپسند کرو، جن باتوں سے لوگوں کی تم راضی ہوتے ہو انہیں باتوں سے لوگوں کو بھی راضی کرو، جو بات نہ جانتے ہو اس کو نہ کہو، بلکہ جن باتوں کو جانتے ہو ان میں سے بھی سب کو نہ کہو، اس بات کو نہ کہو جس کے بارے میں تم یہ نہ پسند کرو کہ تمہارے بارے میں کہی جائے۔

(تحف العقول ص ۷۴)

۱۵- تیرے تین دوست ہیں اور تین ہی دشمن ہیں۔ دوست تو یہ ہیں: ۱- تیرا دوست ۲- تیرے دوست کا دوست ۳- تیرے دشمن کا دشمن۔ اور تیرے دشمن یہ ہیں: ۱- تیرا دشمن ۲- تیرے دوست کا دشمن ۳- تیرے دشمن کا دوست۔

(نهج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحكم ۲۹۵، ص ۵۲۷)

۱۸- جو زیادہ باتیں کرے گا اس سے غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی خطا میں زیادہ ہونگی اس کی حیا و شرم کم ہوگی اور جس کی شرم کم ہوگی اس کا تقویٰ کم ہوگا، اور جس کا تقویٰ کم ہوگا اس کا قلب مردہ ہو جائیگا۔ اور جس کا قلب مردہ ہو جائیگا وہ دوزخ میں جائیگا۔ (تحف العقول ص ۸۹)

۱۹- یہ نہ دیکھو کس نے کہا ہے یہ دیکھو کیا کہا ہے۔ (غر الحکم، فصل ۸۵، حدیث ۴۰)

۲۰- تمام نیکیاں تین باتوں میں جمع کر دی گئی ہیں، ۱- نگاہ، ۲- خاموشی، ۳- گفتگو جس نگاہ میں عبرت نہ ہو اس میں (ایک قسم کی) بھول ہے اور جس خاموشی میں تفکر نہ ہو وہ غفلت ہے اور جس کلام میں یاد دہانہ نہ ہو وہ بیہودہ ہے لہذا خوشحال اس کا جسکی نگاہ میں عبرت ہو خاموشی میں تفکر ہو، گفتگو میں یاد دہانہ ہو، پورا پورا ہو اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں۔

(تحف العقول ص ۲۱۰)



۲۱- اِنَّ لِلْوَالِدِ عَلَيِ الْوَالِدِ حَقًّا، وَاِنَّ لِلْوَالِدِ عَلَيِ الْوَالِدِ حَقًّا، فَحَقُّ الْوَالِدِ عَلَيِ الْوَالِدِ اَنْ يُطِيعَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ سُبْحٰنَهُ، وَحَقُّ الْوَالِدِ عَلَيِ الْوَالِدِ اَنْ يُحْسِنَ اِسْمَهُ، وَيُحَسِّنَ اَدَبَهُ، وَيُعَلِّمَهُ الْقُرْآنَ.

(نہج البلاغہ، صبحی الصالح، فصار الحکم ۳۹۹، ص ۵۴۶)

۲۲- اَللّٰهُ نَبَا دَارِصِدْقٍ لِمَنْ صَدَّقَهَا وَاذَارُ عَافِيَةٍ لِمَنْ فَهِمَ عَنْهَا، وَاذَارُ غِنَى لِمَنْ تَرَوَّدَ مِنْهَا. مَسْجِدُ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ، وَمَهْبِطُ وَخِيهِ، وَمُصَلًى مَلَائِكَتِهِ وَمَنْجَرُ اَوْلِيَائِهِ، اِكْتَسَبُوا فِيهَا الرَّحْمَةَ، وَرَبِحُوا فِيهَا الْجَنَّةَ، فَمَنْ ذَا يَدُّ مَهْمًا؟ وَقَدْ اَذْنَتْ بَيْنِيهَا، وَنَادَتْ بِفِرَاقِهَا، وَتَعَتَّ نَفْسُهَا، فَشَوَّقَتْ بِسُرُورِهَا اِلَى السُّرُورِ، وَحَدَّرَتْ بِبَلَايِهَا اِلَى النَّبَلَاءِ، تَخَوِّفًا وَتَحْذِيرًا، وَتَرْغِيبًا وَتَرْهِيْبًا، فَيَا اَيُّهَا الدَّامُ لِلدُّنْيَا وَالْمُغْتَرُّ بِتَغْرِيرِهَا مَتَى غَرَّتْكَ؟ اَبِمَصَارِعِ اَبَائِكَ مِنْ اَلْبَلَى؟ اَمْ بِمَصَاجِعِ اَمَهَاتِكَ نَحْتِ التَّرَى؟

(بجارج ۷۷ ص ۴۱۸)

۲۳- اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَخَوْفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اِنَّنَا: اَتْبَاعُ الْهُوَى، وَطُولُ الْاَمَلِ؛ فَاَمَّا اَتْبَاعُ الْهُوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَاَمَّا طُولُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ.

(نہج البلاغہ، صبحی الصالح، الخطبہ ۴۲، ص ۸۳)

۲۴- مَنْ اَصْلَحَ سَرِيْرَتَهُ اَصْلَحَ اللّٰهُ عِلَاقَتَهُ، وَمَنْ عَمِلَ لِدِيْنِهِ كَفَاهُ اللّٰهُ اَمْرَ دُنْيَا، وَمَنْ اَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ اَحْسَنَ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ.

(نہج البلاغہ، صبحی الصالح، فصار الحکم ۴۲۳، ص ۵۵۱)

۲۱- یقیناً جہاں میں باپ پر حق ہے (اسی طرح) باپ کا بیٹے پر حق ہے۔ باپ کا حق بیٹے پر یہ ہے کہ معصیت خدا کے علاوہ ہر چیز میں باپ کی اطاعت کرے اور بیٹے کا حق باپ پر یہ ہے کہ بیٹے کا چھانلم رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے اور اس کو قرآن کی تعلیم دے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، فصار الحکم، ۱۳۹۹، ص ۵۲۶)

۲۲- جو شخص دنیا کے ساتھ سچائی کے ساتھ برتاؤ کرے دنیا اس کیلئے سچائی اور راستی کی جگہ ہے اور جو

دنیا سے کچھ سمجھنا چاہے دنیا اس کے لئے دار عافیت ہے اور جو دنیا سے توشہ لینا چاہے دنیا اس کے لئے جائے ثروت ہے (دنیا) انبیاء خدا کی سجدہ گاہ وحی الہی کے نزول کی جگہ، فرشتوں کے

نماز کی جگہ، اولیائے خدا کی تجارت گاہ ہے انہیں حضرت نے اسی دنیا میں کتساب رحمت کیا اور نفع میں جنت کمایا، پس کون اس دنیا کی منزلت کرتا ہے؟ حالانکہ اس نے اپنی جلالی کا اعلان

کر دیا، اپنے فرقان کو بتا دیا، اور اپنے مرنے کی اطلاع دیدی! اپنی خوشحالی سے (انکو) خوشحالی کی طوفان اور اپنی بلاؤں سے (انکو) بلاؤں کی طرف متوجہ کر دیا (یہ دنیا کبھی) ڈراتی ہے، کبھی ہوشیار کرتی

ہے، کبھی شوق دلاتی ہے، کبھی خوف دلاتی ہے، اے وہ شخص جو دنیا کی برائی کرتا ہے حالانکہ تو خود دنیا کی فریب کاریوں کا فریفتہ ہے دنیا نے تجھ کو کب دھوکہ دیا؟ کیا اس وقت جب تیرے

بزرگوں کو دامن فنا و بوسیدگی کے حوالہ کر دیا؟ یا جب تیری ماؤں کو زیر خاک پنہاں کر دیا؟

(بجارج ۷۷ ص ۴۱۸)

۲۳- اے لوگو میں تمہارے بارے میں دو چیزوں سے بہت ڈرتا ہوں۔ ۱- خواہشوں کی پیروی

۲- طولانی آرزو خواہشوں کی پیروی سے روک دیتی ہے اور طویل آرزوئیں آخرت کو فراموش کر دیتیں ہیں۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، خطبہ ۴۲، ص ۸۳)

۲۴- جو اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے خدا اس کے ظاہر کی اصلاح کرتا ہے، جو اپنے دین کے لئے کام کرتا ہے خدا اس کی دنیا کیلئے کفایت کرتا ہے جو اپنے اوصاف اپنے خدا کے درمیان اصلاح کر لیتا ہے خدا

اس کے اور لوگوں کے درمیان اصلاح کر دیتا ہے۔ (نہج البلاغہ، صبحی صالح، فصار الحکم، ۴۲۳، ص ۵۵۱)

۲۵۔ لَا تَجْعَلَنَّ أَكْثَرَ شُغْلِكَ بِأَهْلِكَ وَوَلَدِكَ ، فَإِنَّ يَكُنْ أَهْلَكَ وَوَلَدَكَ أَوْلِيَاءَ  
اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَوْلِيَاءَهُ ، وَإِنْ يَكُونُوا أَعْدَاءَ اللَّهِ فَمَا هُمْكَ وَشُغْلَكَ  
بِأَعْدَاءِ اللَّهِ؟

(نہج البلاغہ لصبیحی الصالح، قصارالحکم ۳۵۲، ص ۵۳۶)

۲۶۔ قِيمَةُ كُلِّ امْرِئٍ مَا يُخَيِّنُ

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۷)

۲۷۔ مَاءٌ وَجْهَكَ جَامِدٌ يُقَطِرُهُ السُّؤَالُ فَإِنظُرْ عِنْدَ مَنْ تُقَطِرُهُ.

(نہج البلاغہ لصبیحی الصالح، قصارالحکم ۳۴۶، ص ۵۳۵)

۲۸۔ مَا لَابَنِ اِذْمَ وَالْفَخْرَ اَوْلُهُ نَظْفَةً وَاٰخِرُهُ حَيْفَةً...

(نہج البلاغہ لصبیحی الصالح، قصارالحکم ۴۵۴، ص ۵۵۵)

۲۹۔ اَلَا اٰخِبْرُكُمْ بِالْفَقِيهِ حَقَّ الْفَقِيهِ مَنْ لَمْ يُرْخَصِ التَّاسَّ فِي مَعَاصِيِ اللّٰهِ وَلَمْ  
يُقَنِّطْهُمْ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْمَنْهُمْ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ وَلَمْ يَدْعِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ اِلَى مَا سِوَاهُ،  
وَلَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَيْسَ فِيهَا نَفْعَةٌ، وَلَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَفَكُّرٌ وَلَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ  
لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۴۱)

۳۰۔ مَا زَلَنِي غَيُورٌ قَطُّ.

(نہج البلاغہ لصبیحی الصالح، قصارالحکم ۳۰۵، ص ۵۲۹)

۲۵۔ (خبردار) اپنی مشغولیت زیادہ تر اپنے اہل و عیال میں مبذول نہ رکھو کیونکہ تیرے  
اہل و عیال اگر خدا کے دوست ہیں تو خدا اپنے دوستوں کو ضائع و برباد نہیں کرتا اور اگر وہ لوگ  
خدا کے دشمن ہیں تو تمہاری مشغولیت اور تمہاری توجہ دشمنانِ خدا کی طرف کیوں ہو؟

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصارالحکم ۳۵۲، ص ۵۳۶)

۳۱۔ ہر شخص کی قدر و قیمت ان نیکیوں سے وابستہ ہوتی ہے جنکو وہ انجام دیتا ہے۔

(بخارا الانوار، ج ۷۸، ص ۳۷)

۲۷۔ تمہاری آبرو جامد ہے، مگر لوگوں سے (سول کرنا اسکو قطرہ قطرہ کر کے بہا دیتا ہے اب  
یہ دیکھنا تمہارا کام ہے کہ کس کے سامنے آبروریزی کرتے ہو۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات تھار، ۳۳۹، ص ۵۳۵)

۲۸۔ اس فرزند آدم کو فخر کرنے کا کیا ننگ ہے جسکی ابتدا نطفہ ہو اور انتہا مردہ ہو...

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات تھار، ۴۵۴، ص ۵۵۵)

۲۹۔ کیا میں تم کو کامل فقیہ کی خبر دوں (توسنوں) حقیقی اور کامل فقیہ وہی ہے جو لوگوں کو خدا کی  
معصیت کی اجازت نہ دے اور نہ انکو خدا کی رحمت سے مایوس کرے اور مگر خدا  
(نارنی و مخفی عذاب الہی) سے بے خوف نہ کرے قرآن سے بے رغبتی کی وجہ سے  
قرآن کو نہ چھوڑ دے جس عبارت کے اندر فہم و ادراک نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے  
اور جس علم میں غور و فکر نہ ہو اس میں (حجی) کوئی خیر نہیں ہے۔ آیات قرآن کی تلاوت میں  
بھی کوئی خیر نہیں ہے اگر اس میں تدبیر و تفکر نہ ہو۔

(بخارا ج ۷۸، ص ۴۱)

۳۰۔ غیرت مند آدمی کبھی زنا نہیں کرتا۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات تھار، ۳۰۵، ص ۵۲۹)

۳۱- إِنَّ الْمُتَّقِينَ ذَهَبُوا بِعَاجِلِ الدُّنْيَا وَآجِلِ الْآخِرَةِ فَسَارَكُوا أَهْلَ الدُّنْيَا فِي دُنْيَاهُمْ وَلَمْ يُسَارِكْهُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي آخِرَتِهِمْ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، کتاب ۲۷، ص ۳۸۳)

۳۲- لَا يَجِدُ عَبْدٌ ظَعَمَ الْإِيمَانَ حَتَّى يَتْرَكَ الْكَيْدَ هَزْلَهُ وَجِدَّهُ.

(اصول کافی ج ۲ ص ۳۴۰)

۳۳- إِنْ جَعَلْتَ دِينَكَ تَبَعًا لِدُنْيَاكَ أَهَلَكْتَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ وَكُنْتَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ.

إِنْ جَعَلْتَ دُنْيَاكَ تَبَعًا لِدِينِكَ آخَرْتَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ وَكُنْتَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْفَائِزِينَ.

(غررالحکم، الفصل ۱۰، الحدیث ۴۴-۴۵)

۳۴- مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْحَيَّةِ، لَتَبِنَ مَشْهَاهَا وَالسُّمُّ النَّافِعُ فِي جَوْفِهَا، تَهْوِي إِلَيْهَا الْغَيْرُ الْجَاهِلُ، وَتَحْذَرُهَا ذُو اللَّبِّ الْعَاقِلُ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصارالحکم ۱۱۹، ص ۴۸۹)

۳۵- يَا كُمَّيلُ بْنَ زِيَادٍ إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ أَوْعِيَةٌ فَخَيَّرْهَا أَوْعَاهَا، فَاخْفِظْ عَنِّي مَا أَقُولُ لَكَ: أَلْتَأَسُّ ثَلَاثَةً: فَمَا لِمَ رَبَّانِي، وَمَتَعَلَّمٌ عَلَى سَبِيلِ نَجَاةٍ، وَهَمَّجٌ رَعَاعٌ أَتْبَاعُ كُلِّ نَاعِقٍ، يَمِيلُونَ مَعَ كُلِّ رِيحٍ، لَمْ يَتَّصِفُوا بِنُورِ الْعِلْمِ، وَلَمْ يَلْجَأُوا إِلَى رُكْنِي وَثَبْتُ (نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصارالحکم ۱۴۷، ص ۴۹۵)

۳۱- یقیناً پر سبزیگار لوگوں نے جلد گزر جانے والی دنیا اور ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت سے فائدہ اٹھالیا۔ اہل دنیا کے ساتھ ان کی دنیا میں شریک رہے حالانکہ اہل دنیا ان کی آخرت میں شریک نہ ہو سکے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، مکتوب ۲۴، ص ۳۸۳)

۳۲- انسان کو ایمان کا مزہ اس وقت تک نہیں ملتا جب تک وہ جھوٹ ترک نہ کر دے حقیقی طور سے بھی اور مزاج کے طور سے بھی۔

(اصول کافی ج ۲، ص ۲۲۰)

۳۳- اگر تم نے اپنے دین کو اپنی دنیا کا تابع بنا دیا تو دین و دنیا دونوں کھو بیٹھے اور آخرت میں گھائے میں رہو گے اور اگر اپنی دنیا کو دین کا تابع بنالیا تو دین و دنیا دونوں حاصل کر لیا اور آخرت میں بھی کامیاب لوگوں میں ہو گے۔

(غررالحکم، نصل ۱۰، حدیث ۲۲-۲۵)

۳۴- دنیا سانپ جیسی ہے کہ اس کا چھوٹا تو نرم و ملائم ہے مگر اس کے اندر زہر ہلاہل ہے۔ بے خبر نادان اس کا دلدادہ ہو جاتا ہے مگر ہوشمند عاقل اس سے ڈرتا ہے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات قصار ۱۱۹، ص ۳۸۹)

۳۵- اے کمیل بن زیاد: قلوب بھی ظروف کے مانند ہیں (جیسے) سب سے بہتر ظرف وہ ہے جو سب سے زیادہ حفاظت کرنے والا ہو۔ اسلئے جو کچھ میں تکو بتاتا ہوں اسکو یاد کرو۔ لوگو! کئی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ علمائے الہی ۲۔ طلاب علوم جو نجات کے راستے پر ہیں ۳۔ جن حق بے سرو پا جوہر آواز کے پیچھے دوڑ جاتے ہیں اور ہر ہوا کے ساتھ حرکت کرتے ہیں یہ بھی ہیں جو علم کے نور سے کبھی روشن نہیں ہوئے اور کسی مضبوط ستون کی پناہ حاصل نہیں کی۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات قصار ۱۴۷، ص ۴۹۵)

۳۶ وصيكنم بخمس، لو صرثتم إليها آباط الإبل لكانت لذيك أهلاً:  
لا يزجون أحد منكم إلا ربه، ولا يخافن إلا ذنبه، ولا يستجین أحد منكم  
إذا سئل عما لا يعلم أن يقول: لا أعلم، ولا يستجین أحد إذا لم يعلم  
الشيء أن يتعلمه، وعليكم بالصبر، فإن الصبر من الإيمان كالرأس من  
الجسد، ولا خير في جسد لا رأس معه، ولا في إيمان لا صبر معه.

( نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۸۲، ص ۴۸۲ )

۳۷ خالطوا الناس مخالطة إن مئتم معها تكوا عليكم، وإن عشتهم حثوا  
إليكم.

( نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۱۰، ص ۴۷۰ )

۳۸ لا داعي بلا عمل كالزاعي بلا وتر.

( نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۳۳۷، ص ۵۳۴ )

۳۹ بالعتل تحصل الجنة لا بالأقل.

( غرر الحكم، الفصل ۱۸، الحديث ۱۱۹ )

۴۰ ما أكثر العبر وأقل الإعتبار.

( نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۲۹۷، ص ۵۲۹ )

۳۱ میں تمکو پانچ ایسی چیزوں کی وصیت کرتا ہوں کہ اگر ان کیلئے تم کو سفر کرنا پڑے تو سفر  
کو رو۔ ۱۔ تم میں سے کوئی اپنے رب کے علاوہ کسی اور سے کوئی رجا (امید) نہ رکھے۔

۲۔ تم میں سے کوئی اپنے گناہوں کے علاوہ کسی اور سے نہ ڈرے۔

۳۔ تم میں سے اگر کسی سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ نہ جانتا ہو تو میں نہیں جانتا، کہنے

سے ہرگز نہ شرمائے۔

۴۔ تم میں سے کوئی بھی اگر کسی چیز کو نہیں جانتا تو اس کے سیکھنے سے نہ شرمائے۔

۵۔ تمہارے لئے صبر ضروری ہے اس لئے کہ صبر کا ایمان سے وہی رشتہ ہے تو سر کا جسم سے ہے

جس جسم کے ساتھ سر نہ ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اسی طرح اس ایمان کا کوئی فائدہ نہیں ہے

جس کے ساتھ صبر نہ ہو۔ ( نهج البلاغة صبحی صالح، قصار الحكم ۸۲، ص ۴۸۲ )

۳۷ لوگوں کے ساتھ اس طرح کھل کر رہو کہ اگر جاؤ تو تم پر گریہ کریں اور اگر زندہ رہو تو تم سے

عشق کی طرح محبت کریں۔ ( نهج البلاغة صبحی صالح، قصار الحكم ۱۰، ص ۴۷۰ )

۳۸ خود عمل کے بغیر لوگوں کو عمل کی دعوت دینا ایسا ہی ہے جیسے بغیر حلکے کے کمان سے

تیر چلانا۔ ( نهج البلاغة صبحی صالح، قصار الحكم ۳۳۷، ص ۵۳۴ )

۳۹ جنت عمل سے حاصل ہوتی ہے اس (امید) سے نہیں حاصل ہوتی۔

( غرر الحكم، فصل ۱۸، حدیث ۱۱۹ )

۴۰ درس عبرت تو بہت ہیں مگر عبرت حاصل کرنے والے بہت کم ہیں۔

( نهج البلاغة صبحی صالح، قصار الحكم ۲۹۷، ص ۵۲۹ )

محضوم چہارم

امام دوم حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

اور آپ کے چالیس کلمات

محضوم چہارم امام حسن مجتبیٰ

نام: --- امام حسن (ع)

مشہور القاب: مجتبیٰ، سبط اکبر.

کنیت: --- ابو محمد.

پدر: --- حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ

مادر: --- حضرت فاطمہ بنت رسول خداؐ

زمان تولد: --- ۱۵ رمضان سال سوم ہجرت.

مکان تولد: --- مدینہ منورہ

تاریخ شہادت: --- ۲۸ صفر

سن شہادت: --- سن چالیس ہجری.

سبب شہادت: --- زہر.

قاتل: --- معاویہؓ کے اشارہ پر جعدہ بنت اشعث نے زہر دیا.

قبر: --- جنت البقیع - مدینہ منورہ.

عمر: --- ۴۷ سال.

دوران زندگی: --- اسکو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۱۔ زمانہ رسولؐ تقریباً ۸ سال

۲۔ ہمراہ حضرت علیؑ (تقریباً ۲۷ سال) ۳۔ عصراست (تقریباً دس سال)

## امام حسنؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ ساری تعریفیں اس خدا کیلئے ہیں جو بولنے والے کے کلام کو سنا ہے، خاموش رہنے والے کے دل کی بات کو جانتا ہے، جو زندہ رہتا ہے اس کے رزق کا ذمہ دار ہے اور جو مر جاتا ہے اس کی بازگشت اسی کی طرف ہوتی ہے۔ (بخاری ج ۸، ص ۱۱۳)

۲۔ اے میرے پیارے بیٹے جب تک کسی کی آمد و رفت (اور اس کے اخلاقی خصوصیات پر) مطلع نہ ہو جاؤ اس سے دوستی نہ کرو، پھر جب باقاعدہ اس کی تحقیق کرو اور اس کے ساتھ معاشرت کو پسند کرو تو دوستی کرو (مگر) اس بنیاد پر کہ لغزشوں پر درگزر کرے اور پریشانیوں میں مدد کرے۔ (تحف العقول ص ۲۳۳)

۳۔ سب سے مینا ترین وہ آنکھ ہے جو نیکیوں میں نفوذ کر جائے (یعنی نیکیوں کو باقاعدہ دیکھ سکے) اور سب سے زیادہ سننے والا وہ کان ہے جو نصیحتوں کو اپنے اندر جذبے اور ان سے فائدہ اٹھائے، اور سب سے سالم وہ دل ہے جو شکر و شہد کی آلودگی سے پاک ہو۔ (تحف العقول ص ۲۳۵)

۴۔ ایک شخص نے امام حسنؑ سے پوچھا بزرگ کیا ہے؟ فرمایا: دوستوں سے بہادری اور دشمنوں سے بھاگنا۔

(تحف العقول ص ۲۲۵)

## اربعون حدیثاً

عن الامام الحسن عليه السلام

۱- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَن تَكَلَّمْتَ سَمِعَ كَلَامَهُ، وَمَن سَكَتَ عَلِمَ مَا فِي نَفْسِهِ، وَمَن غَاشَّ فَعَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَمَن مَاتَ فَاِلَيْهِ مَعَادُهُ...

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۲)

۲- يَا بَنِيَّ لَا تُؤَاخِ أَحَدًا حَتَّى تَعْرِفَ مَوَارِدَهُ وَمَصَادِرَهُ فَإِذَا اسْتَبْطَلْتَ الْخَبْرَةَ وَرَضِيتَ الْعِشْرَةَ فَأَخِجْهُ عَلَى إِقَالَةِ الْعَثْرَةِ وَالْمُؤَاَسَاةِ فِي الْعُسْرَةِ.

(تحف العقول ص ۲۳۳)

۳- إِنَّ أَبْصَرَ الْأَبْصَارِ مَا تَفَدَّ فِي الْخَبْرِ مَذْهَبُهُ وَأَسْمَعَ الْأَسْمَاعِ مَا وَعَى التَّدْ كَبِيرَ وَاتَّقَعَ بِهِ، أَسْلَمَ الْقُلُوبِ مَا ظَهَرَ مِنَ الشُّبُهَاتِ.

(تحف العقول ص ۲۳۵)

۴- قِيلَ فَمَا الْجُبْنُ قَالَ الْجُرْأَةُ عَلَى الصَّدِيقِ وَالتُّكُولُ عَنِ الْعَدُوِّ.

(تحف العقول ص ۲۲۵)

۵- لَا تُعَاجِلِ الدَّنْبَ بِالْعُقُوبَةِ وَاجْعَلْ بَيْنَهُمَا لِيلاً غَيْدَارٍ ظَرْفًا.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۶- بِالْعَقْلِ تُذْرَكُ الدَّارَانِ جَمِيعًا.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۷- لَا فَقْرَ مِثْلُ الْجَهْلِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۸- عَلِمَ النَّاسَ عِلْمَكَ وَتَعَلَّمَ عِلْمَ غَيْرِكَ فَتَكُونُ قَدْ اتَّقَنْتَ عِلْمَكَ  
وَعَلَيْتَ مَا لَمْ تَعْلَمْ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۹- قِيلَ فَمَا الْمُرُوءَةُ؟ قَالَ حِفْظُ الدِّينِ، وَاعْرَازُ النَّفْسِ وَلِينُ الْكَتْفِ، وَتَعَهُدُ  
الصَّبِيحَةِ، وَأَذَاءُ الْحُقُوفِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۰۲)

۱۰- مَا زَانِتٌ ظَالِمًا أَشْبَهَ بِمَظْلُومٍ مِنْ حَاسِدٍ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۱۱- زَأْسُ الْعَقْلِ مُعَاشَرَةُ النَّاسِ بِالْجَمِيلِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۱۲- لَا خَاءَ الْوَفَاءِ فِي الشَّدَةِ وَالرَّخَاءِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۴)

۱۳- أَلِحِزْمَانُ تَرَكَ حَقْلَكَ وَقَدْ غُرِضَ عَلَيْكَ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۱۴- قِيلَ فَمَا الْكَرْهُ؟ قَالَ الْإِنْبِدَاءُ بِالْعَطِيَّةِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ.

(تحف العقول ص ۲۲۵)

۵- خطا کار کی غلطی پر سزا میں جلدی نہ کرو۔ خطا اور اس کی سزا میں عذر کو راستہ قرار

دو۔ (بخارج ۷۸، ص ۱۱۳)

۶- دنیا و آخرت (کی سعادت) کو عقل سے سمجھا جا سکتا ہے۔

(بخارج ۷۸، ص ۱۱۱)

۷- جہالت جیسی فقیری نہیں ہے۔

(بخارج ۷۸، ص ۱۱۱)

۸- اپنا علم لوگوں کو سکھاؤ، دوسروں کا علم خود سیکھو اس طرح تم اپنا علم مضبوط کرو گے

اور جو نہیں جانتے ہو اس کا علم حاصل کرو گے۔

(بخارج ۷۸، ص ۱۱۱)

۹- ایک شخص نے امام حسنؑ سے پوچھا جو امر دیکھا ہے؟ فرمایا: دین کی حفاظت،  
نفس کی بزرگی، نرمی کی عادت، ہمیشہ احسان کی عادت، حقوق کی ادائیگی۔

(بخارج ۷۸، ص ۱۰۲)

۱۰- میں نے کسی ایسے ظالم کو نہیں دیکھا جو حسد کرنے والے کی طرح مظلوم کے مشابہ ہو۔

(بخارج ۷۸، ص ۱۱۱)

۱۱- لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہی اصل عقل ہے۔

(بخارج ۷۸، ص ۱۱۱)

۱۲- بزرگی کا مطلب سختی اور آسائش میں وفاداری ہے۔

(بخارج ۷۸، ص ۱۱۴)

۱۳- ناامیدی اور بے بہرہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آئے ہوئے اقبال کو ٹھکرا دینا۔

(بخارج ۷۸، ص ۱۱۵)

۱۴- کسی شخص نے امام حسنؑ سے پوچھا کرم کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: بے مانگے

عطا کرنا۔

(تحف العقول ص ۲۲۵)

۱۵- بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ أَرْبَعُ أَصَابِعَ، مَا رَأَيْتَ بَعِيْبَكَ فَهُوَ الْحَقُّ وَقَدْ تَسْمَعُ بِأَذْنِكَ بِاطِلًا كَثِيرًا.  
(تحف العقول ص ۲۲۹)

۱۶- لَا تُجَاهِدِ الظَّلَبَ جِهَادَ الغَالِبِ، وَلَا تَتَّكِلْ عَلَى القَدَرِ اِتِّكَانَ الْمُسْتَسْلِمِ، فَإِنَّ اِبْتِغَاءَ الفُضْلِ مِنَ السُّنَّةِ، وَالِاجْتِمَالِ فِي الظَّلَبِ مِنَ العِصْيَةِ، وَلَيْسَتْ العِصْيَةُ بِدَافِعَةٍ رِزْقًا وَلَا الحِرْضُ بِجَالِبٍ فَضْلًا.  
(تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۷- مَا تَشَاوَرَ قَوْمٌ إِلَّا هُدُوا إِلَى رُشْدِهِمْ.  
(تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۸- وَقَالَ اِبْنُ اِبْرَاهِيمَ فِي وَصْفِ اِبْنِ اَحْمَدَ كَانَ لَهُ صَالِحٌ :  
كَانَ مِنَ اَعْظَمِ النَّاسِ فِي عَيْنِي وَكَانَ رَأْسُ مَا عَظَمَ بِهِ فِي عَيْنِي صَغَرَ  
الدُّنْيَا فِي عَيْنِي، كَانَ حَارِجًا مِنَ سُلْطَانِ الجِهَالَةِ فَلَا يَمُدُّ بَدَأًا اِلَّا عَلَى يَقِيَةٍ  
لِمَنْفَعَةٍ، كَانَ لَا يَتَشَكَّى، وَلَا يَتَسَخَّطُ، وَلَا يَتَبَرَّمُ، كَانَ اَكْثَرَ دَهْرِهٖ صَامِتًا  
فَاِذَا قَالَ بَدَأَ القَائِلِينَ، كَانَ ضَعِيفًا مُسْتَضْعَفًا فَاِذَا جَاءَ الجِدُّ فَهُوَ اللَّيْثُ  
عَادِيًا، كَانَ اِذَا جَامَعَ العُلَمَاءَ عَلَى اَنْ يَسْتَمِعَ اَخْرَصَ مِنْهُ عَلَى اَنْ يَقُولَ كَانَ اِذَا  
عُلِبَ عَلَى الكَلَامِ لَمْ يُغَلَبْ عَلَى السُّكُوتِ كَانَ لَا يَقُولُ مَا لَا يَقْعَلُ وَيَفْعَلُ  
مَا لَا يَقُولُ. كَانَ اِذَا عُرِضَ لَهُ اَمْرَانِ لَا يَنْدِرِي اَيُّهُمَا اَقْرَبُ اِلَى رَبِّهِ نَظَرَ  
اَقْرَبَهُمَا مِنْ هَوَاهُ فَخَالَفَهُ، كَانَ لَا يَلُومُ اَحَدًا عَلَى مَا قَدْ يَقْعُ العُدْرُفِيُّ  
مِثْلِهِ.  
(تحف العقول ص ۲۳۴)

۱۵- حق اور باطل میں چار انگلی کا فاصلہ ہے، جو اپنی آنکھوں سے دیکھو وہ حق ہے اور کانوں سے تو بہت سی غلط باتیں بھی سنا کرتے ہو۔ (تحف العقول ص ۲۲۹)

۱۶- جہاد میں کامیابی تلاش کرنے والے کی طرح طلب رزق کیلئے گوشش نہ کرو اور نہ سر تسلیم خم کرنے والوں کی طرح اپنے مقدر پر تکیہ کر کے بیٹھ جاؤ، (یعنی نہ بہت لالچ کرو اور نہ سستی برتو) اس لئے کہ تحصیلِ فضل (حلال روزی) سنت ہے اور لالچ نہ کرنا عفت ہے۔ نہ عفت سے روزی کم ہوتی ہے اور نہ لالچ سے بڑھتی ہے (اس لئے اعتدال پر عمل کرنا چاہئے) (تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۷- جس قوم نے مشورہ سے کام لیا وہ راہ ہدایت پائی۔ (تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۸- حضرت امام حسن نے اپنے ایک صاحب رفیق کا اس طرح تعارف کر لیا:

میری نظر میں وہ سب سے بڑا تھا جس صفت کی بنا پر وہ میری نظروں میں عظیم تھا وہ یہ تھی کہ دنیا اس کی نظر میں حقیر تھی وہ جہالت کے قبضہ سے باہر تھا۔ فقہ کیلئے مسوائے بھر و سہولتے آدمی کے کسی بھی کی طرف ہاتھ نہیں پھیلاتا تھا وہ شکوہ (وشکایت) نہیں کرتا تھا، غصہ نہیں کرتا تھا، بد مزاجی نہیں کرتا تھا، زیادہ تر خاموش رہتا تھا، اور جب لب کشائی کرتا تھا تو سر آمد مشکلمین ہوتا تھا، وہ کمزور و ناتواں تھا، لیکن جب ضرورت ہوتی تھی (مثلاً جہاد) تو شیر زبان تھا، علماء کی مجلس میں کہنے سے زیادہ سننے سے دلچسپی رکھتا تھا، اگر کوئی اس پر گفتگو میں غالب آجاتے تو آجائے مگر خاموشی میں کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا تھا۔ وہ جو کرتا نہیں تھا اس کو کسی بھی نہیں کہتا تھا (مگر) وہ کرتا تھا جو نہیں کہتا تھا، اگر اس کے سامنے دو ایسے پیش آئیں جیسے بارے میں اسکو معلوم نہ ہو مگر مرضی حذل سے قریب کون ہے؟ تاہم وہ یہ دیکھتا تھا کہ اس کی مرضی کے مطابق کون سا ہے بس اسی کو چھوڑ دیتا تھا۔ جن کاموں میں عذر کی گنجائش ہوتی تھی ان (کے ترک) پر کسی کی ملامت نہیں کرتا تھا۔  
(تحف العقول ص ۲۳۴)



۱۹- عَنْ جُنَادَةَ ابْنِ أَبِي أُمِيَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ... فَقُلْتُ يَا مَوْلَايَ مَا لَكَ لَا تُعَالِجُ نَفْسَكَ؟ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بِمَاذَا تُعَالِجُ الْمَوْتَ؟ قُلْتُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، ثُمَّ التَفَّتْ إِلَيَّ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَقَدْ عَهَدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنْ هَذَا الْأَمْرَ يَمْلِكُهُ إِنَّا عَشْرًا مِمَّا مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ، مَا مِمَّا إِلَّا مَشْمُومٌ أَوْ مَفْتُونٌ... وَبِكُلِّ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ عِظْنِي يَا أَبْنَ رَسُولِ اللَّهِ، قَالَ: نَعَمْ اسْتَعِذْ لِسَفَرِكَ وَحَصِّلْ زَادَكَ قَبْلَ حُلُولِ آجَلِكَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ تَطْلُبُ الدُّنْيَا وَالْمَوْتَ تَطْلُبُكَ، وَلَا تَحْمِلُ هَمَّ يَوْمِكَ الَّذِي لَمْ يَأْتِ عَلَى يَوْمِكَ الَّذِي آتَتْ فِيهِ، وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَا تَكْسِبُ مِنَ الْمَالِ شَيْئًا فَوْقَ قَوْلِكَ إِلَّا كُنْتَ فِيهِ خَازِنًا لِغَيْرِكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ فِي خَلَالِهَا حِسَابٌ، وَفِي حَرَامِهَا عِقَابٌ، وَفِي الشُّبُهَاتِ عَنَابٌ، فَأَنْزِلِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ الْمَيْتَةِ، خُذْ مِنْهَا مَا يَكْفِيكَ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ خَلَالًا كُنْتَ قَدْ زَهَدْتَ فِيهَا، وَإِنْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يَكُنْ فِيهِ وَزْرٌ، فَأَخَذْتَ كَمَا أَخَذْتَ مِنَ الْمَيْتَةِ، وَإِنْ كَانَ الْعِنَابُ فَإِنَّ الْعِنَابَ تَبِيرٌ. وَاعْمَلْ لِدُنْيَاكَ كَمَا تَعْمَلُ لِغَيْرِكَ، وَاعْمَلْ لِأَخْرَجِكَ كَمَا تَعْمَلُ لِمَوْتِ غَدَاً، وَإِذَا أَرَدْتَ عِزًّا بِعَشِيرَةٍ وَهَيْبَةً بِسُلْطَانٍ، فَأَخْرُجْ مِنْ ذَلِكَ مَغْصِبَةَ اللَّهِ إِلَى عِزِّ طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(بحار الانوار ج ۴۴ ص ۱۳۸-۱۳۹)

۲۰- مَنْ أَحَبَّ الدُّنْيَا ذَهَبَ خَوْفُ الْآخِرَةِ عَنْ قَلْبِهِ...

(لئالی الاخبار ج ۱ ص ۵۱)

۱۹- جنادہ بن اُمیہ کہتے ہیں: جس بیماری میں امام حسن کا انتقال ہوا ہے میں انکی عیادت کیلئے گیا... میں نے کہا: آقا آپ اپنا علاج کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: عبد اللہ! موت کا علاج کس سے کروں؟ میں نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسکے بعد حضرت میری طرف متوجہ ہو کر بولے: خدا کی قسم رسول خدا نے ہم سے عہد لیا تھا کہ اس امر (امامت) کے مالک علی و فاطمہ کی اولاد سے ۱۲ امام ہوں گے اور سب ہی کو یا زہر دیا جائیگا یا قتل کیا جائیگا یہ فرما کر حضرت رونے لگے۔ راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: فرزند رسول! مجھے کچھ نصیحت و موعظہ فرمائیے! فرمایا: ہاں (سنو) سفر آخرت کیلئے آمادہ رہو، اپنی زندگی ختم ہونے سے پہلے اس سفر کیلئے زاد و توشہ فراہم کرو۔ اور یہ جان لو کہ تم دنیا کی تلاش میں ہو اور موت تمہاری تلاش میں ہے غم فرما جو ابھی نہیں آیا اس آج پر بار نہ کرو جس میں تم ہو۔ اور اگر تم نے اپنی قوت سے زیادہ مال جمع کیا تو دوسرے کے خزانہ دار ہو گے یا رکھو دنیا کی حلال چیزوں میں حرام ہے اور حرام چیزوں میں عقاب ہے اور شبہات میں عتاب ہے، دنیا کو ایک مردار فرض کرو جس میں سے صرف اپنی ضرورت بھر کی چیز لو اب اگر وہ حلال ہے تو تم نے اس میں زہد سے کام لیا اور اگر حرام ہے تو تمہارے اوپر گناہ نہ ہوا کیونکہ تم نے اس سے اسی طرح لیا جسے جس طرح مردار سے لیا جاسکتا ہے اور اگر عتاب ہے بھی تو معطل سا ہو گا۔ اپنی دنیا کیلئے اس طرح کوشش کرو جیسے تم کو ہمیشہ چاہنا ہے اور آخرت کیلئے ایسی سعی کرو جیسے تم کو کل مرجانا ہے۔ اگر تم قبیلہ کے بغیر عزت کسی حکومت کے بغیر ہیبت چاہتے ہو تو خدا کی مصیبت کی ذلت سے نکل کر خدا کی اطاعت کی عزت میں داخل ہو جاؤ۔

(بحار الانوار ج ۴۴، ص ۱۳۸-۱۳۹)

۲۰- جو شخص دنیا کو بہت محبوب رکھتا ہے اس کے دل سے آخرت کا خوف چلا جاتا

(لئالی الاخبار ج ۱، ص ۵۱)

۲۱- السَّيْفِيُّ: أَلَا حَمَقُ فِي مَالِهِ، الْمَتَّهَانُونَ فِي عِرْضِهِ يُشْتَمُّ فَلَا يُجِيبُ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۲۲- الْمَعْرُوفُ مَا لَمْ يَتَقَدَّمْهُ مَقْلٌ وَلَا يَتَّبِعُهُ مَنْ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۲۳- أَلْعَارُ أَهْوَى مِنَ النَّارِ.

(تحف العقول ص ۲۳۴)

۲۴- فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَتَزَوَّدُ وَالْكَافِرَ يَتَمَتَّعُ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۲)

۲۵- السَّفَةُ أَتْبَاعُ الدُّنَاةِ وَمُصَاحِبَةُ الْفُؤَاةِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۲۶- يَبْتَكُمُ وَيَبْنِي الْمَوْعِظَةَ حِجَابُ الْعِزَّةِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۰۹)

۲۷- هَلَاكُ النَّاسِ فِي ثَلَاثٍ: الْكِبْرُ وَالْحِرْصُ وَالْحَسَدُ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۲۸- الْكِبْرُ هَلَاكُ الدِّينِ وَبِهِ لَعْنُ إِبْلِيسَ، وَالْحِرْصُ عَدُوُّ النَّفْسِ وَبِهِ أُخْرِجَ آدَمُ

مِنَ الْجَنَّةِ، وَالْحَسَدُ رَائِدُ الشُّوْرِ وَمِنْهُ قَتْلُ قَابِيلَ هَابِيلَ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۲۱- سفید وہ شخص ہے جو مال کو بیہودہ کاموں میں خرچ کرے، ابرو کے بارے میں سستی سے کام لے، اسکو برا بھلا کہا جائے تو جواب نہ دے۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۲۲- نیکی کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے مال مٹول نہ ہو اور اسکے آخر میں احسان نہ جتایا جائے

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۲۳- تنگ و عار دوزخ سے بہتر ہے۔

(تحف العقول ص ۲۳۲)

۲۴- مؤمن (دنیا سے) زاد راہ لیتا ہے اور کافر اس سے فائدہ حاصل کرتا ہے (گویا وہیں رہنا چاہتا ہے)۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۲)

۲۵- سفاہت کا مطلب کینے لوگوں کی پیروی اور گمراہوں کی ہم نشینی ہے۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۲۶- تمہارے اور مواعظت کے درمیان غرور و تکبر کا پردہ ہے (جو اسکے قبول کرنے سے روکتا ہے)۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۰۹)

۲۷- لوگوں کو ہلاک کرنے والی چیز تین ہیں ۱- تکبر ۲- حرص ۳- حسد۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۲۸- تکبر سے دین برباد ہو جاتا ہے اور اسی تکبر کی وجہ سے ایس خدا کی لعنت کا مستحق ہوا جس

نفس کا دشمن ہے اسی کی وجہ سے آدم کو جنت سے نکلنا پڑا، حسد برائیوں کا رہنما ہے اسی کی

وجہ سے قابیل نے جناب ہابیل کو قتل کیا۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۲۹- عَلَيْنَكُم بِالْفِكْرِ فَإِنَّهُ حَيَاةٌ قَلْبِ الْبَصِيرِ.

(بخارج ۷۸ ص ۱۱۵)

۳۰- لَا آدَبَ لِمَنْ لَا عَقْلَ لَهُ، وَلَا مَرْوَةَ لِمَنْ لَا هِمَّةَ لَهُ، وَلَا حَيَاءَ لِمَنْ لَا دِينَ لَهُ.

(کشف الغمۃ «طبع بیروت» ج ۲ ص ۱۹۷)

۳۱- خَيْرُ الْغِنَى الْفُنُوعُ وَشَرُّ الْفَقْرِ الْخُضُوعُ.

(بخارج الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۲- لِمَزَاحٍ بِأَكْلِ الْهَيْبَةِ، وَقَدْ أَكْثَرَ مِنَ الْهَيْبَةِ الصَّامِتُ.

(بخارج الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۳- الْفُرْصَةُ سَرِيعَةُ الْقَوْتِ بَطِيئَةُ الْعَوْدِ.

(بخارج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۴- الْقَرِيبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ بَعُدَ نَسَبُهُ.

(تحف العقول ۲۳۴)

۳۵- اللَّوْمُ أَنْ لَا تَشْكُرَ النِّعْمَةَ.

(تحف العقول ص ۲۳۳)

۳۶- صَاحِبِ النَّاسِ مِثْلَ مَا تُحِبُّ أَنْ يُصَاحِبُوكَ بِهِ.

(بخارج الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۶)

۲۹- تمہارے لئے غور و فکر ضروری ہے اس لئے کہ تفکر قلب بصیر کی زندگی ہے۔

(بخارج الانوار ج ۸، ص ۱۱۵)

۳۰- وہ بے ادب ہے جس کے پاس عقل نہ ہو، وہ بے مروت ہے جس کے پاس ہمت نہ ہو، وہ بے حیا ہے جس کے پاس دین نہ ہو۔

کشف الغمۃ طبع بیروت ج ۲ ص ۱۹۷

۳۱- بہترین مالدار کی قناعت ہے اور بدترین فقیر کی (دو تہمندوں کے سامنے) سر جھکانا ہے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۱۳

۳۲- مزاح ہیبت کو ختم کر دیتا ہے اور خاموشی انسان کی ہیبت زیادہ ہوتی ہے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۱۳

۳۳- فرصت بہت جلد ختم ہوتی ہے اور بہت دیر میں پلٹ کر آتی ہے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۱۳

۳۴- نعمت کا شکر یہ زیادہ کرنا ملامت ہے۔

تحف العقول ص ۲۳۳

۳۵- تم جس طرح چاہتے ہو کہ لوگ تم سے مصاحبت کریں اسی طرح تم بھی لوگوں کے ساتھ مصاحبت کرو۔

بخارج ۷۸ ص ۱۱۶

۳۶- قریب وہ ہے جس کو دوستی نزدیک کرے چاہے رشتہ کے اعتبار سے وہ دور ہو۔

تحف العقول ص ۲۳۲

۳۷- مَنْ أَدَامَ إِلَّا خِيْلًا إِلَى الْمَسْجِدِ أَصَابَ إِحْدَى ثَمَانِ آيَةٍ مُخَكَّمَةٍ  
وَأَخًا مُسْتَفَادًا وَعِلْمًا مُسْتَنْظَرًا وَرَحْمَةً مُنْتَظَرَةً وَكَلِمَةً تَدُلُّهُ عَلَى الْهُدَى  
أَوْ تَرُدُّهُ عَنِ رَدَى وَتَرْكُ الذُّنُوبِ حَيَاءٌ أَوْ حَشْيَةٌ. (تحف العقول ص ۲۳۵)

۳۸- عَجِبْتُ لِمَنْ يَتَفَكَّرُ فِي مَا كُؤِلِهِ كَيْفَ لَا يَتَفَكَّرُ فِي مَقُولِهِ فَيَجَنَّبُ  
بَطْلَهُ مَا يُوْذِيهِ، وَيُوْذِعُ صَدْرَهُ مَا يُزْدِيهِ. (سفينة البحار ج ۲ ص ۸۴)

۳۹- إِذَا أَصْرَبَ النَّوَافِلُ بِالْقَرِيضَةِ فَارْفُضُوهَا.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۱۰۹)

۴۰- وَأَعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا مِنَ الْفِتَنِ وَيُسَدِّدْهُ فِي آفْرِهِ  
وَيُهَيِّئْ لَهُ رُشْدَهُ وَيُفَلِّجْهُ بِحُجَّتِهِ وَيَبَيِّضْ وَجْهَهُ وَيُعْطِهِ رَغَبَتَهُ مَعَ الَّذِينَ  
أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشَّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ...

(تحف العقول ص ۲۳۲)

۲۴- جو ہمیشہ مسجد میں آمد و رفت رکھے گا اس کو درج ذیل - آٹھ فائدوں میں  
سے کوئی نہ کوئی فائدہ حاصل ہوگا۔ ۱- قرآن کی کسی حکم آیت سے فائدہ۔ ۲- فائدہ مند  
دوست ۳- نئی بات ۴- رحمت جو اسکے انتظار میں ہوگی۔ ۵- ایسی بات جس  
سے اس کو ہدایت ملے ۶- ایسا کلمہ جس سے ہلاکت سے بچ جائے ۷- ترک گناہ از  
روئے شرم ۸- ترک گناہ از روئے خوف الہی -

(تحف العقول ص ۲۳۵)

۳۸- مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو اپنے غذائی اشیاء میں تو غور و فکر کرتا ہے کہ اچھی اور  
صحت بخش غذا کھائے، لیکن معقول چیزوں میں کیوں غور و فکر نہیں کرتا کہ نقصان دہ غذاؤں  
سے تو اپنے پیٹ کو محفوظ رکھتا ہے مگر اس کا سینہ سپت چیزوں کا کر لے۔

(سفينة البحار ج ۲ ص ۸۴)

۳۹- اگر نوافل سے فریضہ کو نقصان پہونچتا ہو تو نوافل کو چھوڑ دو۔

(بخارا، ج ۷۸، ص ۱۰۹)

۴۰- جو شخص تقویٰ الہی کو پیشہ بنا لے خداوند عالم اس کے رُفتنوں سے نجات کا راستہ  
پیدا کر دیتا ہے اور اس کے امر کی اصلاح کر دیتا ہے اس کی ہدایت کا انتظام کر دیتا ہے اس کی  
دلیلوں کو کامیابی عطا کرتا ہے، اس کے چہرے کو نورانی کر دیتا ہے، اس کی خواہشات  
کو پوری کر دیتا ہے اور وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جن پر خدا نے اپنی نعمتوں کو نازل  
فرماتا ہے۔ جیسے۔ انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین،

(تحف العقول ص ۲۳۲)

## معصوم پنجم

امام سوم، حضرت امام حسین د ع،

سید الشہداء

آپ کی چالیس حدیثیں

## معصوم پنجم امام حسین د ع،

- نام: --- حسین ... (علیہ السلام)  
مشہور لقب: --- سید الشہداء  
کنیت: --- ابو عبد اللہ  
باپ: --- حضرت علی ابن ابی طالبؓ  
مادر: --- حضرت فاطمہ بنت رسولؐ  
تاریخ ولادت: --- سوم شعبان .  
سن ولادت: --- سن چار پھری  
جائے ولادت: --- مدینہ منورہ  
تاریخ شہادت: --- دسویں محرم (روز عاشورہ)  
سن شہادت: --- سن ۶۱ ہجری، قمری  
محل شہادت: --- کربلائے معلیٰ .  
عمر: --- ۵۷ سال .  
مرقد شریف: --- کربلا  
دوران زندگی: --- اس کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے  
پہلا حصہ: --- عصر رسول خداؐ تقریباً چھ سال  
دومرا حصہ: --- عصر حضرت علیؓ تقریباً ۱۳ سال .  
تیسرا حصہ: --- عصر امام حسنؓ تقریباً دس سال .  
چوتھا حصہ: --- مدت امامت تقریباً دس سال .

## امام حسینؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ (محبوب) جو تیرے اپنے وجود کی تیری محتاج ہیں ان سے تیرے لئے کیونکر استدلال کیا جاسکتا ہے؟ کیا کسی کے لئے انا ظہور ہے جو تیرے لئے ہے؟ تاکہ وہ تیرے اظہار کا ذریعہ بن سکے۔ (بصلاً) تو غائب ہی کب تھا کہ تیرے لئے کسی ایسی دلیل کی ضرورت پڑے جو تیرے اوپر دلالت کرے؟ اور تو کب دور تھا تاکہ آثار کے ذریعہ تجھ تک پہنچا جاسکے؟ اندھی ہو گیا وہ آنکھیں جو تجھے نہ دیکھ سکیں حالانکہ تو ہمیشہ ان کا ہم نشین تھا۔

دعا، عرفہ، بحار، ج ۹۸، ص ۲۳۶

۲۔ جس نے تجھے کھو دیا اس کو کیا ملا؟ اور جس نے تجھ کو پالیا کون سی چیز ہے جس کو اس نے نہیں حاصل کیا؟ جو بھی تیرے بدلے میں جس پر بھی راضی ہوا، وہ تمام چیزوں سے محروم ہو گیا۔

دعا، عرفہ، بحار، ج ۹۸، ص ۲۳۸

۳۔ اس قوم کو بھی بھی بھی فلاح حاصل نہیں ہو سکتی جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کی مرضی خرید لی۔

مقتل خوارزمی، ج ۱، ص ۲۳۹

۴۔ قیامت کے دن اسی کو اسن وامن حاصل ہوگا جو دنیا میں خدا سے ڈرتا رہا ہو۔

بحار، ج ۲۲، ص ۱۹۲

## اربعون حدیثاً

عن الامام الحسين عليه السلام

۱- كَيْفَ يُسْتَدَلُّ عَلَيْكَ بِمَا هُوَ فِي وُجُودِهِ مُفْتَقِرٌ إِلَيْكَ؟ أَيْ كَوْنُ لِعَيْنِكَ مِنَ الظُّهُورِ مَا لَيْسَ لَكَ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُظْهَرُ لَكَ؟ مَتَى غَبْتَ حَتَّى تَحْتَاجَ إِلَى دَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَيْكَ؟ وَمَتَى بَعُدْتَ حَتَّى تَكُونَ الْآثَارُ هِيَ الَّتِي تُوصِلُ إِلَيْكَ؟ عَمِيَتْ عَيْنٌ لَا تَرَكَ عَلَيْهَا رَقِيباً..

(دعاء عرفہ، بحار الانوار ج ۹۸ ص ۲۲۶)

۲- مَاذَا وَجَدَ مَنْ فَقَدَكَ؟ وَمَا الَّذِي فَقَدَ مَنْ وَجَدَكَ؟ لَقَدْ خَابَ مَنْ رَضِيَ دُونَكَ بَدَلًا.

(دعاء عرفہ، بحار الانوار ج ۹۸ ص ۲۲۸)

۳- لَا أَفْلَحَ قَوْمٌ اشْتَرَوْا مَرْضَاةَ الْمَخْلُوقِ بِسَخِطِ الْخَالِقِ.

(مقتل خوارزمی ج ۱ ص ۲۳۹)

۴- لَا يَأْمَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ خَافَ اللَّهَ فِي الدُّنْيَا.

(بحار الانوار ج ۴۴ ص ۱۹۲)

۵- فَبَدَأَ اللَّهُ بِالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَرِيضَةً مِنْهُ، لِيُعْلِمَ بِأَنَّهَا إِذَا أُدِّيتْ وَأَقِيَمَتِ اسْتَقَامَتِ الْفَرَائِضُ كُلُّهَا هَيْئُهَا وَصَعُبُهَا، وَذَلِكَ أَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ دُعَاءٌ إِلَى الْإِسْلَامِ مَعَ رَدِّ الْمَطَالِمِ وَمُخَالَفَةِ الظَّالِمِ...

(تحف العقول ص ۲۳۷)

۶- أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ رَأَى سُلْطَانًا جَائِرًا مُسْتَجِلًّا لِحَرَامِ اللَّهِ نَاكِئًا عَهْدَهُ مُخَالِفًا لِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ يَتَعَمَلُ فِي عِبَادِ اللَّهِ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَلَمْ يُعَيِّرْ عَلَيْهِ بِفِعْلٍ وَلَا قَوْلٍ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَدْخُلَهُ مَدْخَلُهُ.

(مقتل خوارزمی ج ۱ ص ۲۳۴)

۷- إِنَّ النَّاسَ عَبِيدُ الدُّنْيَا، وَالدُّنْيَى لَعَقٌّ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ، يَحُوطُونَهُ مَا دَرَّتْ مَعَانِسُهُمْ فَيَاذًا مُحْضُوا بِالْبَلَاءِ قَلَّ الدَّيَّانُونَ.

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۸- مَنْ حَاوَلَ أَمْرًا بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ كَانَ أَقْوَمَ لِمَا يَرْجُو وَأَسْرَعَ لِمَا يَخْذَرُ.

(تحف العقول ص ۲۴۸)

۹- أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ الْحَقَّ لَا يُعْمَلُ بِهِ، وَأَنَّ الْبَاطِلَ لَا يُنْتَاهَا عَنْهُ لِيَرْغَبَ الْمُؤْمِنُ فِي لِقَاءِ اللَّهِ مُحِقًّا.

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۱۰- فَبَاتِي لَا أَرَى الْمَوْتَ إِلَّا مَعَادَةً وَلَا الْحَيَاةَ مَعَ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَرَمًّا.

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۵- خداوند عالم نام پر معروف و نہی از منکر کو اپنے ایک واجب کی حیثیت سے پہلے ذکر کیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر یہ دونوں فریضے (امر معروف و نہی از منکر) لاکھ گے اور قائم ہو گئے تو سائر ارض خواہ سخت ہوں یا نرم، قائم ہو جائیں گے کیونکہ یہ دونوں انسانوں کو اسلام کی طرف دعوت دینے والے ہیں اور صاحبان حقوق کے حقوق کی طرف پلٹانے والے ہیں اور ظالموں کو مخالفت پر آمادہ کرنے والے ہیں۔

(تحف العقول ص ۲۳۷)

۶- گو گووار رسول خدا کا ارشاد ہے: جو دیکھے کسی ظالم بادشاہ کو کہ اس نے حرم خدا کو حلال کر دیا ہے یہ بیان الہی کو توڑ دیا ہے ہمت رسول کی مخالفت کرتا ہے، بندگان خدا کے درمیان ظلم و گناہ کرتا ہے اور پھر بھی عمل سے اور نہ قول سے اس کی مخالفت کرتا ہے تو خدا پر واجب ہے کہ اس ظالم بادشاہ کے عذاب کی جگہ اس کو ڈال دے۔

(مقتل خوارزمی، ج ۱، ص ۲۳۴)

۷- لوگ دنیا کے غلام ہیں، اور دین ان کی زبانوں کیلئے ایک چٹنی ہے، جب تک (دین کے نام پر) معاش کا دار و مدار ہے دین کا نام لیتے ہیں لیکن جب مصیقتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو دینداروں کی تعداد بہت کم ہو جاتی ہے۔

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۸- جو شخص خدا کی نافرمانی کر کے اپنا مقصد حاصل کر چاہتا ہے، اس کے حصول مقصد کا راستہ بند ہو جاتا ہے اور بہت جلد خطرات میں گھر سکتا ہے۔

(تحف العقول ص ۲۴۸)

۹- کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا ہے، اور باطل سے دوری نہیں اختیار کی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں مومن کو حق ہے کہ تقائے الہی کی رغبت کرے۔

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۱۰- میں موت کو سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی کو اذیت سمجھتا ہوں۔

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۱۱- وَأَنْتُمْ أَعْظَمُ النَّاسِ مُصِيبَةً لِمَا عَلَيْنُمْ عَلَيْهِ مِنْ مَنَازِلِ الْعُلَمَاءِ لَوْ كُنْتُمْ تَشْعُرُونَ ذَلِكَ بِأَنَّ مَجَارِي الْأُمُورِ وَالْأَحْكَامِ عَلَى أَيْدِي الْعُلَمَاءِ بِاللَّهِ الْأُمْنَاءِ عَلَى حَلَالِهِ وَحَرَامِهِ فَأَنْتُمْ الْمَسْلُوبُونَ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ وَمَا سُبَيْتُمْ ذَلِكَ إِلَّا بِتَفْرِقِكُمْ عَنِ الْحَقِّ وَاخْتِلَافِكُمْ فِي السَّنَةِ بَعْدَ الْبَيِّنَةِ الْوَاضِحَةِ، وَلَوْ صَبَرْتُمْ عَلَى الْأَذَى وَتَحَمَّلْتُمْ الْمَوْتُونَ فِي ذَاتِ اللَّهِ، كَانَتْ أُمُورُ اللَّهِ، عَلَيْكُمْ تَرْدُ، وَعَنْكُمْ تَضُدُّ، وَالْيَكْمُ تَرْجِعُ، وَلِكَيْتُمْ مَكَّنْتُمْ الظَّلْمَةَ مِنْ مَنَزِلَتِكُمْ، وَأَسَلَمْتُمْ أُمُورَ اللَّهِ فِي أَيْدِيهِمْ يَفْعَلُونَ بِالشُّبُهَاتِ، وَتَسِيرُونَ فِي الشَّهَوَاتِ، سَلَطَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فِرَارُكُمْ مِنَ الْمَوْتِ، وَأَعْجَابُكُمْ بِالْحَيَاةِ الَّتِي هِيَ مُفَارِقَتِكُمْ...

(تحف العقول ص ۲۳۸)

۱۲- اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنْهُ لَمْ يَكُنْ مَا كَانَ مِمَّا تَنَافَسًا فِي سُلْطَانٍ، وَلَا اِيْمَاسًا مِنْ فُضُولِ الْخَطَاةِ، وَلَكِنْ لِيُرِيَ الْمَعَالِمَ مِنْ دِينِكَ وَتُظْهِرَ الْاِصْلَاحَ فِي بِلَادِكَ، وَتَأْمَنَ الْمَظْلُومُونَ مِنْ عِبَادِكَ، وَتُعْمَلَ بِفَرَائِضِكَ وَسُنَنِكَ وَآخْكَامِكَ...

(تحف العقول ص ۲۳۹)

۱۳- اِنِّي لَمْ اُخْرِجْ اَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا مُفْسِدًا وَلَا ظَالِمًا وَاِنَّمَا خَرَجْتُ اُظْلُبُ الْاِصْلَاحَ فِي اُمَّةٍ جَدِّي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اُرِيدُ اَنْ اَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَاَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَسِيرَ بِسِرَةِ جَدِّي مُحَمَّدٍ، وَسِيرَةِ اَبِي عَلِيٍّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ.

(مقتل خوارزمی ج ۱ ص ۱۸۸)

۱۱- تمام لوگوں سے زیادہ تو تمہاری مصیبت ہے اس لئے کہ علماء کے مقامات کو تم سے حسین لیا گیا ہے اور تم مغلوب بنا دئے گئے ہو، کاش تم یہ سمجھ سکتے کہ تمہارے ساتھ ایسا کیا گیا ہے اس لئے کہ (اسلامی نظریے کے مطابق) تمام امور کی انجام دہی، بند و بست اور احکام کا اجرا ان علماء کے ہاتھوں ہونا چاہیے جو خدا شناس ہوں، حلال و حرام خدا کے امین ہوں اور (نبی امین نے) تم سے یہ مقام ومنزلت حسین لی۔ اور یہ صرف اس لئے حسین کی وضوح دلیل و برہان کے بعد بھی تم حق سے کنارہ کش رہے اور سنت میں اختلاف کرتے رہے۔ اگر تم اذیتوں پر صبر کریتے اور راہ خدا میں مال خرچ کریتے تو کارہائے خدا (یعنی مسلمانوں کے امور کا انتظام) تمہارے ہاتھوں میں ہوتا۔ تم احکام صادر کرتے اور معاملات تمہاری طرف پلٹائے جاتے لیکن تم نے تو اپنی جگہ پر ظالموں کو مسلط کر دیا۔ اور امور خدا کو ان کے سپرد کر دیا۔ وہ شہادت پر عمل کرتے ہیں، خواہ شہادت نفسانی کے راستہ پر چلتے ہیں ان کو ان چیزوں پر تمہارے موت سے فرار اور فنا ہونے والی زندگی سے پیار نے، مسلط کیا ہے،

”تحف العقول ص ۲۳۸“

۱۲- خدا یا تو جانتا ہے کہ میرا قیام (جہاد) نہ تو سلطنت کیلئے ہے اور نہ حصول دولت کیلئے ہے، بلکہ ہم تیرے دین کے معالک کو پیش کرنا چاہتے ہیں، اور تیرے شہروں میں اصلاح کرنا چاہتے ہیں، اور تیرے مظلوم بندوں کیلئے امن و امان قائم کرنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تیرے فرائض و سنن و احکام پر عمل کیا جائے۔

”تحف العقول ص ۲۳۹“

۱۳- میرا خروج نہ تو کسی خود پسند کی ذمہ داری، نہ فساد، اور نہ ہی ظلم کیلئے ہے۔ میں نے تو صرف اپنے جد کی امت کی اصلاح کے لئے خروج کیا ہے۔ میں امر بہ معروف و نہی از منکر کرنا چاہتا ہوں اور اپنے جد محمد رسول اللہ اور اپنے پاپ، علی ابن ابی طالب کی سیرت پر چلنا چاہتا ہوں۔

(مقتل خوارزمی، ج ۱، ص ۱۸۸)



۱۴- فَإِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا نَعْدُ نَفْسَةً  
فَإِذَا رُتِبَ آتَاهِ أَعْلَىٰ وَأَنْبَلُ  
وَإِنْ تَكُنِ الْأَبْدَانُ لِلْمَوْتِ أَنْشِئَتْ  
فَقَتْلُ أَمْرٍ بِالسَّيْفِ فِي اللَّهِ أَفْضَلُ  
وَإِنْ تَكُنِ الْأَزْوَاقُ قَنَمًا مَقْتَدَرًا  
فَقِلَّةُ حِرْصِ الْمَرْءِ فِي الرَّزْقِ أَجْمَلُ  
وَإِنْ تَكُنِ الْأَمْوَالُ لِلزَّكِّ جَمْعُهَا  
فَمَا بَالُ مَثْرُوكٍ بِهِ الْخُرْبُ يَنْخَلُ  
(بخارا انوار ج ۴۴ ص ۳۷۴)

۱۵- يَا شَيْعَةَ آلِ أَبِي سُفْيَانَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ دِينٌ وَكُنْتُمْ لَا تَخَافُونَ الْمَعَادَ  
فَكُونُوا أَخْرَارًا فِي دُنْيَاكُمْ.  
(مقتل خواری ج ۲ ص ۳۳)

۱۶- إِنْ قَوْمًا عَبَدُوا اللَّهَ رَغْبَةً فَبِتِلْكَ عِبَادَةُ التَّجَارِ، وَإِنْ قَوْمًا عَبَدُوا اللَّهَ رَهْبَةً  
فَبِتِلْكَ عِبَادَةُ الْعَبِيدِ، وَإِنْ قَوْمًا عَبَدُوا اللَّهَ شُكْرًا فَبِتِلْكَ عِبَادَةُ الْأَخْرَارِ، وَهِيَ  
أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ.  
(تحف العقول ص ۲۴۶)

۱۷- وَأَعْلَمُوا أَنَّ حَوَائِجَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَلَا تَمِيلُوا النَّعْمَ فَتَحْوَرَّ  
نِقْمًا.  
(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۱۳- اگر دنیا کو عمدہ اور نفیس شمار کیا جائے تو ثواب خدا کا گھر (آخرت) اس سے بھی بلند  
و برتر ہے۔ اگر جسموں کو سرفہمی کیلئے پیدا کیا گیا ہے تو انسان کا راہ خدا میں تلوار سے قتل ہو جانا بہت  
ہی افضل ہے۔

اگر روزی کی تقسیم تقدر پر ہے تو روزی کیلئے انسان کی معمولی حرص اچھی بات ہے۔  
اگر مال کا جمع کرنا چھوڑ جانے کیلئے ہے تو پھر شریف آدمی چھوڑے جانے والے  
مال کیلئے کیوں غل کرے۔  
» بخار ج ۴۳، ص ۳۷۴

۱۵- اے آل ابوسفیان کے شیعو! اگر تمہارے پاس دین نہیں ہے اور نہ تم لوگ معاد سے  
ڈرتے ہو تو (کم از کم) دنیا ہی میں شریف بنو۔  
» (مقتل خواری ج ۲، ص ۳۳)

۱۶- جو لوگ خدا کی عبادت کی چیز (جنت) کی خواہش کیلئے کرتے ہیں ان کی عبادت  
تاجروں کی عبادت ہے، اور جو لوگ خدا کی عبادت کی چیز (دوزخ) کے خوف سے  
کرتے ہیں ان کی عبادت غلاموں کی عبادت ہے۔ اور جو لوگ خدا کی عبادت شکر کے عنوان  
سے کرتے ہیں وہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے اور یہی سب سے افضل عبادت ہے۔  
(تحف العقول ص ۲۴۶)

۱۷- لوگوں کی حاجتوں کا تم سے متعلق ہونا یہ تمہارے اوپر خدا کی بہت بڑی نعمت ہے  
لہذا نعمتوں کو (یعنی صاحبان حاجت کو) رنج نہ پہنچاؤ کیونکہ ایسا نہ ہو جائے کہ وہ نعمت  
نعمت سے بدل جائے (نعمت کے معنی عذاب اور بلا کے ہیں)

۱۸۔ اِعْتَبِرُوا اَيْهَا النَّاسُ بِمَا وَعَظَ اللّٰهُ بِهٖ اَوْلِيَاءَهُ مِنْ سُوءِ نَتَايِهِ عَلٰى اَلْاٰخِرٰتِ، اِذْ يَقُوْلُ: لَوْلَا بَنَيْتُهُمُ الرِّثَايُوْنَ وَاَلَا خَبَارٌ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِنْمِ، وَقَالَ: لَيْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ - اِلٰى قَوْلِهِ - لَيْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ، وَاِنَّمَا غَابَ اللّٰهُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَرَوْنَ مِنَ الظَّلْمَةِ الَّذِيْنَ بَيَّنَّ اُظْهَرِهِمُ الْمُنْكَرَ وَالْفَسَادَ فَلَا يَنْهَوْنَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ رَغْبَةً فَيَمَا كَانُوْا يَتَالُوْنَ مِنْهُمْ، وَرَهْبَةً مِّمَّا يَخْذَرُوْنَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: «فَلَا تَخْشَوْا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ»، وَقَالَ: «الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يٰمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ».

(تحف العقول ص ۲۳۷)

۱۹۔ مَنْ ظَلَبَ رِضًا النَّاسِ يَسْخِطِ اللّٰهَ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلٰى النَّاسِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۱۲۶)

۲۰۔ اِيَّاكَ وَظَلَمْتَ مَنْ لَا يَجِدُ عَلَيْكَ نَاصِرًا اِلَّا اللّٰهَ جَلَّ وَعَزَّ.

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۸)

۲۱۔ مَنْ اَحْبَبَكَ نَهَاكَ وَمَنْ اُبْغَضَكَ اَغْرَاكَ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۱۲۸)

۲۲۔ لَا يَكْمُلُ الْعَقْلُ اِلَّا بِاِتِّبَاعِ الْحَقِّ

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۲۳۔ مُجَالَسَةُ اَهْلِ الْفِسْقِ رِيْبَةٌ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۱۲۲)

۲۴۔ الْبُكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ نَجَاةٌ مِنَ النَّارِ.

(مستدرک الوسائل ۲/۲۹۴)

۱۸۔ اے لوگو! خدا نے جن باتوں سے اپنے اولیاء کو وعظ فرمایا ہے تم بھی ان سے عبرت حاصل کرو (خدا کا وعظ یہ ہے کہ) اس نے اہل کتاب کے علماء کی مذمت کی ہے جہاں پر ارشاد ہے: ان کو اللہ دے اور علماء جھوٹ بولنے سے کیوں نہیں روکتے (پ ۶/۵۵ ص ۵/۱۵۵) آیت (۶)۔ نیز ارشاد ہے: بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی ہے اور اس لعنت کی وجہ یہ تھی کہ کیونکہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے تھے اور کسی برے کام سے جس کو ان لوگوں نے کیا تھا باز نہیں آتے تھے اور جو کام بیکرتے تھے وہ بہت برا تھا (پ ۷/۱۵۵ ص ۵۹ - ۸۰)

خداوند عالم نے ان علماء کی سرزنش اس لئے کی ہے کہ یہ لوگ فساد و برائیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے لیکن لوگوں سے ملنے والے مال کی طمع اور لوگوں کے خوف سے آنکھیں اڑھکے نہیں کیا کرتے تھے حالانکہ خدا کا ارشاد ہے! لوگوں سے (ذرا بھی) نہ ڈرو۔ مجھ سے ڈرو (سورہ مائدہ آیت ۵۷) نیز ارشاد ہوتا ہے: ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں ان میں سے بعض کے بعض رفیق ہیں جو امر معروف و نہی از منکر کرتے ہیں۔ (پ ۱۱/۱۵۵ ص ۱۲۴)

۱۹۔ جو لوگوں کی خوشنودی چاہے حالانکہ اس فعل سے خدا ناراض ہو تو خدا اس کو لوگوں کے حوالہ کر دیتا ہے۔ بخارا ج ۷۸، ص ۱۲۶

۲۰۔ جس کا مددگار خدا کے علاوہ کوئی نہ ہو خبردار اس پر ظلم نہ کرنا۔ بخارا ج ۷۸، ص ۱۱۸

۲۱۔ جو تم کو دوست رکھے گا (برائیوں سے) روکے گا۔ اور جو تم کو دشمن رکھے گا (برائیوں پر) ابھارے گا۔ بخارا ج ۷۸، ص ۱۲۸

۲۲۔ عقل صرف حق کی پیروی کرنے سے کامل ہوتی ہے، بخارا ج ۷۸، ص ۱۲۲

۲۳۔ اہل فسق و فجور کی صحبت بدنامی کی بات ہے۔ بخارا ج ۷۸، ص ۱۲۲

۲۴۔ خوف خدا میں گریہ و زاری کرنا دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ مستدرک ۲/۲۹۴

۲۵۔ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَيِّدِ الشَّهَدَاءِ وَقَالَ: أَنَا رَجُلٌ غَاصٍ، وَلَا أَضْبِرُ عَنِ الْمَغْصِيَةِ فِعْظِي بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِفْعَلْ خَمْسَةَ أَشْيَاءٍ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، فَأَوْلَى ذَلِكَ لَا تَأْكُلْ رِزْقَ اللَّهِ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، وَالثَّانِي أَخْرُجْ مِنْ وِلَايَةِ اللَّهِ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، وَالثَّلَاثُ أَطْلُبْ مَوْضِعًا لَا يَرَاكَ اللَّهُ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، وَالرَّابِعُ إِذَا جَاءَكَ مَلَكَ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ رُوحَكَ فَادْفَعْهُ عَنِ نَفْسِكَ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، الْخَامِسُ إِذَا ادْخَلَكَ مَالِكٌ فِي النَّارِ فَلَا تَدْخُلْ فِي النَّارِ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۱۲۶)

۲۶۔ اِبَاكَ وَمَا تَعْتَدِرُ مِنْهُ، فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُسِيءُ وَلَا يَفْتَدِرُ، وَالْمُنَافِقُ كُلُّ يَوْمٍ يُسِيءُ وَيَعْتَدِرُ.

(تحف العقول ص ۲۴۸)

۲۷۔ أَلْعَجَلَةُ سَفَةٍ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۱۲۲)

۲۸۔ لَا تَأْذَنُوا لِأَخِي حَتَّى يُسَلِّمَ.

(بخارج ۷۸ ص ۱۱۷)

۲۹۔ مِنْ عِلْمَاتِ أَسْنَابِ الْجَهْلِ الْمُمَارَاةُ لِغَيْرِ أَهْلِ الْفِكْرِ.

(بخارج ۷۸ ص ۱۱۹)

۳۰۔ مِنْ دَلَائِلِ الْعَالِمِ انْتِقَاذُهُ لِحَدِيثِهِ وَعِلْمُهُ بِحَقَائِقِ فُتُونِ النَّظَرِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۱۱۹)

۲۵۔ ایک شخص سید الشہداءؑ کے پاس آکر بولا: میں ایک گنہگار شخص ہوں اور معصیت پر صبر نہیں کر سکتا لہذا مجھے کچھ وعظ فرمائیے: امام حسینؑ نے فرمایا: پانچ کام کر لو اس کے بعد جو گناہ چاہو کرو۔ ۱۔ خدا کا رزق نہ کھاؤ پھر جو جی چاہے کرو۔ ۲۔ خدا کی حکومت سے نکل جاؤ، پھر جو جی میں لے کرو۔ ۳۔ ایسی جستجو کر لو جہاں تم کو خدا نہ دیکھ سکے وہاں جیسا گناہ چاہو کرو۔ ۴۔ جب ملک الموت قبض روح کیلئے آئیں تو ان کو اپنے پاس سے بھگا دو اس کے بعد جو گناہ چاہو کرو، ۵۔ جب مالک جہنم تم کو جہنم میں داخل کرنا چاہے تو جہنم میں نہ جاؤ اور جو گناہ چاہو کرو۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۶

۲۶۔ جس نفل پر عذر خواہی کرنا پڑے وہ کام ہی نہ کرو اس لئے کہ مومن نہ برا کام کرتا ہے نہ عذر خواہی کرنا ہے اور منافق روز برائی کرتا ہے اور عذر خواہی کرتا ہے۔

تحف العقول ص ۲۴۸

۲۷۔ جلد بازی (ایک قسم کی بیوقوفی) ہے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۲

۲۸۔ جب تک آنے والا، سلام نہ کرے اسکو اندرانے کی اجازت نہ دو۔

بخارج ۷۸ ص ۱۱۷

۲۹۔ غیر اہل فکر سے بحث و مباحثہ اسباب جہالت کی علامت ہے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۱۹

۳۰۔ عالم کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنی باتوں پر انتقاد کرتا ہے اور اقسام نظر کی تحقیقوں پر آگاہی رکھتا ہے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۱۹

۳۱۔ نَافِسُوا فِي الْمَكَارِمِ، وَسَارِعُوا فِي الْمَغَانِمِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۲۔ مَنْ جَادَ سَادَ، وَمَنْ بَخَلَ رَذَلَ.

(بخارج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۳۔ إِنَّ أُجُودَ النَّاسِ: مَنْ أُعْطِيَ مَنْ لَا يَرْجُوهُ.

(بخارج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۴۔ مَنْ تَقَسَّ كُرْتَةَ مُؤْمِنٍ فَرَجَّ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

(بخارج ۷۸ ص ۱۲۲)

۳۵۔ إِذَا سَمِعْتَ أَحَدًا يَتَنَاوَلُ أَعْرَاضَ النَّاسِ فَاجْتَهِدْ أَنْ لَا يَغْرَقَكَ.

(بلاغۃ الحسین / الکلمات القصار ۴۵)

۳۶۔ قِيلَ مَا الْغِنَى قَالَ قَلَّةُ أَمَانِكَ وَالرِّضَا بِمَا يَكْفِيكَ.

(معانی الاخبار ص ۱۰۱ ج ۵)

۳۷۔ لَا تَرْفَعْ حَاجَتَكَ إِلَّا إِلَىٰ أَحَدٍ ثَلَاثَةٍ: إِلَىٰ ذِي دِينٍ أَوْ مُرُورَةٍ أَوْ حَسَبٍ

(بخارج ۷۸ ص ۱۱۸)

۳۸۔ اعْمَلْ عَمَلًا رَجُلٌ يَعْلَمُ أَنَّهُ مَا خُوذُ بِالْإِحْرَامِ مَجْزِي بِالْإِحْسَانِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۳۹۔ لِلسَّلَامِ سَبْعُونَ حَسَنَةً يَنْعَمُ وَيَسْتَوْنُ لِلْمُبْتَدِي وَوَاحِدَةٌ لِلرَّادِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۰)

۴۰۔ لَا تَقُولَنَّ فِي أَخِيكَ إِذَا تَوَارَىٰ عَنْكَ إِلَّا مَا تُحِبُّ أَنْ يَقُولَ فِيكَ إِذَا تَوَارَىٰ

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

عَنْهُ.

۳۱۔ انسانی اقدار کے حصول میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرو، اور (معنوی) خزانوں کے لئے جلدی کرو۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۱

۳۲۔ جس سے سخاوت کی اس نے سیادت حاصل کی، جس نے بخل کیا وہ ذلیل ہوا۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۱

۳۳۔ سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو ان کو بھی دے جن کو ان سے کوئی امید نہ ہو۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۱

۳۴۔ جو کسی مومن کی کرب و بچھینی کو دور کرے۔ خدا اس کی دنیا و آخرت کی بچھینی کو دور کرتا ہے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۱

۳۵۔ اگر تم کسی کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا ہے تو کوشش کرو کہ وہ تم کو نہ پہچان سکے۔

بلاغۃ الحسین، الکلمات القصار ۴۵

۳۶۔ حضرت امام حسینؑ سے پوچھا گیا ما داری کیا ہے؟ فرمایا: آرزوؤں کا کم ہونا اور جتنا اس کیلئے کافی ہو جائے اس پر راضی رہنا۔

معانی الاخبار، ص ۱۰۱ ج ۵

۳۷۔ اپنی حاجت صرف تین شخصوں سے بیان کرو۔ ۱۔ دیندار، ۲۔ جو افسردہ، ۳۔ کسی یا شخصیت سے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۱۸

۳۸۔ جس کام کو کرنا چاہتے ہو، اسکو اس شخص کی طرح انجام دو جو یہ جانتا ہے کہ ہر گناہ کی سزا ہے۔ اور ہر نیکی کی جزا ہے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۷

۳۹۔ سلام کے ستر ثواب ہیں ۶۹ ثواب تو سلام کرنے والے کو ملتے ہیں اور ایک ثواب جواب دینے والے کو ملتا ہے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۰

۴۰۔ اپنے برادر (مومن) کے پس پشت وہی بات کہو جو تم کو پسند ہو کہ تمہارے پس پشت تمہارے بارے میں کہی جائے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۷

معصوم ششم

امام چہارم

حضرت سجاد علیہ السلام

اور ان کی چالیس حدیثیں

چھ معصوم  
چوتھے امام  
حضرت سید سجاد علیہ السلام

نام: علیؑ  
مشہور لقب: زین العابدین، سجاد واع،  
پدر: امام حسین واع،  
مادر: شہربانو (یزید جو سوم کی بیٹی)  
تاریخ ولادت: پنجم شعبان، یا ۱۵ جمادی اولیٰ: سن ولادت: ۳۸ ہجری قمری  
تاریخ شہادت: ۲۵ محرم، ۱۲، اور ۱۸، محرم کا بھی قول ہے۔  
سن شہادت: ۹۵ھ  
عمر: ۵۶ سال  
مدفن: مدینہ منورہ، بقیع میں،  
سبب شہادت: ہشام بن عبد الملک نے زہر دلوایا۔  
دوران زندگی: اسکو دو حصوں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔  
۱۔ ۲۲ سال والد بزرگوار کے ساتھ رہے۔  
۲۔ ۳۵ (یا) ۳۶ سال آپ کا دور امامت۔  
باشاہان وقت: یزید سے لیکر ہشام بن عبد الملک (یہ رسوا اموی خلیفہ تھا) تک ۹  
خلیفہ گزرے ہیں۔

## امام زین العابدینؑ کی چالیس حدیثیں

- ۱۔ پاک و منتر ہے وہ ذات جس نے اپنی نعمت کے اقرار کو حمد اور شکر سے عاجزی کے اقرار کو شکر قرار دیا۔  
بخاری ج ۱۸، ص ۱۲۲
- ۲۔ غور و فکر کرو اور جس کے لئے پیدا کئے گئے ہو اس کیلئے عمل کرو کیونکہ خدا نے تم کو بیکار و عبث نہیں پیدا کیا ہے۔  
تحف العقول ص ۲۷۲

- ۳۔ خبردار گنہگاروں کی صحبت نہ اختیار کرو، اور نہ ظالموں کی مدد کرو، اور نہ بدکاروں کا پڑوس اختیار کرو، ان کے فتنوں سے بچو، ان کی قربت سے دور رہو، یہ جان لو کہ جو خاصانِ خدا کی مخالفت کریگا، اور دینِ خدا کے علاوہ کسی اور دین کی پیروی کرے گا، اور اپنے امور میں اپنی رائی کو مستقل سمجھے گا اور ولیِ خدا کی اہمیت نہ دے گا وہ ایسی بھرتی ہوئی آگ میں ڈالا جائیگا جو ان بدنوں کو کھاتی ہے جن پر ان کی بدبختی غالب ہوتی ہے۔ لہذا اے صاحبانِ بصیرت عبرت حاصل کرو۔ اور خدا نے تم کو جو ہدایت بخشی ہے اس پر اسکی حمد کرو۔ اور یہ سمجھ لو کہ خدا کی قدرت سے نکل کر کسی غیر کی قدرت میں نہیں داخل ہو سکتے، اور خدا تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ اور پھر تمہارا حشر بھی اسی کی طرف ہونے والا ہے۔ لہذا موعظوں سے نفع حاصل کرو، اور صالحین کے آداب اختیار کرو۔  
تحف العقول ص ۲۵۴

## اربعون حدیثاً

عن الامام زین العابدین علیہ السلام

۱۔ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْإِعْرَافَ بِالْبِعْمَةِ لَهُ حَمْدًا، سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْإِعْرَافَ بِالْعَجْزِ عَنِ الشُّكْرِ شُكْرًا.  
(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۴۲)

۲۔ تَفَكَّرُوا وَاعْمَلُوا لِمَا خُلِقْتُمْ لَهُ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْكُمْ عَبَثًا.  
(تحف العقول ص ۲۷۴)

۳۔ وَإِيَّاكُمْ وَصُحْبَةَ الْعَاصِينَ، وَمَعُونَةَ الظَّالِمِينَ، وَمُجَاوِرَةَ الْفَاسِقِينَ اخْذَرُوا فِئْتَهُمْ، وَتَبَاعَدُوا مِنْ سَاخَتِهِمْ، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ خَالَفَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَذَانَ بَعْتَرِ دِينِ اللَّهِ، وَاسْتَبَدَّ بِأَمْرِهِ دُونَ أَمْرِ وَلِيِّ اللَّهِ، فِي نَارٍ تَلْتَهُبُ، تَأْكُلُ أْبْدَانًا [ قَدْ غَابَتْ عَنْهَا أَرْوَاحُهَا ] غَلَبَتْ عَلَيْهَا شِقْوَتُهَا [ فَهُمْ مَوْتَى لَا يَجِدُونَ حَرَّ النَّارِ ] فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ وَاحْمَدُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ لَا تَخْرُجُونَ مِنْ قُدْرَةِ اللَّهِ إِلَى غَيْرِ قُدْرَتِهِ وَسَيَرَّ اللَّهُ عَمَلَكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ فَانْقِعُوا بِالْعِظَةِ وَتَأَدَّبُوا بِأَذَابِ الصَّالِحِينَ  
(تحف العقول ص ۲۵۴)

۴۔ فی کتاب لہ الی محمد ابن مسلم الزہری... أَخَذَ عَلَى الْعُلَمَاءِ فِي كِتَابِهِ إِذْ قَالَ لَنْبَيْتُهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْثُمُونَهُ.. وَأَعْلَمَ أَنَّ أَدْنَى مَا كَتَمْتَ وَأَخَفَ مَا اخْتَمَلْتَ أَنْ آتَسْتَ وَخَشَةَ الظَّالِمِ وَسَهَلْتَ لَهُ طَرِيقَ الْغَىِّ بِدُنُوكَ مِنْهُ حِينَ دَنَوْتَ.... أَوْلَيْسَ بِدُعَايِهِ إِيَّاكَ حِينَ دَعَاكَ جَعَلُوكَ قَطْبًا آدَارُوا بِكَ رَحَى مَظَالِمِهِمْ وَجَسْرًا بَعْبُرُونَ عَلَيْكَ إِلَى بِلَايَاهُمْ وَسَلْمًا إِلَى ضَلَالَتِهِمْ ذَاعِيًا إِلَى غَيْبِهِمْ سَالِكًا سَبِيلَهُمْ يُدْخِلُونَ بِكَ الشَّكَّ عَلَى الْعُلَمَاءِ وَيَقْتَادُونَ بِكَ قُلُوبَ الْجُهَالِ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَبْلُغْ أَحْصَى وَزُرَائِهِمْ وَلَا أَقْوَى أَعْوَانِهِمْ إِلَّا دُونَ مَا بَلَّغْتَ مِنْ إِضْلَاحٍ فَسَادِهِمْ وَأَخْتِلَافِ الْخَاصَّةِ وَالْعَامَّةِ إِلَيْهِمْ فَمَا أَقَلَّ مَا أَعْطَوْكَ فِي قَدْرِ مَا أَخَذُوا مِنْكَ وَمَا أَيْسَرُ مَا عَمَّرُوا لَكَ فَكَيْفَ مَا خَرَّبُوا عَلَيْكَ فَانظُرْ لِنَفْسِكَ فَإِنَّهُ لَا يَنْظُرُ لَهَا غَيْرَكَ...

(تحف العقول ص ۲۷۶)

۵۔ مَا مِنْ قَطْرَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَطْرَتَيْنِ: قَطْرَةَ دَمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَطْرَةَ دَمْعَةٍ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ لَا يُرِيدُ بِهَا عَبْدٌ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.  
(بخارج ۱۰۰ ص ۱۰)

۶۔ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ لِلْمُؤْمِنِ: كَمَثُ لِسَانِهِ عَنِ النَّاسِ وَاغْتِيَابِهِمْ، وَإِشْغَالُهُ نَفْسَهُ بِمَا يَنْفَعُهُ لِإِخْرَاجِهِ وَذُنْيَاهُ، وَظُلُوكِ الْبُكَاءِ عَلَى خَطْبَتِهِ.

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۴۔ امام زین العابدینؑ نے محمد بن مسلم زہری کو ایک خط میں (زہری اس زمانہ کے درباری علماء میں سے تھے) تحریر فرمایا: خداوند عالم نے قرآن میں علماء سے عہد و پیمان لیتے ہوئے فرمایا ہے: تم کتاب خدا کو صاف صاف بیان کر دینا اور (خبردار) اس کی کوئی بات چھپانا نہیں (پس ۳۶۔ آل عمران۔ آیت ۱۸۴) پس تم (مجی) جان لو کہ چھپانے کا سب سے آسان طریقہ اور سب سے ہلکا جو جو تمہارے کندھوں پر پڑے گا وہ یہ ہے کہ تمہاری قربت کی وجہ سے ظالموں کی وحشت و انیت سے بدل جائے گی اور گمراہی کا راستہ ان کیلئے آسان ہو جائیگا... کیا ایسا نہیں ہے کہ ظالم حضرت جو تمہاری دعویں کرتے ہیں اس سے ان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ صرف اپنے ظلم و ستم کی چکی کا قطب تم کو قرار دیں؟ اور اپنی سنگری کا پہرہ تمہاری وجہ سے گھمائیں، تم کو اپنی بلاؤں سے بچنے کیلئے ایک پل قرار دیں تاکہ تم ان کی گمراہیوں کی سیر بھی اور مبلغ بنو، وہ اس طرح تم کو اسی راستہ پر لگانا چاہتے ہیں جس پر خود چل رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ذریعہ سچے علماء کو لوگوں کی نظر میں مشکوک بنا دیں اور علوم کے قلوب کو اپنی طرف مائل کر لیں۔ وہ لوگ تم سے جو کام لے لیں گے وہ مخصوص ترین و زیروں اور طاقتور ترین ساتھیوں سے بھی نہیں لے سکتے، تم انکی خراب کاریوں اور فساد کی عیب پوشی کرو گے اور بہ خاص و عام کو دربار میں بھیج بلاؤ گے۔

پس جو چیز وہ تم سے لیں گے وہ کہیں عظیم ہوگی اس چیز کے مقابلہ میں جو وہ تم کو دیں گے اور کتنی بے قیمت ہے وہ چیز جو تمہارے لئے آباد کریں گے بقابلہ اس چیز کے جس کو تمہارا لئے ویران کریں گے لہذا اپنے بارے میں خود سوچو، اسلئے کہ دوسرے تمہارے لئے نہیں سوچے گا

» تحف العقول ص ۲۷۶ «

۵۔ خدا کی بارگاہ میں دو قطروں کے علاوہ کوئی اور قطرہ محبوب نہیں ہے، ۱۔ وہ خون کا قطرہ جو راہ حنا میں گرے، ۲۔ وہ آنسو کا قطرہ جو سزا کی آگ میں گرے۔ «بخارج ۱۰۰ ص ۱۰»

۶۔ تین چیزیں مومن کو نجات دینے والی ہیں، ۱۔ لوگوں کے بارے میں زبان رکھنا غیبت نہ کرنا۔ ۲۔ ایسے کام نہ کرنا جو اسکے لئے دنیا و آخرت میں مفید ہوں، ۳۔ اپنے گناہوں پر پرت رونا۔ (تحف العقول ص ۲۸۲)

۷- ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ فِي كَنْفِ اللَّهِ، وَأَظْلَمَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ وَأَمَنَهُ مِنْ قَرَعِ النَّارِ مَنْ أَعْطَى مِنْ نَفْسِهِ مَا هُوَ سَائِلُهُمْ لِنَفْسِهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يُقَدِّمْ يَدًا وَلَا رِجْلًا حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ قَدَّمَهَا أَوْ فِي مَعْصِيَتِهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يَعْصِ أَخَاهُ يَعْتَبِ حَتَّى يَتَزَكَّ ذَلِكَ الْعَيْبُ مِنْ نَفْسِهِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۱۴۱)

۸- لَا تُعَادِيَنَّ أَحَدًا وَإِنْ ظَنَنْتَ أَنَّهُ لَا يَضُرُّكَ، وَلَا تَزْهَدَنَّ فِي صِدَاقَةِ أَخِي وَإِنْ ظَنَنْتَ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُكَ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۱۶۰)

۹- إِنَّ الْمَعْرِفَةَ وَكَمَالَ دِينِ الْمُسْلِمِ تَزَكُّهُ الْكَلَامُ فِيمَا لَا يَغْنِيهِ، وَقِلَّةُ مِرَانِيهِ، وَجِلْمُهُ، وَصَبْرُهُ، وَحُسْنُ خُلُقِهِ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۰- قِلَّةُ ظَلَبِ الْخَوَائِجِ مِنَ النَّاسِ هُوَ الْغِنَى الْحَاضِرُ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۱- مَجَالِسُ الصَّالِحِينَ دَائِعَةٌ إِلَى الصَّلَاحِ.

(تحف العقول ص ۲۸۳)

۱۲- إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْفَاسِقِ، فَإِنَّهُ بِإِعْطَاكَ بِأَكْثَرِ أَوْ أَقَلِّ مِنْ ذَلِكَ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۷- تین باتیں جس مومن کے اندر ہوں گی وہ خدا کی حمایت میں رہے گا، قیامت میں خدا اس کو اپنے عرش کے زیر سایہ جگہ دیگا اور روز قیامت کے خون سے اس میں رکھے گا (اور وہ بتیں یہ ہیں)۔ ۱- جن چیزوں کی تم لوگوں سے خواہش رکھتے ہو، مثلاً تمہارا احترام کریں، وہی چیز ان کو پیش کرو، ۲- جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس میں خدا کی اطاعت ہے یا معصیت اس وقت تک کسی کام کیلئے نہ ہاتھ بڑھاؤ نہ کوئی اقدام کرو۔ ۳- جب تک اپنے عیب دور نہ کرو دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو۔ ۴- اپنے عیب کی طرف متوجہ رہنا (ایسا مشغلہ ہے کہ) دوسرے کی عیب جوئی سے انسان باز رہتا ہے۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۴۱)

۸- کسی سے دشمنی نہ کرو چاہے تم کو یہ گمان ہو کہ وہ تم کو ضرر نہیں پہنچائے گا، اور کسی کی دوستی نہ کر چاہے تم کو گمان ہو کہ اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۶۰)

۹- معرفت اور دینِ مسلم کا کمال یہ ہے کہ لا یعنی باتوں کو ترک کر دے، بہت کم لڑائی کرے، حلم، صبر، اور حسن خلق کا مالک ہو۔

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۰- لوگوں سے بہت کم ضرورتوں کو طلب کرنا، نقداً (پہی) مالدار ہے۔

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۱- صالح و شائستہ افراد کے ساتھ نشست و برخاست شائستگی کی دعوت دیتی ہے

(تحف العقول ص ۲۸۳)

۱۲- خبردار! بدکردار کی صحبت میں نہ رہنا۔ کیونکہ وہ تم کو ایک لقمہ یا اس سے کم پر بیچ دیگا

(تحف العقول ص ۲۷۹)



۱۳- اِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْاُحْمَقِ فَيَاثُهُ يُرِيدُ اَنْ يَنْفَعَكَ فَبُضْرُكَ

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۴- اِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْبَخِيلِ فَيَاثُهُ يَخْذُلُكَ فِي مَالِهِ اَخْوَجَ مَا تَكُونُ اِلَيْهِ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۵- اِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْكُذَّابِ فَيَاثُهُ بِمَنْزِلَةِ الشَّرَابِ يُقْرَبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيُبْعَدُ لَكَ الْقَرِيبَ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۶- اِنْ سَتَمَكَ رَجُلٌ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ تَحَوَّلَ اِلَى بَسَارِكَ وَاَعْتَدَرَ اِلَيْكَ، فَاقْبَلْ عُذْرَهُ.

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۷- نَظَرُ الْمُؤْمِنِ فِي وَجْهِ اَخِيهِ الْمُؤْمِنِ لِلْمَوَدَّةِ وَالْمَحَبَّةِ لَهُ عِبَادَةٌ.

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۸- اَمَّا حَقُّ جَارِكَ فَحِفْظُهُ غَائِبًا، وَاِكْرَامُهُ شَاهِدًا، وَنَضْرَتُهُ اِذَا كَانَ مَظْلُومًا، وَلَا تَتَّبِعْ لَهُ عَوْرَةً، فَاِنْ عَلِمْتَ عَلَيْهِ سُوءَ سِتْرَتِهِ عَلَيْهِ، وَاِنْ عَلِمْتَ اَنَّهُ يَقْبَلُ نَصِيحَتَكَ نَصِيحَتَهُ فَمَا يَتِيكَ وَيَتِيَهُ، وَلَا تُسَلِّمُهُ عِنْدَ شَدِيدَةٍ، وَتَقْبَلْ عُذْرَتَهُ، وَتَغْفِرْ ذَنْبَهُ، وَتُعَاشِرْهُ مُعَاشِرَةً كَرِيمَةً.

(بخارا الانوار ج ۷ ص ۷۴)

۱۳- بیوقوف شخص کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ جب تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا تو نقصان پہنچا دے گا

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۴- خیر دارانہ کی صحبت سے بچو کیونکہ تمہاری شدید ضرورت کے وقت تم کو اپنے مال سے محروم کر دیگا۔

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۵- جھوٹے کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ سراب کی طرح ہے دو کو تمہارے قریب کرے گا اور تیرے کو دور کرے گا۔

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۶- اگر کوئی تم کو تمہارے دائمی طرف کالی دے پھر بائیں طرف اگر معافی مانگے تو اس کو قبول کر لو۔

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۷- برادر مومن کا برادر مومن کے چہرے کی طرف نظر کرنا مودت ہے اور اس سے محبت کرنا عبادت ہے۔

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۸- ہمسایہ کا حق یہ ہے کہ اس کے غائب ہونے کی صورت میں اس کے آبرو کی حفاظت کرو، اور اس کی موجودگی میں اس کا احترام باقی رکھو، جب وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کرو، اس کی غیبت نہ کرو، اگر اس کی کسی برائی پر مطلع ہو جاؤ تو اس کو چھپا ڈالو، اور اگر تم کو حملو ہو کہ تمہاری نصیحت کو قبول کرے گا تو اس کو اپنے اور اس کے درمیان جو ہے (اس اعتبار سے) نصیحت کرو، سختی کے وقت اس کو تمہارا چھوڑ دو، وبلکہ اس کی مدد کرو، اس کی انتہا کا خیال نہ کرو، اس کی غلطیوں کو معاف کر دو، اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

(بخارا ج ۱ ص ۷۴)

۱۹۔ وَأَعِصْنِي مِنْ أَنْ أَظُنَّ بِذِي خَسَاسَةٍ أَوْ أَظُنَّ بِصَاحِبِ تَرْوَةٍ فَضْلًا  
فَإِنَّ الشَّرِيفَ مَنْ شَرَّفَتْهُ طَاعَتُكَ وَالْعَزِيزَ مَنْ أَعَزَّتْهُ عِبَادَتُكَ.

(الصحيفة السجادية الدعاء: ۳۵)

۲۰۔ وَالْمُؤْمِنُ خَلَقَ عَمَلَهُ بِحِلْمِهِ، يَخْلِسُ لِيَعْلَمَ، وَتَنْصِتُ لِيَسْلَمَ، لَا يُحَدِّثُ  
بِأَلَا مَانَةٍ إِلَّا ضِدْفَاءً، وَلَا يَكْتُمُ الشَّهَادَةَ لِلْبُعْدَاءِ، وَلَا يَعْمَلُ شَيْئًا مِنَ الْحَقِّ  
إِرْتَاءً، وَلَا يَنْزُكُهُ حِيَاءً، إِنْ زَكِيَ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ، وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ،  
وَلَا يَضُرُّهُ جَهْلُ مَنْ جَهَلَهُ.

(تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۱۔ أَمَا حَقُّ ذِي الْمَعْرُوفِ عَلَيْكَ: فَإِنَّ تَشْكُرَهُ، وَتَذَكَّرَ مَعْرُوفَهُ، وَتَنْشُرَ لَهُ  
الْمَقَالَةَ الْحَسَنَةَ، وَتُخْلِصَ لَهُ الدُّعَاءَ فِيمَا يَبْتَغِيكَ وَتَبَيَّنَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ، فَإِنَّكَ إِذَا  
فَعَلْتَ ذَلِكَ كُنْتَ قَدْ شَكَرْتَهُ سِرًّا وَعَمَلَانِيَّةً، ثُمَّ إِنْ أَمَكَنْتَ مُكَافَأَتَهُ بِالْفِعْلِ  
كَافَأَتَهُ، وَإِلَّا كُنْتَ مُرْصِدًا لَهُ، مُوَلِّئًا نَفْسَكَ عَلَيْهَا.

(تحف العقول ص ۲۶۵)

۲۲۔ إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَى اللَّهِ أَحْسَنُكُمْ عَمَلًا، وَإِنَّ أَعْظَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَمَلًا  
أَعْظَمُكُمْ فِيمَا عِنْدَ اللَّهِ رَغْبَةً، وَإِنَّ أَنْجَاكُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ أَشَدُّكُمْ خَشْيَةً  
لِلَّهِ، وَإِنَّ أَفْرَكَكُمْ مِنَ اللَّهِ أَوْسَعُكُمْ خُلُقًا، وَإِنَّ أَرْضَاكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَسْبَغُكُمْ  
عَلَى عِبَالِهِ، وَإِنَّ أَكْرَمَكُمْ عَلَى اللَّهِ أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ.

(تحف العقول ص ۲۷۶)

۱۹۔ خداوند مجھے اس (نفرش) سے محفوظ رکھے کہ میں فقیر کیلئے یہ خیال کروں وہ بہت  
ہو ذلیل ہے اور مالدار کیلئے خیال کروں کہ وہ برتر (و بلند مقام والا) ہے کیونکہ شریف  
تو وہ ہے جس کو تیری اطاعت شرف بخشنے، اور صاحب عزت وہ ہے جسکو تیری  
عبادت عزت عطا کرے۔

صحیفہ سجادیہ، دعا ۳۵

۲۰۔ مومن کو کئی خصوصیات یہ ہیں کہ، اسکا عمل حلم سے مخلوط ہوتا ہے، وہ (ایسی جگہ)  
بیٹھا ہے جہاں سیکھے، خاموش رہتا ہے تاکہ سالم رہے جو بات بطور امانت اسکو بتائی جائے  
وہ دوستوں پر بھی ظاہر نہیں کرتا، غیروں کی گواہی بھی نہیں چھپاتا، کسی کام کو بطور ریاکاری انجام  
نہیں دیتا، اور نہ شرم کی وجہ سے اسکو چھوڑ دیتا ہے، اگر اس کی تعریف کی جائے تو تعریف  
کرنے والوں کی گفتگو سے ڈرتا ہے (کہ کہیں مجھے غرور نہ پیدا ہو جائے) اور جن گناہوں کے  
بارے میں کسی کو خبر نہیں ہوتی ان سے استغفار کرتا ہے۔ جاہلوں کی نادانی اسکو کوئی ضرر نہیں  
پہنچا سکتی۔

تحف العقول ص ۲۸۰

۲۱۔ احسان کرنے والے کا حق یہ ہے کہ، ۱۔ اس کا شکر یہ ادا کرو ۲۔ اس کے احسان کا ذکر کرو  
۳۔ اسے بارے میں چھپی باتیں پھیلاؤ، ۴۔ تمہارے اور خدا کے درمیان جو ہے اس کے واسطے سے  
خدا سے اس کیلئے دعا کرو، اور گواہی کرو یا تو نہاں وعیاں میں تم نے اس کی قدر دانی کی۔ اس کے  
بعد اگر ہو سکے تو عملاً اس کے محبت کا جبران کرو، ورنہ اسکا انتظار میں رہو اور اپنے نفس کو اس پر  
آمادہ رکھو۔

تحف العقول ص ۲۶۵

۲۲۔ تم میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جس کا عمل سب سے اچھا ہو، اور خدا  
کے نزدیک از روئے عمل تم میں سب سے زیادہ عظیم وہ ہے جس کا جزائے الہی پر اشتیاق زیادہ ہو، اور  
سب سے زیادہ عذاب الہی سے نجات پانے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہو اور جو  
سب سے زیادہ باخلاق ہے وہی سب سے زیادہ خدا سے قریب ہے۔ اور تم میں سب سے  
زیادہ خدا کو راضی رکھنے والا وہ ہے جو اپنے عمیال پر سب سے زیادہ کشائش عطا کرے، اور خدا  
کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محترم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

تحف العقول، ص ۲۷۶

۲۳- تَوَيْتَلَّمُ النَّاسُ مَا فِي ظَلَبِ الْعِلْمِ لَطَلْبُوهُ وَلَوْ سَفِكَ الْمُهْجِ وَخَوَّضِ  
الْحُجِجِ. (بخارا انوار ج ۱ ص ۱۸۵)

۲۴- وَرَأَى عَلِيًّا قَدْ بَرَى فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ يَهْتَوِكَ الظُّهُورُ مِنَ الذُّنُوبِ، إِنَّ  
اللَّهَ قَدْ ذَكَرَكَ فَادْكُرْهُ وَأَقَالَكَ فَاشْكُرْهُ. (تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۵- إِنْقُتُوا الْكَذِبَ الصَّغِيرَ مِنْهُ وَالْكَبِيرَ فِي كَلِّ جِدَةٍ وَهَزَلٍ.

(تحف العقول ص ۲۷۸)

۲۶- وَالذُّنُوبُ الَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ: سُوءُ الْيَتِيَّةِ، وَخُبْثُ السَّرِيرَةِ، وَالتَّفَاقُ مَعَ  
الْإِخْوَانِ، وَتَرْكُ التَّضَدِيقِ بِالْإِجَابَةِ، وَتَأْخِيرُ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ حَتَّى  
تَذَهَبَ أَوْقَاتُهَا، وَتَرْكُ التَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْبِرِّ وَالصَّدَقَةِ، وَاسْتِعْمَالُ  
الْبِدَائِ وَالْفُحْشِ فِي الْقَوْلِ. (معانی الاخبار ص ۲۷۱)

۲۷- قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ؟  
قَالَ (ع): أَصْبَحْتُ مَطْلُوبًا بِثَمَانِي خِصَالٍ؛ اللَّهُ تَعَالَى يَطْلُبُنِي بِالْفَرَائِضِ،  
وَالنَّبِيُّ (ص) بِالسُّنَنِ، وَالْعِبَادُ بِالسُّوْتِ، وَالنَّفْسُ بِالشَّهْوَةِ، وَالشَّيْطَانُ  
بِالْمَغْصَبَةِ، وَالْحَافِظَانِ بِصِدْقِ الْعَمَلِ، وَمَلَكَ الْمَوْتِ بِالرُّوحِ، وَالْقَبْرُ  
بِالْجَسَدِ، فَأَنَا بَيْنَ هَذِهِ الْخِصَالِ مَطْلُوبٌ. (بخارج ۷۶ ص ۱۵)

۲۳- اگر لوگوں کو تپہ چل جائے کہ طلب علم میں کیا فوائد ہیں تو خون بہا کر، اور دریا کے موجوں  
میں گھس کر بھی حاصل کرتے۔

بخارج ۱، ص ۱۸۵

۲۴- امام چہارم نے ایک بیمار کو شفا یافتہ پا کر فرمایا: گناہوں سے (بیماری سے) نجات پانے  
پر تجھ کو مبارک ہو، خدا نے تجھ کو یاد رکھا، پس تو بھی اس کا ذکر کر، اور تیرے گناہوں کو ختم کر دیا  
لہذا اس کا شکر ادا کر۔

(تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۵- گناہ سے بچو چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، شوخی میں ہو یا واقعی طور سے ہو۔

تحف العقول ص ۲۷۸

۲۶- جو چیزیں دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی سبب بنتی ہیں ان میں سے یہ (بھی) ہیں،

۱- بدیتی، ۲- خبث باطنی، ۳- برادران دینی کے ساتھ منافقت، ۴- قبولیت دعا پر  
اعتقاد نہ رکھنا، ۵- واجب نمازوں کو ان کے وقت پر نہ پڑھنا اور ان میں اتنی تاخیر کرنا کہ ان  
کا وقت ہی گزر جائے۔ ۶- صدقہ و احسان نہ کر کے تقرب الی اللہ کو چھوڑ دینا، ۷- فحش باتیں  
کرنا اور رفتار میں برائی پیدا کر لینا۔

معانی الاخبار، ص ۲۷۱

۲۷- امام زین العابدینؑ سے کہا گیا: مولا آپ کی صبح کیسی ہوتی؟ ارشاد فرمایا: اس عالم میں

میں نے صبح کی کہ مجھ سے آٹھ چیزوں کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ ۱- خدا و اجبات کا مطالبہ کر رہا تھا

۲- رسول خداؐ سنت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ۳- ہاں بچے قوت (لا ایوت) کا مطالبہ کر رہے تھے،

۴- نفس شہوت کا تقاضا کر رہا تھا، ۵- شیطان موصیت پر آمادہ کر رہا تھا، ۶- کرنا کا تین

(رقیب و عتید) درست عمل کا مطالبہ کر رہے تھے، ۷- ملک الموت موت کا مطالبہ کر رہا تھا

۸- قبر جسم کا مطالبہ کر رہی تھی۔ پس میں ان سب کا مطلوب تھا۔

بخارج ۷۶، ص ۱۵

۲۸۔ مَنْ أَشْفَقَ مِنَ التَّارِبِ بَادَرَ بِالتَّوْبَةِ إِلَى اللَّهِ مِنْ ذُنُوبِهِ، وَرَاجَعَ عَنِ الْمَحَارِمِ.  
(تحف العقول ص ۲۸۱)

۲۹۔ إِيَّاكَ وَالْإِنْتِهَاجَ بِالدَّنْبِ فَإِنَّ الْإِنْتِهَاجَ بِهِ أَعْظَمُ مِنْ رُكُوبِهِ.  
(بحار الأنوار ج ۷۸ ص ۱۵۹)

۳۰۔ اَلذُّنُوبُ الَّتِي تُغَيِّرُ النَّعَمَ: اَلْبَغْيُ عَلَى النَّاسِ، وَالزَّوَالُ عَنِ الْعَادَةِ فِي الْخَيْرِ  
وَاضْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ، وَكُفْرَانِ النَّعْمِ، وَتَرْكِ الشُّكْرِ.  
(معانی الاخبار ص ۲۷۰)

۳۱۔ لَا تَمْتَنِعْ مِنْ تَرْكِ الْقَبِيحِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ عَرِفْتَ بِهِ.  
(بحار الأنوار ج ۷۸ ص ۱۶۱)

۳۲۔ مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ تَعَدَّ مَعْرِفَتَهُ مِنْ عَقَبَةِ بَطْنٍ وَفَرَجٍ.  
(تحف العقول ص ۲۸۲)

۳۳۔ كَمْ مِنْ مَفْتُونٍ بِحُسْنِ الْقَوْلِ فِيهِ، وَكَمْ مِنْ مَغْرُورٍ بِحُسْنِ السَّرِّ عَلَيْهِ، وَكَمْ مِنْ  
مُسْتَدْرِجٍ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ.  
(تحف العقول ص ۲۸۱)

۳۴۔ مَنْ كَرَمَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ هَانَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا.  
(تحف العقول ص ۲۷۸)

۲۸۔ جو آتش جہنم سے ڈرے گا وہ خدا سے اپنے گناہوں کے بارے میں جلد توبہ کرے گا اور  
حرام کاموں کے ارتکاب سے بچے گا  
(تحف العقول، ص ۲۸۱)

۲۹۔ خبردار گناہوں پر خوش نہ ہونا کیونکہ گناہوں پر خوش ہونا گناہ کرنے سے زیادہ عظیم ہے  
(بحار، ج ۷۸، ص ۱۵۹)

۳۰۔ جو گناہ نعمتوں کو بدل (متغیر) دیتے ہیں ان میں سے یہ (بھی) ہیں، ۱۔ لوگوں پر  
ظلم کرنا، ۲۔ اچھی عادت کو چھوڑ دینا، ۳۔ نیک پروگرام کو ترک کر دینا، ۴۔ کفرانِ نعمت  
کرنا، ۵۔ شکر نہ کرنا۔  
» معانی الاخبار، ص ۲۷۰ «

۳۱۔ برائی کے چھوڑنے میں کوئی تامل نہ کرو چاہے اس سے جتنا بھی آشنا ہو چکے ہو۔  
(بحار، ج ۷۸، ص ۱۶۱)

۳۲۔ خدا کی معرفت کے بعد شکم و شرنگاہ کی عفت سے زیادہ کوئی چیز خدا کے نزدیک محبوب  
نہیں ہے۔  
» تحف العقول ص ۲۸۲ «

۳۳۔ کتنے ایسے لوگ ہیں جو ان کے، ان کے تعریف سے دھوکہ کھا جاتے ہیں، اور کتنے  
ایسے لوگ ہیں جو خدا کی اچھی پردہ پوشی کی وجہ سے مغرور ہو جاتے ہیں، اور کتنے ایسے لوگ ہیں  
جو خدا کے لطف و کرم کی وجہ سے فاضل ہو جاتے ہیں۔  
» تحف العقول ص ۲۸۱ «

۳۴۔ جسکے نزدیک اس کا نفس محترم ہوگا۔ اس کی نظر میں دنیا حقیر و ذلیل ہو جائے گی۔  
(تحف العقول، ص ۲۷۸)

۳۵- خَيْرُ مَفَاتِيحِ الْأُمُورِ الصِّدْقُ، وَخَيْرُ خَوَاتِيمِهَا الْوَفَاءُ.

(بخارج ۷۸ ص ۱۶۱)

۳۶- الرِّضَا بِمَكْرُوهِ الْقَضَاءِ أَزْفَعُ دَرَجَاتِ الْبَقِيَّةِ

(بخارج الانوار ج ۷۸ ص ۱۳۵)

۳۷- قِيلَ لَهُ: مَنْ أَعْظَمُ النَّاسِ خَطَرًا؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يَرَ الدُّنْيَا خَطَرًا

لِنَفْسِهِ

(بخارج الانوار ج ۷۸ ص ۱۳۵)

۳۸- آيُهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ فَتَجِدْ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ شَيْءٍ مُخَضَّرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْتَهَا وَبَيْتَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ، وَنَحَكَ يَابْنَ آدَمَ الْغَافِلِ وَلَيْسَ مَغْفُولًا عَنْهُ إِنْ أَجَلَكَ أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَيْكَ قَدْ أَقْبَلَ نَحْوَكَ حَسِبًا يَطْلُبُكَ وَيُوشِكُ أَنْ يَدْرِكَكَ فَكَانَ قَدْ أَوْفَيْتَ أَجَلَكَ وَقَدْ قَبِضَ الْمَلَكُ رُوحَكَ وَصَيَّرْتَ إِلَى قَبْرِكَ وَحِيدًا، فَزِدْ إِلَيْكَ رُوحَكَ، وَافْتَحْ عَمَلِكَ مَلَكًا مُنْكَرًا وَنَكِيرًا لِمَسَاءِ لَيْلِكَ وَشَدِيدِ امْتِحَانِكَ، إِلَّا وَإِنَّ أَوَّلَ مَا يَسْأَلُ لَانَكَ عَنْ رَبِّكَ، الَّذِي كُنْتَ تَعْبُدُهُ، وَعَنْ نَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكَ، وَعَنْ دِينِكَ الَّذِي كُنْتَ تَدِينُ بِهِ، وَعَنْ كِتَابِكَ الَّذِي كُنْتَ تَتْلُوهُ، وَعَنْ إِمَامِكَ الَّذِي كُنْتَ تَتَوَلَّاهُ، وَعَنْ عَمَلِكَ فِيمَا أَفْتَيْتَ، وَعَنْ مَالِكَ مِنْ آيِنِ اكْتَسَبْتَهُ، وَفِيمَا أَنْفَقْتَهُ.

(تحف العقول ص ۲۴۹)

۲۵- سچائی بہترین کلید امور ہے، اور وفاداری تمام امور کا بہترین خاتمہ ہے۔

» بخارج ۷۸ ص ۱۶۱ «

۳۶- نافرمانی و مقدرات پر راضی رہنا یقین کا سب سے بلند درجہ ہے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۶۱ «

۳۷- حضرت سجادؑ سے پوچھا گیا: سب سے زیادہ کس کو خطرہ ہے؟ حضرت نے فرمایا جس نے اپنے لئے دنیا کو خطرہ نہ سمجھا۔

بخارج ۷۸ ص ۱۳۵ «

۳۸- گو تو تقوائے الہی اختیار کرو اور یہ جان لو کہ تمہاری (اسی کی طرف بازگشت ہے۔ اور (اس دن) ہر شخص اپنے عمل خیر کو سوتوپائے گا۔ اور برے عمل کیلئے خواہش کرے گا کاش

میرے اور اس برے عمل کے درمیان ایک طویل فاصلہ ہوتا، خذ تم کو اپنے سے خوف دلاتا ہے۔

اے آدم کی غافل اولاد! تجھ پر ولے ہو (تو تو غافل ہے) مگر وہ دنیا کی بیدار سگھیں «

تجھ سے غافل نہیں ہیں۔ موت سب سے زیادہ تیز تیری طرف آنے والی ہے۔ بڑی جلدی

میں تجھ کو تلاش کرتی ہوئی آ رہی ہے اور قریب ہے کہ تجھے آئے۔ اس وقت تیری عمر کا پیمانہ بربندی

ہو چکا ہوگا، فلک تیری روح نکال چکا ہوگا اور تو تنہا اپنی قبر میں ہوگا۔ پھر تیری روح واپس کی

جائے گی اور منکر و نکیر دو فرشتے تیرے پاس سخت امتحان کیلئے آئیں گے اور سوال کرنے لگیں

گے۔ آگاہ ہو جاؤ سب سے پہلے تجھ سے تیرے خدا کے بارے میں جس کی تو عبادت کرتا تھا پوچھا

جائے گا۔ اس کے بعد اس نبی کے بارے میں سوال کیا جائیگا جسکو تیری طرف بھیجا گیا ہے۔ اور اس

دین کے بارے میں پوچھا جائیگا جس دین پر تم تھے۔ اور اس کتاب کے بارے میں پوچھا جائے گا جس کی

تم تلاوت کرتے تھے اور اس امام کے بارے میں سوال کیا جائیگا جس کی ولایت کے قائل تھے اور عمر کے

بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس میں فنا کیا، اور مال کے بارے میں سوال ہوگا، کہاں سے حاصل

کیا اور کہاں خرچ کیا۔

» تحف العقول ص ۲۴۹ «

۳۹۔ فَحَقُّ اِمْتِكَ اِنْ تَعَلَّمَ اَنْهَا حَمَلْتِكَ حَيْثُ لَا يَحْمِلُ اَحَدٌ اَحَدًا، وَاَطَعَمْتِكَ مِنْ تَمْرَةٍ قَلْبِهَا مَا لَا يُطْعِمُ اَحَدٌ اَحَدًا، وَاَنْهَا وَقَتَكَ بِسَمْعِهَا، وَنَصْرَهَا، وَبِدْيَهَا، وَرَجْلَيْهَا وَسَعْرَهَا، وَتَشْرِيهَا وَجَمِيعَ جَوَارِحِهَا مُسْتَبْشِرَةً بِذَلِكَ، فَرِحَتْ، مُوَابِلَةً مُحْتَمِلَةً لِمَا فِيهِ مَكْرُوهُهَا وَالْمُهْمَا وَنَقْلَهَا وَعَمَّهَا حَتَّى دَفَعَتْهَا عَنْكَ بَدَ الْفُدْرَةِ وَاخْرَجَتْكَ اِلَى الْاَرْضِ، فَرَضِيَتْ اَنْ تَشْبَعَ وَتَجُوعَ هِيَ، وَتَكْسُوكَ وَتَعْرَى، وَتَرْوِيكَ وَتَقْتُلَا، وَتُظَلِّكَ وَتَضْحَى، وَتُعْتَمَكَ بِبُوسِهَا، وَتَلِدُ ذَكَ بِالنُّوْمِ بِاَرْقِهَا، وَكَانَ بَطْنُهَا لَكَ وِعَاءً، وَجَجْرُهَا لَكَ حَوَاءً وَتَذِيْبُهَا لَكَ سِقَاءً وَنَفْسُهَا لَكَ وِقَاءً، تَبَايَسُ حَرَّ الدُّنْيَا وَتَزِدُّهَا لَكَ وَدُونَكَ، فَتَشْكُرُهَا عَلٰى قَدْرِ ذَلِكِ، وَلَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ وَتَوْفِيقِهِ

(تحف العقول ص ۲۶۳)

۴۰۔ فَخُذْ حِذْرَكَ، وَاَنْظُرْ لِنَفْسِكَ، وَاَعِدَّ الْجَوَابَ قَبْلَ الْاِمْتِحَانِ، وَالْمُسَاءَلَةِ وَالِاخْتِيَارِ، فَاِنْ تَكَ مُؤْمِنًا عَارِفًا بِدِينِكَ، مُتَّبِعًا لِلصَّادِقِينَ، مُوَالِيًا لِوُلِيَاءِ اللّٰهِ لَقَاكَ اللّٰهُ حُجَّتَكَ وَاَنْطَقَ لِسَانَكَ بِالصَّوَابِ فَاَحْسَنْتَ الْجَوَابَ وَبُشِّرْتَ بِالْجَنَّةِ وَالرِّضْوَانِ مِنَ اللّٰهِ، وَاَسْتَقْبَلْتِكَ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوْحِ وَالرِّيحَانِ، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ كَذَلِكَ تَلْجِعُ لِسَانَكَ، وَدَخَصَتْ حُجَّتَكَ وَعَيِيَتْ عَنِ الْجَوَابِ وَبُشِّرْتَ بِالنَّارِ، وَاَسْتَقْبَلْتِكَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِنَزْلِ مِنْ حَمِيمٍ وَتَضْلِيَةِ جَحِيمٍ

(تحف العقول ص ۲۴۹ - ۲۵۰)

۳۹۔ تمہارے اوپر تمہاری ماں کا یہ حق ہے کہ تم یہ جان لو کہ تم کو ایسی جگہ اٹھایا جہاں کوئی کسی کو اٹھا نہیں سکتا، اور اپنا میوہ دل تم کو کھلایا جو کوئی کسی کو کھلا نہیں سکتا ہے۔ اس نے بڑی خوشی و مسرت سے اپنی آنکھوں، کانوں، ہاتھوں، پیروں، بال و کھال و تمام اعضاء جوارح کو تیرے لئے ڈھال بنایا، اور تمام رنج و غم و الم و سنگینی و ناپسندیدگی کو اس وقت تک برداشت کیا جب تک دست قدرت نے تجھے رحم مادر سے نکال کر زمین تک نہ پہنچا دیا۔ وہ اس بات پر خوش تھی کہ تو شکم سیر رہے چاہے وہ بھونکی ہو، تجھ کو لباس پہنائے چاہے خود برہنہ ہو، تجھ کو سیراب کرے چاہے خود پیا سی رہے، تجھ پر سایہ کرے چاہے خود دھوپ میں رہے، تجھ کو ناز و نعم میں رکھے چاہے خود سختی برداشت کرے، خود بیدار رہے کہ تجھے خواب نوشین کا مزہ عطا کرے، اس کا پیٹ تیرے وجود کیلئے لطف تھا، اس کی گود تیرے لئے محل نوازی تھی، اس کے پستان تیرے لئے ذریعہ سیرابی تھے اور اس کی ذات تیرے لئے باعث حفاظت تھی، دنیا کا سرد گرم تیرے لئے برداشت کرتی تھی لہذا تو بھی اسی قدر اس کا شکر کیجیے ادا کر، مگر تو اس پر خدا کی مدد و توفیق کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ (تحف العقول ص ۲۶۳)

۴۰۔ اپنے دفاع کا ذریعہ فراہم کرو، اپنے بارے میں غور کرو، امتحان و اختیار اور سوال سے پہلے جواب کیلئے آمادہ و تیار ہو جاؤ، اگر تم مؤمن اور اپنے دین کے عارف، اور صادقین کے پیروں و خاصاً خدا کے چاہنے والے ہو تو خدا (عالم قبریں) سوال کے وقت اپنی جت تم کو سکھادے گا اور تمہاری زبان پر صحیح جواب جاری ہو جائے گا اور تم عمدہ جواب دیدو گے اور خدا کی طرف سے تم کو جنت اور رضائے الہی کی بشارت دیدی جائے گی اور ملائکہ خوشی و خرمی کے ساتھ تیرا استقبال کریں گے۔ لیکن اگر تم ایسے نہ ہوئے تو تمہاری زبان لکنت کرے گی، تمہاری دلیل باطل ہو جائے گی، تم جو آ سے عاجز رہو گے، اور تم کو دوزخ کی اطلاع دیدی جائے گی اور عذاب کے ملائکہ گرم پانی اور القائے دوزخ کے ساتھ تمہارا استقبال کریں گے۔ (تحف العقول ص ۲۴۹ - ۲۵۰)

## معصوم ہفتم

## امام نجم، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

## اور آپ کی چالیس حدیثیں

## معصوم ہفتم

## امام نجم، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

نام: --- محمد بن علیؑ

لقب: --- باقرؑ

کنیت: --- ابو جعفر --- باپ: --- امام زین العابدین (ع)  
 ماں: --- فاطمہ بنت امام حسنؑ، دو اس طرح آپ ماں باپ دونوں کی طرف سے  
 علوی و شہمی تھے،

تاریخ ولادت: --- یکم رجب، بقولے سوم رجب،

محل ولادت: --- مدینہ منورہ

سن ولادت: --- ۵۷ ہجری.

تاریخ شہادت: --- ۷ ذی الحجہ --- روز شہادت: --- دو شنبہ -

سن شہادت: --- ۱۱۳ ہجری ق، --- جائے شہادت: --- مدینہ منورہ -

مدفن: --- بقیع مدینہ منورہ --- عمر: --- ۵۷ سال -

سبب شہادت: --- ہشام بن عبدالملک کے حکم سے زہر دیا گیا -

دوران عمر: --- اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے - اسی سال ۶ ماہ دس دن اپنے

جد امام حسینؑ کے ساتھ رہے - ۲ - ۳۴ سال ۱۵ دن اپنے باپ امام زین العابدینؑ کے ساتھ رہے -

۳ - ۱۹ سال دس ماہ بارہ دن آپ کی امامت تھی - اس زمانہ میں چونکہ بنی امیہ اور بنی عباس برسرِ پیکار

تھے - اس لئے امام محمد باقرؑ نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا بہت سے شاگردوں کی تربیت فرمائی -

تشیع کو پھیلا یا اور اسے استحکام بخشا، اور فرنگی انقلاب پیدا کیا -

## امام محمد باقرؑ کی چالیس حدیں

۱۔ جو ظالم بادشاہ کے پاس جا کر اس کو تقویٰ کا حکم دے خوف خدا دلائے، اس کو نصیحت کرے، اس کو حین و اس کا اجر ملے گا اور ان کے اعمال کے مثل جزا ملے گی۔ (بخاری، ج ۵، ص ۲۷۵)

۲۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ۱۔ نماز قائم کرنا، ۲۔ زکوٰۃ دینا، ۳۔ حج کرنا، ۴۔ ۱۰ روزہ رمضان کا روزہ رکھنا، ۵۔ ہم اہلسنت کی محبت، پہلی چار چیزوں کے بارے میں (بعض مقام پر) ترک کی اجازت دی گئی ہے، لیکن ہماری محبت کے بارے میں (کہیں بھی) ترک کی اجازت نہیں ہے (مثلاً) جس کے پاس مال نہیں ہے اس پر زکوٰۃ بھی نہیں ہے اور نہ اس پر حج ہے۔ اور جو رمضان ہے وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، رمضان کے روزے چھوڑ سکتا ہے، لیکن ہماری محبت سب پر واجب ہے چاہے صحیح و سالم ہو یا مریض ہو، غریب ہو یا مالدار ہو۔

« وسائل الشیوخ ۱، ص ۱۲ »

۳۔ خداوند عالم نے حضرت شعیب پر وحی فرمائی: میں تمہاری قوم کے ایک لاکھ آدمیوں پر عذاب کروں گا۔ چالیس ہزار برے لوگوں پر اور ساٹھ ہزار اچھے لوگوں پر!

جناب شعیب نے عرض کیا: پالنے والے چالیس ہزار تو واقعی اپنی برائی کی وجہ سے مستحق عذاب ہیں مگر یہ ساٹھ ہزار جو نیک ہیں ان پر کیوں عذاب ہوگا؟

خداوند عالم نے جناب شعیب پر وحی فرمائی، اس نے کہ نیک لوگ ان برے لوگوں کے بارے میں سستی برتتے تھے، میرے غضبناک ہونے کے باوجود ان سے ناراض نہیں ہوئے (بلکہ ان سے میل محبت رکھتے تھے، اپنی ازمنگی نہیں کرتے تھے)

« مشکوٰۃ الانوار، ص ۵۱ »

## اربعون حدیثاً

عن الامام محمد الباقر علیہ السلام

۱۔ مَنْ مَشَى إِلَى سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَأَمَرَهُ بِتَقْوَى اللَّهِ وَخَوَفَهُ وَوَعظَهُ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الثَّقَلَيْنِ مِنَ الْحَيِّ وَالْإِنْسِ وَمِثْلُ أَعْمَالِهِمْ. (بخاری الانوار ج ۷ ص ۳۷۵)

۲۔ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِتْيَانِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالْوَلَايَةِ لَنَا أَهْلِ الْبَيْتِ، فَجُعِلَ فِي أَرْبَعٍ مِنْهَا رُخْصَةٌ، وَلَمْ يُجْعَلْ فِي الْوَلَايَةِ رُخْصَةٌ، مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَجٌّ، وَمَنْ كَانَ مَرِيضاً صَلَّى قَاعِداً، وَأَفْطَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَالْوَلَايَةَ صَاحِباً كَانَ أَوْ مَرِيضاً أَوْ ذَا مَالٍ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَهِيَ لِأَرْبَعَةٍ. (وسائل الشیوخ ج ۱ ص ۱۴)

۳۔ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ شَعْبَتَ إِنِّي مُعَذِّبُ مِنْ قَوْمِكَ مِئَةَ أَلْفٍ: أَرْبَعِينَ أَلْفًا مِنْ شِرَارِهِمْ وَسِتِّينَ أَلْفًا مِنْ خِيَارِهِمْ، فَقَالَ: يَا رَبِّ هُوَ لَأَيُّ الْأَشْرَارِ قَمَا بَأُ الْخِيَارِ؟ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ: ذَاهِنُوا أَهْلَ الْمُعَاصِي قَلِمَ بَغَضُوا لِبَغْضِي.

(مشکوٰۃ الانوار ص ۵۱)



۴- ذِوَةُ الْأُمْرِ وَسَنَامُهُ، وَمَفْتَاخُهُ، وَبَابُ الْأَشْيَاءِ، وَرَضَى الرَّحْمَنُ، الطَّاعَةَ لِإِمَامٍ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ، أَمَا لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَامَ لَيْلَهُ وَصَامَ نَهَارَهُ، وَتَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَالِهِ وَحَجَّ جَمِيعَ ذَهْرِهِ، وَلَمْ يَعْرِفْ وِلَايَةَ وَلِيِّ اللَّهِ فَبُيُوتِهِ وَيَكُونُ جَمِيعُ أَعْمَالِهِ بِدَلَالَتِهِ إِلَيْهِ مَا كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ حَقٌّ فِي ثَوَابِهِ وَلَا كَانَ مِنَ أَهْلِ الْإِيمَانِ.

(وسائل الشيعة ج ۱ ص ۹۱)

۵- وَاعْلَمْ بِأَنَّكَ لَا تَكُونُ لَنَا وَلِيًّا حَتَّى تَوَاجِعَ عَلَيْكَ أَهْلُ مِصْرِكَ وَقَالُوا: إِنَّكَ رَجُلٌ سَوِيءٌ لَمْ يَخْرُتْكَ ذَلِكَ، وَلَوْ قَالُوا: إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ لَمْ يَسْرَكَ ذَلِكَ وَلَكِنْ اغْرِضْ نَفْسَكَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كُنْتَ سَالِكًا سَبِيلَهُ زَاهِدًا فِي تَرْهِيْبِهِ رَاغِبًا فِي تَرْغِيْبِهِ خَائِفًا مِنْ تَخْوِيْفِهِ قَائِبًا وَأَبْشِرْ، فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ مَا قِيلَ فِيكَ.

(تحف العقول ص ۲۸۴)

۶- عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ: أَلَا أَخْبِرُكَ بِالْإِسْلَامِ أَضْلِيهِ وَقَرَعِهِ وَذِرْوَةَ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ. قَالَ: أَمَا أَضْلُهُ قَالِصَلَاةٌ وَفَرْغَةُ الزَّكَاةِ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخْبِرْتُكَ بِأَبْوَابِ الْخَيْرِ قُلْتُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ. قَالَ: الصَّوْمُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ، وَالصَّدَقَةُ تَذْهَبُ بِالْخَطِيئَةِ، وَقِيَامُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يَذْكُرُ اللَّهَ.

(اصول الكافي ج ۲ ص ۲۳)

۴- امام کی معرفت کے بعد اس کی اطاعت ہی بالاترین مقام، اور اعلیٰ ترین جگہ، دین کی کلید، شئون زندگی کا دروازہ، اور خوشنودی الہی (کاسب) ہے (یاد رکھو) اگر کوئی شخص (ہمیشہ) دنوں کو روزہ رکھتا رہے، راتوں کو عبادت میں بسر کرتا رہے، اپنے تمام مال کو (راہ خدا میں) صدقہ کر دے، زندگی بھر حج کرتا رہے، اور ولی خدا کی امامت و ولایت کو نہ چھینتا ہو کہ اس سے اپنے روابط کو برقرار رکھتا ہو اور تمام اعمال اس کی ہدایت کے مطابق انجام دیتا ہو تو ایسے شخص کو نہ خدا کی طرف سے کوئی ثواب ملے گا اور نہ وہ اہل ایمان سے ہوگا۔

« وسائل الشیعة، ج ۱، ص ۹۱ »

۵- یہ جان لو کہ تم ہمارے دوست و مددگار اس وقت تک نہیں ہو سکتے (جب تک تم میں یہ صفت نہ پیدا ہو جائے کہ) چاہے تمہارے پورے شہر والے مل کر تم کو کہیں کہ تم بہت برے آدمی ہو تو تم کو اس سے کوئی تکلیف نہ ہو اور (اسی طرح) اگر سب مل کر کہیں کہ تم بہت اچھے آدمی ہو تو اس سے تم کو کوئی خوشی نہ ہو۔ بلکہ تم اپنی ذات کو قرآن پیش کر لو اگر تم قرآن کے راستے کے مالک ہو اور قرآن نے جس سے زہکے کو کہا ہے اس سے زاہد ہو۔ ترغیبات قرآن میں راعب ہو، قرآن کی ڈرائی ہوئی چیزوں سے ڈرتے ہو تو اسی پر ثابت قدم رہو اور تم کو بشارت ہو کہ لوگ تمہارے بارے میں چاہے جو کہتے ہوں اس سے تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

« تحف العقول ص ۲۸۴ »

۶- سلیمان بن خالد سے منقول ہے کہ امام محمد باقر نے فرمایا: کیا تم نہیں چاہتے کہ اسلام کی اصل و فرع اور اس کی سب سے بلند کی کو بیان کروں؟ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں ضرور بیان فرمائیے! فرمایا: اسلام کی اصل نماز، اس کی فرع زکات اور اس کے کوہان کنی بلندی جہاد ہے، اسکے بعد فرمایا: اگر تم چاہو تو بخیر کے ابواب بھی بیان کر دوں۔ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں ضرور فرمائیے، فرمایا: روزے دوزخ سے پسیر ہے، صدقہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اسی طرح، آدھی رات کو اٹھ کر ذکر خدا کرنا (بھی) گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ « اصل کافی، ج ۲، ص ۲۳ »

۷- كُلُّ مَنْ ذَانَ اللَّهَ بِعِبَادَةٍ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ فَسَعِيْبُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ، وَهُوَ ضَالٌّ مُتَّخِرٌ وَاللَّهُ شَانِيٌّ لِأَعْمَالِهِ وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ صَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَقَطَّعَتْهَا، فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَجَائِيَةً يَوْمَهَا، فَلَمَّا جَنَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعٍ مَعَ غَيْرِ رَاعِيهَا، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا، فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي رَنَصِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ انْتَكَرَتْ رَاعِيهَا وَقَطَّعَتْهَا، فَهَجَمَتْ مُتَّخِرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَقَطَّعَتْهَا، فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي إِنْ لَحِقِي بِرَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ، فَإِنَّكَ نَائِبَةٌ مُتَّخِرَةٌ عَنْ رَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ فَهَجَمَتْ ذَعِيرَةً مُتَّخِرَةً نَادَةً لِارَاعِي لَهَا يُرْسِدُهَا إِلَى مَرْعَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا، فَبَيْنَمَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَمَّ الذَّنْبُ ضَيْعَتَهَا فَأَكَلَهَا، وَكَذَلِكَ وَاللَّهِ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ حَلَّ وَعَرَّ ظَاهِرًا عَادِلًا أَصْبَحَ ضَالًّا نَائِبًا وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ مَاتَ مَيِّتَةً كُفْرًا وَنِفَاقًا.

(اصول الكافي ج ۱ ص ۳۷۵)

۸- مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ فَهُوَ مِمَّنْ كَمَّلَ إِيمَانَهُ.

(اصول الكافي ج ۲ ص ۱۲۴)

۹- عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي يَا جَابِرُ أَبِئْتَنِّي مَنْ يَنْتَجِلُ التَّشْيِيعَ أَنْ يَقُولَ بِحُبِّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ؟ قَوْلَ اللَّهِ مَا شِيعْتُنَا إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَأَطَاعَهُ، وَمَا كَانُوا يُعْرِفُونَ يَا جَابِرُ إِلَّا بِالتَّوَّاضِعِ، وَالتَّخَشُّعِ، وَالْأَمَانَةِ، وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللَّهِ، وَالصُّومِ، وَالصَّلَاةِ، وَاللِّبِّ بِالْوَالِدَيْنِ، وَالتَّعَاهُدِ لِلْجَبْرَانِ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْغَارِمِينَ وَالْأَيَامِ، وَصِدْقِ الْحَدِيثِ، وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَكَتْفِ الْأَلْسُنِ عَنِ النَّاسِ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ، وَكَانُوا أَمْنَاءَ عَشَائِرِهِمْ فِي الْأَشْيَاءِ.

(اصول کافی ج ۲ ص ۷۴)

۷- شیخ شخص خدا کی عبارت کسی دین کے مطابق کرے اور اس میں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے لیکن خدا کی طرف سے معین ہوئے امام کو اپنا امام تسلیم کرے اس کی ساری زحمت نامقبول ہے اور وہ گمراہ و سرگرداں ہے اور خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بھیڑی کی ہے جو اپنے گلہ اور چرواہے سے گم ہوگئی ہو اور دن بھر ادھر ادھر ماری ماری پھرتی ہو اور رات آنے پر کسی گلہ کو وہ جس کا چرواہا اس کے گلہ کا چرواہا نہ ہو، وہ دیکھ کر دھوکہ سے اس میں مثال ہو جائے اور رات بھر اس گلہ میں سوئے اور جب صبح کو چرواہا گلہ کو پھانکے تو وہ گلہ اور چرواہے دونوں کو نہ پہچان کر پھر سرگردان و پریشان ہو جائے اور اپنے چرواہے اور گلہ کی تلاش میں لگ جائے اور پھر ایک گلہ کو چرواہے کے ساتھ دیکھ کر اس کی طرف دوڑے اور پھر دھوکہ کھا جائے، اور چرواہا اس کو دیکھ کر ڈانٹنے اپنے گلے اور اپنے چرواہے کے ساتھ جا کر مل جائے۔ کیونکہ تو اپنے گلہ سے اور چرواہے سے الگ ہو چکی ہے اور تمیز و پریشان ہے اور وہ بھیڑ خنوزندہ و تمیز ہو کر ادھر ادھر بھاگ رہی ہو۔ اس کا چرواہا نہیں ہے جو اس کو چرواہا پہنچائے اس کو اس کی منزل تک پہنچا دے۔ اور اسی درمیان بھیڑ یا فرصت کو غنیمت جان کر اس کو پھانک دھائے۔ خدا کی قسم اے محمد اسی طرح اس امت میں کا تو شخص خدا کی طرف سے معین شدہ ظاہر و عادل امام کا قائل نہ ہو وہ گمراہ و پریشان ہو جائیگا۔ اور اگر اسی عالم میں گیا تو کفر و نفاق کی موت رہیگا۔

«اصول کافی، ج ۱، ص ۴۵، ص ۴۷»

۸- جو خدا کیلئے دوستی اور دشمنی رکھے اور خدا کیلئے عطا کرے وہی کامل ایمان ہے۔ (اصول کافی، ج ۱، ص ۱۲۴)

۹- جابر کہتے ہیں: امام محمد باقرؑ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر کیا ہمارے شیعوں کیلئے زبانی ہم اہلیت کی محبت کا کافی ہے، یا خدا کی قسم ہمارا شیعوں سے ہے جو اطاعت و تقویٰ کو پیشہ بنائے۔ اور ہمارے شیعوں کی ہوجان فرد تنہی، خشوع، امانت داری، کثرت سے ذکر خدا، روزہ، نماز، والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پڑوسیوں کی فقر و فاقہ سے دیکھ بھال کرنا، فقیروں، مسکینوں، قرضداروں، یتیموں (کی مدد کرنا) سچ بولنا، تلاوت قرآن کرنا، لوگوں کے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ نہ کہنا، تمام امور میں قبیلوں کیلئے امین ہونا۔

(اصول کافی، ج ۱، ص ۱۲۴)

۱۰۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي إِيْمٍ وَلَا بَاطِلٍ، وَإِذَا سَخَطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخَطُهُ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ، وَالَّذِي إِذَا قَدِرَ لَمْ تُخْرِجْهُ قُدْرَتُهُ إِلَى التَّعَدَى إِلَى مَا لَيْسَ لَهُ بِحَقٍّ.

(اصول الکافی ج ۲ ص ۲۳۴)

۱۱۔ مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، فَإِذَا أَذِنَتْ ذَنْبًا خَرَجَتْ فِي التُّكْتَةِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَإِنْ تَابَ ذَهَبَ تِلْكَ السَّوَادُ، وَإِنْ تَمَادَى فِي الذُّنُوبِ زَادَ ذَلِكَ السَّوَادَ حَتَّى يُغْطِيَ الْبَيَاضَ، فَإِذَا غَطَى الْبَيَاضَ لَمْ يَرْجِعْ صَاحِبُهُ إِلَى خَيْرٍ أَبَدًا، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ».

(بخارا الانوار ج ۷۳ ص ۳۳۲)

۱۲۔ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَصَابَ مَالًا مِنْ حَرَامٍ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ حَجٌّ وَلَا عُمْرَةٌ وَلَا صَلَاةٌ رَحِيمٌ...

(بخارا الانوار ج ۹۹ ص ۱۲۵)

۱۳۔ أَلْكَمَالُ كُلِّ الْكَمَالِ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَالصَّبْرُ عَلَى التَّائِبَةِ وَتَقْدِيرُ الْمَعِيشَةِ.

۱۴۔ ثَلَاثَةٌ مِنْ مَكَارِمِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: أَنْ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ. وَتَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ. وَتَخْلُمَ إِذَا جَهِلَ عَلَيْكَ.

(تحف العقول ص ۲۹۳)

۱۵۔ إِنَّ اللَّهَ كَرِيمٌ إِحْسَانُ النَّاسِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْمَسْأَلَةِ وَأَحَبُّ ذَلِكَ لِنَفْسِهِ.

(تحف العقول ص ۲۹۳)

۱۶۔ عَالِمٌ يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفَ عَابِدٍ.

(تحف العقول ص ۲۹۴)

۱۰۔ حقیقی مومن وہی ہے جو اگر خوش ہو تو اس کی خوشی اس کو کسی گناہ یا باطل پر آکادہ نہ کر دے اور اگر ناراض ہو تو اسکی ناراضگی اسکو حق بات کہنے سے نہ روکے، اور جب صاحب اقتدار ہو تو اس کا اقتدار اس کو ناحق کی طرف نہ پہنچے جائے۔

(اصول کافی ج ۲، ص ۲۳۴)

۱۱۔ ہر بندے کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے۔ جب بزدگناہ کرتا ہے تو اس نقطہ میں سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر اس نے توبہ کر لی تو وہ سیاہی دور ہو جاتی ہے اور اگر توبہ نہ کی اور گناہ پر گناہ گئے گیا تو وہ سیاہی زیادہ ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ پوری سفیدی چھپ جاتی ہے پھر جب سفیدی چھپ جاتی ہے تو وہ شخص پھر خیر کی طرف نہیں پلٹتا اور خدا کے اس قول: «كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ» (پت ص ۸۳، آیت ۱۴) (نہیں نہیں) بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو اعمال (بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر رنگ چڑھ گیا ہے۔ کا یہی مطلب ہے۔

«بخارا ج ۳، ص ۳۳۲»

۱۲۔ انسان اگر مال حرام سے دو تہمند ہوتا ہے تو اسکا حج قبول ہوتا ہے نہ عمرہ نہ صلاہ رحم...

«بخارا ج ۲، ص ۱۲۲»

۱۳۔ فقہ حاصل کرنا، مصیبت پر صبر کرنا، اور محاش کے سلسلے میں انداز گیری کرنا ہی مکمل کمال ہے۔

«تحف العقول، ص ۱۹۲»

۱۴۔ تین چیزیں دنیا و آخرت کے کالات میں سے ہیں۔ ۱۔ جس نے تم پر ظلم کیا ہے اسکو معاف کر دینا۔ ۲۔ جس نے قطع رحم کیا ہے اس کے ساتھ صلہ رحم کرنا، ۳۔ جو تم سے جہالت برتے اس کے ساتھ حلم برتنا۔

«تحف العقول، ص ۲۹۳»

۱۵۔ کسی مخلوق کا مخلوق کے سامنے سوال میں گر کر اتنا خدا کو بہت ناپسند ہے مگر خدا کے سامنے گر کر اتنا محبوب ہے

«تحف العقول، ص ۲۹۳»

۱۶۔ جس عالم کے علم سے نفع اٹھایا جائے وہ عالم ستر ہزار (۷۰۰۰۰) عابدوں سے افضل ہے

«تحف العقول، ص ۲۹۴»

۱۷- أَوْصِيكَ بِخَمْسٍ: إِنْ ظَلِمْتَ فَلَا تَظْلِمَ وَإِنْ خَانُوكَ فَلَا تَخُنْ وَإِنْ كَذَبْتَ فَلَا تَغْضَبْ وَإِنْ مُدِخْتَ فَلَا تَفْرَحْ وَإِنْ ذَمِمْتَ فَلَا تَجْرَعْ وَفَكَرْ فِيمَا قَبْلَ فَيْكَ فَإِنْ عَرَفْتَ مِنْ نَفْسِكَ مَا قَبَلَ فَيْكَ فَسُقُوطُكَ مِنْ عَيْنِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ عِنْدَ غَضَبِكَ مِنَ الْحَقِّ أَكْثَرُ مِنْ نَفْسِكَ مِمَّا خَفَتْ مِنْ سُقُوطِكَ مِنْ أَعْيُنِ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ عَلَى خِلَافٍ مَا قَبَلَ فَيْكَ فَتَوَاتُ الْكَسْبِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَّعَبَ بَدَنُكَ.

(تحف العقول ص ۲۸۴)

۱۸- إِنْ اللَّهُ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْعِضُ وَلَا يُعْطِي دِينَهُ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ.

(تحف العقول ص ۳۰۰)

۱۹- إِيَّاكَ وَالْخُصُومَةَ فَإِنَّهَا تُفْسِدُ الْقَلْبَ وَتُورِثُ النَّفَاقَ.

(المتناج ۱ ص ۳۶۵) نقل عن كتاب حلية الاولياء.

۲۰- إِنْ أَشَدَّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

(تحف العقول ص ۲۹۸)

۲۱- إِيَّاكَ وَالنَّسُوبَ فَإِنَّهُ يَخْرُبُ تَعْرِفُ فِيهِ الْهَلَكِي وَإِيَّاكَ وَالْعَقْلَةَ فَيُفْهِمَا نَكُونُ قَسَاوَةً الْقَلْبِ وَإِيَّاكَ وَالتَّوَانِي فِيمَا لَا عُذْرَ لَكَ فِيهِ فَإِلَيْهِ يَلْجَأُ التَّادِمُونَ وَاسْتَرْجِعْ سَالِفَ الذُّنُوبِ بِشِدَّةِ النَّدَمِ وَكَثْرَةِ الْإِسْتِغْفَارِ وَتَعَرُّضِ لِلرَّخْمَةِ وَعَفْوِ اللَّهِ بِخُسْنِ الْمُرَاجَعَةِ وَأَسْتَعْنِ عَلَى حُسْنِ الْمُرَاجَعَةِ بِخَالِصِ الدُّعَاءِ وَالْمُنَاجَاةِ فِي الظُّلْمِ وَتَخَلُّصِ إِلَى عَظِيمِ الشُّكْرِ بِاسْتِخْثَارِ قَلِيلِ الرِّزْقِ وَاسْتِقْلَالِ كَثِيرِ الطَّاعَةِ وَاسْتَجْلِبْ زِيَادَةَ النِّعَمِ بِعَظِيمِ الشُّكْرِ...

(تحف العقول ص ۲۸۵)

۱۴- میں تم کو پانچ باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ ۱- اگر تم پر ظلم کیا جائے تو تم ظلم نہ کرو، ۲- اگر تم سے خیانت کی جائے تو تم خیانت نہ کرو، ۳- اگر تم کو جھٹلایا جائے تو غصہ میں نہ آؤ، ۴- اگر تمہاری مدح کی جائے تو خوش نہ ہو، ۵- اگر تمہاری مذمت کی جائے تو ناراض نہ ہو۔ جو بات تمہارے بارے میں کہی گئی ہے اس کے بارے میں غور کرو، اگر وہ بات تمہارے اندر ہے تو حق بات کی وجہ سے خدا کی نظروں سے گرجانا کہیں بڑی مصیبت ہے بہ نسبت اس کے کہ تم کو کونوں کی نظروں سے گرجاؤ۔ اور اگر وہ بات تمہارے اندر نہیں ہے تو بغیر کسی تعب و زحمت کے تم نے ثواب کایا۔

«تحف العقول ص ۲۸۴»

۱۸- خدا دنیا اپنے دوست و دشمن دونوں کو دیتا ہے مگر دین صرف دوستوں کو دیتا ہے۔

«تحف العقول ص ۳۰۰»

۱۹- خیر و دشمنی نہ کرنا اس لئے کہ اس سے دل فاسد ہوتا ہے اور یہ باعث نفاق ہے۔

«آمنہ، ج ۱، ص ۱۳۶۵» منقول از کتاب حلیۃ الاولیاء

۲۰- قیامت کے دن سب سے زیادہ افسوس اس بند کو ہوگا جو لوگوں کو عدالت کا راستہ دکھائی مگر خود دوسرے راستے پر چلے۔

«تحف العقول ص ۲۹۸»

۲۱- خیر و (واجبات میں) مال ٹھول سے کام نہ لو، کیونکہ یہ ایسا سمندر ہے جس میں ہلاک ہونے والے ڈوب جاتے ہیں۔ اور غفلت سے بچو کیونکہ یہ سنگدل کا سبب ہوتا ہے اور جہاں کوئی عذر نہ ہو سکے وہاں سستی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ شرمندہ لوگوں کی پناہ گاہ ہے۔ گذشتہ گناہوں کو شدت مذمت اور کثرت استغفار سے پھلادو، رحمت خدا اور عفو الہی کو مخلصانہ درخواست کے ذریعہ حاصل کرو، اور درخواست خالص کو دعائے خالص اور شب تاریک میں مناجات کے ذریعہ حاصل کرو، تمہاری روزی کو زیادہ سمجھ کر، زیادہ عبارت کو کم مان کر خدا کا خالص شکر ادا کر، اور عظیم شکر ادا کر کے زیادتی نعمت طلب کر۔

«تحف العقول ص ۲۸۵»

۲۲۔ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَمُوتُ صَاحِبُهُنَّ أَبَدًا حَتَّى يَرَىٰ وَيَأْتَهُنَّ: الْبَغْيُ وَقَطِيعَةُ الرَّجِيمِ. وَالْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ يُبَارِزُ اللَّهُ بِهَا. وَإِنَّ أَعَجَلَ الطَّاعَةِ نَوَابًا لَصَلَّةِ الرَّجِيمِ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فُجَارًا فَيَتَوَاصَلُونَ فَتُنْمَىٰ أَمْوَالُهُمْ وَيَثْرُونَ. وَإِنَّ الْيَمِينِ الْكَاذِبَةَ وَقَطِيعَةَ الرَّجِيمِ لَيَدْرَانِ الدِّيَارَ بِلَاقِعٍ مِنْ أَهْلِهَا. (تحف العقول ص ۲۹۴)

۲۳۔ مَنْ صَدَقَ لِسَانَهُ زَكَا عَمَلُهُ. وَمَنْ حَسُنَتْ نِيَّتُهُ زِيدَ فِي رِزْقِهِ وَمَنْ حَسَنَ بَرُّهُ بِأَهْلِهِ زِيدَ فِي عَمْرِهِ. (تحف العقول ص ۲۹۵)

۲۴۔ إِيَّاكَ وَالْكَسَلَ وَالضَّجَرَ فَإِنَّهُمَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ، مَنْ كَسِلَ لَمْ يُؤَدِّ حَقًّا وَمَنْ ضَجَرَ لَمْ يَصْبِرْ عَلَىٰ حَقٍّ. (تحف العقول ص ۲۹۵)

۲۵۔ التَّوَاضُّعُ الرِّضَا بِالْمَجْلِسِ دُونَ شَرَفِهِ، وَأَنْ تُسَلِّمَ عَلَىٰ مَنْ لَقِيتَ، وَأَنْ تَتْرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كُنْتَ مُحِقًّا. (تحف العقول ص ۲۹۶)

۲۶۔ إِنَّ الْمُؤْمِنَ الْخَوَالِمُؤْمِنِ لَا يَشْتِمُهُ وَلَا يَحْرِمُهُ وَلَا يُسِيءُ بِهِ الظَّنَّ. (تحف العقول ص ۲۹۶)

۲۷۔ لَا يَسْتَلِمُ أَحَدٌ مِنَ الدُّنُوبِ حَتَّى يَخْرُونَ لِسَانَهُ. (تحف العقول ص ۲۹۸)

۲۸۔ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ اللَّعَانَ السَّبَّابَ الْقَلْعَانَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.. (تحف العقول ص ۳۰۰)

۲۲۔ تین باتیں ایسی ہیں کہ ان کا مالک جب تک ان کی سزا نہیں پالتا اس کو موت نہیں آتی۔ ظلم، ۲۔ قطع رحم، ۳۔ جھوٹی قسم! کہ یہ خدا سے جنگ ہے، اور صلہ رحم کی جزا بہت جلد ملتی ہے۔ بہت سے لوگ فاسق و فاجر ہوتے ہیں مگر وہ صلہ رحم کرتے ہیں تو ان کا مال بڑھتا ہے اور وہ مال دار ہو جاتے ہیں، اور جھوٹی قسم و قطع رحم شہروں کو انکے بسنے والوں سے چھیل میدان بنا دیتے ہیں۔ (تحف العقول، ص ۲۹۴)

۲۳۔ جس کی زبان سچی ہوتی ہے اس کا عمل پاک ہوتا، اور جسکی نیت اچھی ہوتی ہے اسکے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کی عمر طویل ہوتی ہے۔ (تحف العقول ص ۲۹۵)

۲۴۔ خیر رستی اور کم حوصلگی سے بچو کیونکہ یہ دونوں ہر لائی کی کلید ہیں۔ جو سستی کرتا ہے وہ حق نہیں ادا کرتا، اور جو کم حوصلہ ہوتا ہے وہ حق پر صبر نہیں کرتا۔ (تحف العقول، ص ۲۹۵)

۲۵۔ فروتنی یہ ہے کہ انسان مجلس میں اپنی جگہ سے کم تر مقام پر بیٹھے، اور جس سے ملاقات کرے اس پر سلام کرے، اور چاہے حق پر ہو پھر بھی مجادلہ نہ کرے۔ (تحف العقول، ص ۲۹۶)

۲۶۔ مومن مومن کا بھائی ہے نہ وہ کالی بکنا ہے نہ (مومن کو) محروم کرتا ہے، نہ اس سے برکاتی کرتا ہے۔ (تحف العقول، ص ۲۹۶)

۲۷۔ کوئی شخص گناہ سے اس وقت تک محفوظ نہیں رہتا جب تک اپنی زبان قابو میں نہ رکھے۔ (تحف العقول، ص ۲۹۸)

۲۸۔ خداوند عالم لعنت کرنے والوں کو گایاں دینے والوں، مومن پر طعن (وطنسز) کرنے والوں کو دشمن رکھتا ہے۔ (تحف العقول، ص ۳۰۰)

۲۹۔ وَاعْلَمُوا بِمَا مُحَمَّدٌ أَنْ أُمَّتَهُ الْجَوْرُ وَأَتْبَاعُهُمْ لَمَعَزُولُونَ عَنْ دِينِ اللَّهِ، قَدْ ضَلُّوا وَأَضَلُّوا، فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ.

(اصول الکافی ج ۱ ص ۳۷۵)

۳۰۔ إِنْ اللَّهُ خَبَاءٌ ثَلَاثَةٌ فِي ثَلَاثَةِ خَبَاءٍ رِضَاةٌ فِي طَاعِيهِ فَلَا تَخْفَرَنَّ مِنَ الطَّاعَةِ سِنِيًّا فَلَعَلَّ رِضَاةً فِيهِ وَخَبَاءٌ سَخَطُهُ فِي مَعْصِيَتِهِ فَلَا تَخْفَرَنَّ مِنَ الْمَعْصِيَةِ سِنِيًّا فَلَعَلَّ سَخَطُهُ فِيهِ وَخَبَاءٌ أَوْلِيَاةُ فِي خَلْفِهِ فَلَا تَخْفَرَنَّ أَحَدًا فَلَعَلَّهُ الْوَلِيُّ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۸۸)

۳۱۔ فَأَنْزَلَ نَفْسَكَ مِنَ الدُّنْيَا كَمَثَلِ مَنْزِلِ نَزَلَتْهُ سَاعَةٌ ثُمَّ ارْتَحَلَتْ عَنْهُ أَوْ كَمَثَلِ مَا لَ اسْتَفْذَنَتْهُ فِي مَنَامِكَ فَفَرِحْتَ بِهِ وَسَرَرْتَ ثُمَّ انْتَبَهْتَ مِنْ رَفَدَتِكَ وَلَيْسَ فِي بَدَلِكَ شَيْءٌ.

(تحف العقول ص ۲۸۷)

۳۲۔ ثَلَاثٌ قَاصِمَاتُ الظُّهْرِ رَجُلٌ اسْتَكْتَرَ عَمَلَهُ وَنَسِيَ ذَنْبَهُ وَاعْجَبَ بِرَأْيِهِ.

(کتاب الخصال ج ۱ ص ۱۱۲)

۳۳۔ مَنْ كَانَ ظَاهِرُهُ أَرْحَحَ مِنْ بَاطِنِهِ خَفَّ مِيزَانُهُ

(تحف العقول، ص ۲۹۴)

۲۹۔ اے محمد (بن سلیم) ائمہ جو راوران کے پیرو ہیں حق سے خارج ہیں یہ خود بھی گمراہ ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں، ان کے کردار اس راکھ کے مانند ہیں جس کو شند یا ندھی کے دن تیز ہوا اڑا لے جاتی ہے۔ جو کچھ بھی انہوں نے کسب کیا ہے اس میں سے ان کے ہاتھ کچھ آنے والا نہیں ہے اور یہی دور کی گمراہی ہے۔

۱۰ اصول کافی، ج ۱، ص ۳۷۵

۳۰۔ خدائے تین چیزوں کو تین چیزوں میں چھپا رکھا ہے، ۱۔ اپنی خوشنودی کو اپنی اطاعت میں لہذا اطاعت کو چاہے وہ تھوڑی ہو حقیر نہ سمجھو ہو سکتا ہے اس کی مرضی اسی میں پوشیدہ ہو، ۲۔ اپنی ناراضگی کو اپنی معصیت میں! لہذا تھوڑی سی بھی معصیت کو حقیر نہ سمجھو ہو سکتا ہے اس کی ناراضگی اسی میں پوشیدہ ہو۔ ۳۔ اپنے اولیاء کو اپنی مخلوق میں چھپا رکھا ہے اس لئے کسی کی حقیر نہ کرو ہو سکتا ہے وہ اول خدا ہو۔

۱۱ بحار، ج ۷۸، ص ۱۸۸

۳۱۔ دنیا کو (دین) ایک ایسے مکان کی طرح فرض کرو جس میں تم تھوڑی دیر کیلئے اترے ہو اور پھر وہاں سے روانہ ہو جاؤ گے یا پھر اس رات کی طرح فرض کرو جس کو تم نے خواب میں دیکھا ہو اور خوش ہو گئے ہو، اور پھر جب بیدار ہوئے تو اپنے کو خالی ہاتھ دیکھا۔

۱۲ تحف العقول، ص ۲۸۷

۳۲۔ تین چیزیں کٹر توڑ میں۔ ۱۔ اپنے عمل کو زیادہ سمجھنا، ۲۔ اپنے گناہوں کو بھول جانا، ۳۔ اپنی رائے کو سب سے بہتر سمجھنا۔

۱۳ کتاب الخصال، ج ۱، ص ۱۱۲

۳۳۔ جس کا ظاہر اس کے باطن سے اچھا ہوگا۔ اس کی میزان ہلکی ہوگی۔

۱۴ تحف العقول، ص ۲۹۴

۳۴۔ إِنَّ اللَّهَ نَقَلَ الْخَيْرَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَيْفَ لِيهِ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَفَّفَ الشَّرَّ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَخَفَّفِيهِ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(اصول الکافی، ج ۲ ص ۱۴۳) باب تعجیل فعل الخیر

۳۵۔ فَإِنَّ الْيَوْمَ غَيْمَةٌ وَعَدَا لَا تَدْرِي لِمَنْ هُوَ.

(تحف العقول ص ۲۹۹)

۳۶۔ الْجَنَّةُ مَخْفُوفَةٌ بِالْمَكَارِهِ وَالصَّبْرُ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمَكَارِهِ فِي الدُّنْيَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَجَهَنَّمَ مَخْفُوفَةٌ بِالذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ، فَمَنْ أُعْطِيَ نَفْسَهُ لَذَائِهَا وَشَهَوَاتِهَا دَخَلَ النَّارَ.

(اصول الکافی ج ۲ ص ۸۹)

۳۷۔ أُخْبِتُ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا.

(فروع الکافی ج ۵ ص ۱۴۷، باب الرِّبَا حَدِيثُ ۱۲)

۳۸۔ مَنْ عَلَّمَ بَابَ هُدًى فَلَهُ مِثْلُ أُجْرٍ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أَوْلِيكَ مِنْ أُجْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ عَلَّمَ بَابَ ضَلَالٍ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أَوْزَارٍ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أَوْلِيكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

(تحف العقول ص ۲۹۷)

۳۹۔ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَفْضَالَ وَجَعَلَ مَفَاتِيحَ بَابِكَ الْإِفْطَالِ الشَّرَابِ. وَالْكَذْبُ شَرٌّ مِنَ الشَّرَابِ.

(بخارا الانوار ج ۷۲ ص ۲۳۷)

۴۰۔ لَوْ تَعَلَّمُ السَّائِلُ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا سَأَلَ أَحَدًا أَحَدًا وَلَوْ تَعَلَّمُ الْمَسْئُولُ مَا فِي

الْمَنْعِ مَا مَنَعَ أَحَدًا أَحَدًا

(تحف العقول ص ۳۰۰)

۳۲۔ خداوند عالم نے دنیا طلب لوگوں کیلئے کاخیر کو اسی طرح وزنی بنا دیا ہے جس طرح قیامت کے دن ان کے میزان عمل کو وزنی اور ثقیل بنا دے گا اور اہل دنیا کیلئے شر کو اسی طرح ہلکا بنا دیا ہے جس طرح قیامت میں ان کے میزان عمل کو ہلکا کر دے گا۔ (اصول کافی، ج ۲ ص ۱۳۳، باب تعجیل فعل الخیر)

۳۵۔ آج کا دن غنیمت سمجھو، لیکن کل کا دن کس کے لئے ہوگا؟ یہ تم کو کیا معلوم ہے؟

(تحف العقول، ص ۲۹۹)

۳۶۔ جنت صبر اور نیکواریوں میں گھری ہوئی ہے (لہذا) جو شخص دنیا میں نیکو چیزوں پر صبر کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور دوزخ لذتوں اور شہوتوں سے گھرا ہے۔ پس جو شخص اپنے نفس کو لذتوں اور شہوتوں کا توگر بنائے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ «اصول کافی، ج ۲ ص ۸۹»

۳۷۔ سب سے خبیث ترین دار و سند سودی معاطہ ہے۔

«فروع کافی، ج ۵ ص ۱۴۷، باب الرِّبَا حَدِيثُ ۱۲»

۳۸۔ جو شخص لوگوں کو ہدایت کا ایک باب سکھائے اس کو اس پر تمام عمل کرنے والوں جیسا اجر ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جو کسی کو گمراہی کا ایک باب سکھائے گا اس کو اس پر عمل کرنے والوں کے برابر عذاب ہوگا اور عمل کرنے والوں کے عذاب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ «تحف العقول، ص ۲۹۷»

۳۹۔ خدا نے تمام برائیوں کو متغفل کر دیا ہے اور اس کی کید شراب کو قرار دیا ہے۔ اور جھوٹ شراب سے بھجا ہوا ہے۔ «بخارا، ج ۲ ص ۲۳۷»

۴۰۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ گدائی میں کیا (برائی) ہے تو کوئی کسی سے کوئی سوال نہ کرے اور اگر سوال (جس سے سوال کیا گیا ہے) کو دینے کا فائدہ معلوم ہو جائے تو کوئی کسی کے سوال کو رد نہ کرے

«تحف العقول، ص ۳۰۰»

## معصوم ہشتم

## امام ہشتم

## حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

## اور آپ کی چالیس حدیثیں

## معصوم ہشتم امام ہشتم

## حضرت امام صادق علیہ السلام

نام: --- جعفر صادق،

لقب: --- صادق،

کنیت: --- ابو عبد اللہ

باپ: --- امام محمد باقرؑ

ماں: --- ام فروقہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر،

تاریخ ولادت: --- ۱۷، ربیع الاول۔

محل ولادت: --- مدینہ منورہ۔

تاریخ شہادت: --- ۲۵ شوال --- محل شہادت: --- مدینہ منورہ۔

سن شہادت: --- ۱۴۸ھ، ق، --- عمر: --- ۶۵ سال۔

مرقد: --- بقیع، مدینہ، --- سبب شہادت: منصور دوانیقی کے حکم سے زہر

دیا گیا۔

دوران عمر: --- اس کو دو حصوں میں بانٹا جاسکتا ہے، ۱۔ امامت سے پہلے ۴۱ سال

(۸۳ سے لیکر ۱۲۴ تک) ۲۔ زمانہ امامت آخری عمر تک ۳۲ سال (۱۱۳ سے لیکر ۱۴۸ تک) اول

یہی تشیع کے جوانی کا دور تھا۔ حضرت بھی اپنے باپ کی طرح نبی امیہ و بنی عباس کی باہمی جنگ سے

فائدہ حاصل کیا اور بڑے وسیع و وسیع پیمانہ پر ایسے حوزہ علمیہ کی تشکیل دی جس میں چار ہزار طالب علم

تھے۔ اور حضرت رسولؐ و حضرت علیؑ کے خالص اسلام کو نبی امیہ کے اسلام کے پردے میں پروان

چڑھایا۔



## اربعون حديثاً

عن الامام جعفر الصادق عليه السلام

۱- وَأَمَّا وَجْهُ الْحَرَامِ مِنَ الْوِلَايَةِ: فَوِلَايَةُ الْوَالِي الْجَائِرِ، وَوِلَايَةُ وَلَايَةِ الرَّئِيسِ مِنْهُمْ، وَاتِّبَاعُ الْوَالِي قَمَنْ ذُوهُ مِنْ وِلَاةِ الْوَلَاةِ، إِلَىٰ أَذْنَاهُمْ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْوِلَايَةِ عَلَىٰ مَنْ هُوَ وَالٍ عَلَيْهِ، وَالْعَمَلُ لَهُمْ، وَالْكَسْبُ مَعَهُمْ - بِجَهَةِ الْوِلَايَةِ لَهُمْ - حَرَامٌ، وَمُحَرَّمٌ، مُعَدَّبٌ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَلَىٰ قَلِيلٍ مِنْ فِعْلِهِ أَوْ كَثِيرٍ، لِأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ - مِنْ جَهَةِ الْمُعَوَّنَةِ - مَغْصَبَةٌ كَبِيرَةٌ مِنَ الْكِبَائِرِ، وَذَلِكَ أَنَّ فِي وِلَايَةِ الْوَالِي الْجَائِرِ دُونَ (دَرْسِ) الْحَقِّ كُلِّهِ، وَإِخْبَاءِ الْبَاطِلِ كُلِّهِ، وَإِظْهَارِ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ وَالْفَسَادِ، وَإِطْطَالَ الْكُتْبِ، وَقَتْلِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَهَذْمِ الْمَسَاجِدِ، وَتَبْدِيلِ سُنَّةِ اللَّهِ وَسَرَابِعِهِ، فَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْعَمَلُ مَعَهُمْ وَمَعُونَتَهُمْ وَالْكَسْبُ مَعَهُمْ إِلَّا بِجَهَةِ الضَّرُورَةِ نَظِيرَ الضَّرُورَةِ إِلَىٰ الدَّمِ وَالْمَيْتَةِ.

(تحف العقول ص ۳۳۲)

۲- ... إِنَّ مَعْرِفَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ آتَسُّ مِنْ كُلِّ وَخْشَةٍ، وَصَاحِبٌ مِنْ كُلِّ وَخْدَةٍ، وَنُورٌ مِنْ كُلِّ ظُلْمَةٍ، وَقُوَّةٌ مِنْ كُلِّ ضَعْفٍ، وَشِفَاءٌ مِنْ كُلِّ سُقْمٍ.

(فروع الكافي ج ۸ ص ۲۴۷)

## امام جعفر صادقؑ کی چالیس حدیث

۱- حکام کی ولایت کی حرمت کی وجہ!

پس ظالم حاکم کی طرف سے یا اس کے حکام کی طرف سے کسی عہدے کو قبول کرنا طبقہ رؤسا اور حاکم کے اطراف میں سے لیکر نیچے تک یعنی ظالم حاکم کی چوکیداری تک سب حرام ہے اور یہ سب لوگ والی کے دروازے ہیں۔ ان کی حکومت کی وجہ سے ان کیلئے کوئی کام نہ ان کے ساتھ لیا کر کوئی کسب کرنا حرام و محترم ہے اور جو ایسا کرے خواہ زیادہ کرے یا کم وہ معذب ہو گا۔ اس لئے کہ ہر شی (ان کی مدد کی وجہ سے) گناہ کبیرہ (ہو جاتی) ہے کیونکہ ظالم والی حکومت میں حق پورے کا پورا سٹ جاتا ہے اور باطل کل کا کل زندہ ہو جاتا ہے، ظلم، جور، فساد، کھلم کھلا ہوتا ہے، کتب الہی باطل ہو جاتی ہیں، قرآن و انبیاء قتل کئے جاتے ہیں مسجدیں گرائی جاتی ہیں، سنت الہی اور شریعت خدا بدل دی جاتی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ کام کرنا، ان کی مدد کرنا، ان کیلئے کام کرنا سب ہی حرام ہے، ہاں ضرورت کے وقت (اسی طرح) جائز ہے جس طرح ضرورت کے وقت خون اور دروازہ جائز ہو جاتا ہے۔

۴ تحف العقول ص ۳۳۲

۲- بیشک خدا کی معرفت ہر وحشت میں سبب انس ہے اور ہر تنہائی کا ساتھی ہے، اور ہر تاریکی کا نور ہے، اور ہر کمزور کی طاقت ہے، اور ہر بیمار کی شفا ہے۔

۴ فروع کافي، ج ۸، ص ۲۴۷

۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا بَيَّتَهُمَا مُنَازَعَةٌ فِي دِينٍ أَوْ مِيرَاثٍ، فَتَحَاكَمَا إِلَى السُّلْطَانِ وَالْأَمِيرِ الْقَضَاةِ أَيْحُلُ ذَلِكَ؟ قَالَ: مَنْ تَحَاكَمَ إِلَيْهِمْ فِي حَقٍّ أَوْ بَاطِلٍ فَإِنَّمَا تَحَاكَمَ إِلَى الطَّاعُوتِ، وَمَا يَحْكُمُ لَهُ فَإِنَّمَا يَأْخُذُ سُخْتًا، وَإِنْ كَانَ حَقًّا نَابِتًا لَهُ، لِأَنَّهُ آخَذَهُ بِحُكْمِ الطَّاعُوتِ وَمَا أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُكْفَرِيَهُ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ يَتَّحَاكَمُوا إِلَيَّ الْغَائِبِينَ وَقَدْ أَمَرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ، قُلْتُ فَكَيْفَ يَضْعَعَانِ؟ قَالَ: يَنْظُرَانِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِمَّنْ قَدْ رَوَى حَدِيثَنَا وَنَظَرَ فِي حَلَالِنَا وَحَرَامِنَا وَعَرَفَ أَحْكَامِنَا فَلْيَرْضُوا بِهِ حَكْمًا فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ حَاكِمًا.

(الوسائل ج ۱۸ ص ۹۹)

۴۔ الْقَضَاةُ أَرْبَعَةٌ: ثَلَاثَةٌ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ: رَجُلٌ قَضَى بِجَوْرِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى بِجَوْرِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى بِحَقٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى بِحَقٍّ وَهُوَ يَعْلَمُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

(تحف العقول ص ۳۶۵)

۵۔ مَنْ زَاىَ أَحَاهُ عَلَى أَمْرِ نَكَرْهُهُ وَلَا يَرُدُّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَدْ خَانَهُ.

(امالی صدوق ص ۱۶۲)

۶۔ لَا يَتَّبِعُ الرَّجُلَ بَعْدَ مَوْتِهِ إِلَّا ثَلَاثُ خِصَالٍ: صَدَقَةٌ أُجْرَاهَا اللَّهُ لَهُ فِي حَيَاتِهِ فَهِيَ تَجْرِي لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ، وَسُنَّةٌ هُدًى يُعْمَلُ بِهَا، وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ.

(تحف العقول ص ۳۶۳)

۳۔ عمر بن حنظلہ کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق سے اپنے ان دوسرا تھیموں کے بارے میں پوچھا جنکے درمیان کسی قرض یا میراث کے بارے میں جھگڑا تھا اور دونوں نے اپنا معاملہ بادشاہ اور قاضی کے یہاں فیصلہ کیلئے پیش کیا تھا کہ حضور کیا یہ جائز ہے؟

امام نے فرمایا: جو کسی حق یا باطل میں فیصلہ کیلئے ان لوگوں کی طرف رجوع کرے اس نے طاغوت کی طرف رجوع کیا اور (ان کے حکم سے) جو لیا جائے گا وہ حرام ہو گا چاہے وہ لینے والے کا ثابت شدہ حق ہو کیونکہ اس نے طاغوت کے حکم سے لیا ہے اور خدا نے اسے انکار کا حکم دیا ہے چنانچہ خدا نے فرمایا ہے: یہ لوگ طاغوت کو حاکم بنا نا چاہتے ہیں حالانکہ خدا نے انکو حکم دیا ہے کہ طاغوت کا انکار کریں۔ تب میں نے عرض کیا: پھر یہ دونوں کیا کریں؟ امام نے فرمایا: یہ دونوں دیکھیں کہ تم میں سے کون ہے جو ہماری حدیثوں کا راوی ہے۔ اور ہمارے حلال و حرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہے اسی کو حکم بنانے پر راضی ہو جائیں۔ اس لئے کہ ہم نے اس کو تمہارے اوپر حاکم قرار دیا ہے۔

(الوسائل ج ۱۸ ص ۹۹)

۴۔ تضاوت کرنے والے چار قسم کے ہیں ایک جنتی ہے تین دوزخی ہیں۔ ۱۔ جو جان کر غلط فیصلہ کرے وہ دوزخی ہے، ۲۔ جو غلط فیصلہ لایا ہے اس نے وہ بھی جنتی ہے۔ ۳۔ جو صحیح فیصلہ کرے مگر جہالت و لاعلمی کی بنا پر! وہ بھی دوزخی ہے۔ ۴۔ جو جان کر صحیح فیصلہ کرے وہ جنتی ہے۔

(تحف العقول ص ۳۶۵)

۵۔ جو اپنے برادر (مومن) کو برا کام کرتے ہو دیکھے اور قدرت رکھتے ہوئے بھی اس کو نہ روکے تو اس نے اپنے اس بھائی کے ساتھ خیانت کی۔

(امالی صدوق، ص ۱۶۲)

۶۔ مرنے کے بعد تین چیزوں کے علاوہ کوئی عمل انسان کے پیچھے نہیں آتا۔ ۱۔ وہ صدقہ جو کو اپنی زندگی میں خدا کی توفیق سے جاری کر گیا تھا وہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ ۲۔ وہ نیک کام جو چھوڑ گیا تھا اور اس کے بعد بھی باقی رہے، ۳۔ وہ فرزند صالح جو اس کیلئے دعا کرے

(تحف العقول، ص ۳۶۲)

۷- لِلْمُسْلِمِ عَلَىٰ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَتَعُوذُهُ إِذَا مَرِضَ، وَتَنْصَحَ لَهُ إِذَا غَابَ، وَتُسَمِّتَهُ إِذَا عَطَسَ، وَتُجِيبَهُ إِذَا دَعَا، وَتَتَّبَعَهُ إِذَا مَاتَ. (اصول کافی ج ۲ باب حق المؤمن علی اخیه ص ۱۷۱)

۸- الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، كَالْحَسَدِ الْوَاحِدِ، إِنْ اشْتَكَى شَيْئًا مِنْهُ وَجَدَ أَلَمَ ذَلِكَ فِي سَائِرِ جَسَدِهِ، وَأَزْوَاحُهُمَا مِنْ رُوحٍ وَاحِدَةٍ، وَأَنَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ لَا شَدَّ اتِّصَالًا بِرُوحِ اللَّهِ مِنْ اتِّصَالِ شُعَاعِ الشَّمْسِ بِهَا. (اصول کافی ج ۲ باب اخوة المؤمنین ص ۱۶۶)

۹- حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يَتَّبِعَ وَتَجُوعَ أَخُوهُ، وَلَا يَزْوِي وَيَعْطَشَ أَخُوهُ، وَلَا يَكْتَسِي وَيَغْرَى أَخُوهُ، فَمَا أُعْظِمَ حَقَّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، وَقَالَ: أَحَبُّ لِي أَخِيكَ الْمُسْلِمِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ. (اصول کافی ج ۲ باب حق المؤمن علی اخیه ص ۱۷۰)

۱۰- الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغْتَشُهُ وَلَا يَعِدُّهُ عِدَّةً قَبْلِيَّتُهُ. (اصول کافی ج ۲ باب اخوة المؤمنین ص ۱۶۶)

۱۱- أَدْنَىٰ مَا يَخْرُجُ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يُؤَخِّي الرَّجُلَ عَلَىٰ دِينِهِ فَيُخْصِي عَلَيْهِ عَثْرَاتِهِ وَزَلَاتِهِ لِيُعَيِّفَهُ بِهَا يَوْمًا [مَا] (معانی الاخبار ص ۳۹۴)

۷- ایک بزرگ مسلمان کا اپنے دوسرے مسلمان بھائی پر جو حقوق ہیں ان میں سے، یہ حق بھائی ہے کہ، ۱- جب ملاقات ہو تو اس پر سلام کرے۔ ۲- جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، ۳- اس کے پیٹھ پیچھے اس سے خلوص برتنے، ۴- جب اس کو چھینک آئے تو دعا کرے، یعنی بوجھ اللہ، کہے، ۵- جب اس کو بلائے تو قبول کرے۔ ۶- جب وہ مر جائے تو جنازہ کے پیچھے پیچھے چلے (تشیع جنازہ کرے) «اصول کافی، ج ۲، باب حق المؤمن علی اخیه، ص ۱۷۱»

۸- ایک جسم کی طرح دو مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے، کہ جب جسم کے کسی حصہ کو تکلیف دہتی ہے تو اس کی تکلیف پورے بدن کو ہوتی ہے، اور ان کی روح بھی ایک ہے، مومن کی روح کا اتصال روح اللہ سے اس سے ہمیں زیادہ شدید ہوتا ہے جتنا اتصال سورج اور اس کی شعاعوں میں ہوتا ہے۔ «اصول کافی، ج ۲، باب اخوة المؤمنین، ص ۱۶۶»

۹- ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ اگر اس کا بھائی بھوکا ہو تو یہ شکم سیر نہ ہو، اگر وہ پیاسا ہو تو یہ سیراب نہ ہو، اگر وہ برہنہ ہو تو لباس نہ پہننے، پس ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر کتنا عظیم حق ہے۔ نیز فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی پسند کر دو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

«اصول کافی، ج ۲، باب حق المؤمن علی اخیه، ص ۱۷۰»

۱۰- مومن، مومن کا بھائی اور اس کی آنکھ اور اس کا رہبر ہے، نہ اس کے ساتھ خیانت کرتا ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کے ساتھ ملاوٹ کرتا ہے، اور نہ وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرتا ہے۔

«اصول کافی، ج ۲، باب اخوة المؤمنین، ص ۱۶۶»

۱۱- چھوٹی سی وہ چیز جو انسان کو دائرہ ایمان سے خارج کر دیتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنے برادر دینی کی لغزشوں کو شاکر کرنا ہے، تاکہ کسی دن ان لغزشوں کا ذکر کر کے اس کو سرزنش کرے

«معانی الاخبار، ص ۳۹۴»

۱۲۔ مَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا أَثَبَتَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَتَصَرَّهَ غُيُوبَ الدُّنْيَا، دَاعَاهَا وَدَوَاءَهَا، وَأَخْرَجَهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا إِلَى دَارِ السَّلَامِ.

(بخار الانوار ج ۷۳ ص ۴۸)

۱۳۔ أَلْتَأَسُّ بِمُرُونَ عَلَى الصَّرَاطِ طَبَقَاتٍ، وَالصَّرَاطِ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ وَأَحَدٌ مِنَ السَّيْفِ۔ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ خَبُوءًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ مَشِيًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ مُتَعَلِّقًا، قَدْ تَأَخَّذَ التَّارُ مَنَّهُ سَيْتًا وَتَثَلَّكَ مِنْهُ سَيْتًا.

(روضۃ الواعظین ص ۴۹۹)

۱۴۔ مِنْ أَخْلَاقِ الْجَاهِلِ الْأَجَابَةِ قَبْلَ أَنْ يَسْمَعَ وَالْمُعَارَضَةَ قَبْلَ أَنْ يَفْهَمَ وَالْحُكْمَ بِمَا لَا يَنْقَلِبُ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۲۷۸)

۱۵۔ أَلْعَامِلُ عَلَى غَيْرِ بَصِيرَةٍ كَالسَّائِرِ عَلَى غَيْرِ الظَّرِيقِ فَلَا تَزِيدُهُ سُرْعَةُ السَّيْرِ إِلَّا بُعْدًا.

(تحف العقول ص ۳۶۲)

۱۶۔ أَحَبُّ إِخْوَانِي إِلَيَّ مَنْ أَهْدَى إِلَيَّ غُيُوبِي.

(تحف العقول ص ۳۶۶)

۱۷۔ كُونُوا دُعَاةً لِلنَّاسِ بِالْخَيْرِ بَعِيرِ أَلَسْتَيْكُمْ لِيَتْرَوْا مِنْكُمْ الْإِجْتِهَادَ وَالصِّدْقَ وَالْوَرَعَ.

(اصول کافی ج ۲ باب الصدق واداء الامانة ص ۱۰۵)

۱۲۔ جو دنیا میں زاہد ہوتا ہے خدا حکمت کو اس کے قلب میں جاگزیں کر دیتا ہے اور اسی کو اس کی زبان پر جاری کر دیتا ہے، اور اس کو دنیا کے عیوب اور ان کے امراض اور علاج سے آشنا کر دیتا ہے اور اس کو پاک و پاکیزہ دنیا سے آخرت کی طرف منتقل کرتا ہے۔ بخار ج ۲۳ ص ۲۸

۱۳۔ صراط سے گزرنے والے لوگ کئی قسم کے ہوں گے، پہل صراطِ باں سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔ ۱۔ کچھ لوگ شکم دہاتھوں کے بل گزریں گے، ۲۔ کچھ لوگ پیروں سے چلتے ہوئے گزریں گے، ۳۔ کچھ لوگ گزریں گے۔ کہ ان کے جسم کے کچھ حصے کو جلا رہی ہوگی اور کچھ حصہ محفوظ ہوگا۔

«روضۃ الواعظین ص ۴۹۹»

۱۴۔ جاہل کی عادت یہ ہے کہ سننے سے پہلے جواب دینے لگتا ہے، سمجھنے سے پہلے جھگڑنے لگتا ہے، جس چیز کے بارے میں نہیں جانتا اس کے بارے میں حکم لگاتا ہے۔

بخار ج ۱۸ ص ۲۷۸

۱۵۔ بغیر شناخت و بصیرت کے عمل کرنے والا، غیر راستہ پر چلنے والا ہے لہذا جتنا تیز چلے گا منزل سے اتنا دور ہوگا۔

«تحف العقول، ص ۳۶۲»

۱۶۔ میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو میرے عیوب مجھے بتائے۔

(تحف العقول، ص ۳۶۶)

۱۷۔ لوگوں کو خیر کی طرف بغیر زبان (یعنی کردار و عمل) سے دعوت دونا کہ وہ تمہاری کوشش و راستی و پرہیزگاری کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ سکیں،

«اصول کافی، ج ۲، باب الصدق واداء الامانة ص ۱۰۵»

۱۸۔ مَنْ حَرَمَ نَفْسَهُ كَسْبَهُ فَإِنَّمَا يَجْمَعُ لِبَعِيرِهِ، وَمَنْ أَطَاعَ هَوَاهُ فَقَدْ أَطَاعَ عَدُوَّهُ، مَنْ يَتَّقِ بِاللَّهِ يَكْفِيهِ مَا آهَمَهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَآخِرَتِهِ وَتَحْفَظُ لَهُ مَا غَابَ عَنْهُ، وَقَدْ عَجَزَ مَنْ لَمْ يُعِدِّ لِكُلِّ بَلَاءٍ صَبْرًا، وَلِكُلِّ نِعْمَةٍ شُكْرًا، وَلِكُلِّ عُسْرِ بُشْرًا، صَبَرَ نَفْسَكَ عِنْدَ كُلِّ بَلِيَّةٍ فِي وِلْدِ أَوْفَالٍ أَوْ زَرِّيَّةٍ، فَإِنَّمَا يَبْقِيضُ عَارِيَّتَهُ، وَتَأْخُذُ هَيْبَتَهُ، لِيَتَلَوَّ فِيهِمَا صَبْرَكَ وَشُكْرَكَ، وَأَرْجُ اللّٰهَ رَجَاءً لَا يُجْرِبُكَ عَلَيَّ مَغْصِبَتِهِ، وَخَفَهُ خَوْفًا لَا يُؤْسِكُكَ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَلَا تَعْتَرِّ بِقَوْلِ الْجَاهِلِ وَلَا بِمَدْحِهِ فَتُكَبِّرَ وَتُجَبِّرَ وَتُعْجَبَ بِعَمَلِكَ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الْعَمَلِ الْعِبَادَةَ وَالتَّوَّاضِعَ، فَلَا تُضَيِّعْ مَا لَكَ وَتُضْلِحْ مَا لَكَ غَيْرَكَ مَا خَلَقْتَهُ وَرَاءَ ظَهْرِكَ، وَأَفْتَحْ بِمَا قَسَمَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَا تَنْظُرْ إِلَّا إِلَى مَا عِنْدَكَ، وَلَا تَتَمَنَّ مَا لَمْ تَلَهُ، فَإِنَّ مَنْ قَتَعَ شَيْعَ، وَمَنْ لَمْ يَقْتَعْ لَمْ يَشْتَعْ، وَخُذْ حَظَّكَ مِنْ آخِرَتِكَ، (عنف العقول ص ۳۰۴)

۱۹۔ يَتَّبِعِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانِي خِصَالٍ، وَفُورًا عِنْدَ التَّهَارِيرِ، صَبُورًا عِنْدَ الْبَلَاءِ، شُكُورًا عِنْدَ الرِّخَاءِ، فَإِنَّمَا بِمَا رَزَقَهُ اللّٰهُ، لَا يَتَّكِبُ أَلَا غَدَاءً، وَلَا يَتَّحَامِلُ لِلْأَصْدِقَاءِ، بَدْنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبٍ وَالتَّاسِ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ...

(اصول کافی باب خصال المؤمن ج ۲ / ص ۴۷)

۲۰۔ يُفْقِرُ لِلْجَاهِلِ سَبْعُونَ ذَنْبًا قَبْلَ أَنْ يُفْقَرَ لِلْعَالِمِ ذَنْبٌ وَاحِدٌ.

(اصول کافی ج ۱ ص ۴۷)

۱۸۔ جس نے اپنی آمدنی کو اپنے اوپر خرچ نہ کیا اس نے (گولہ) دوسروں کیلئے ذخیرہ کر دیا، اور جس نے اپنے خواہشات نفس کی پیروی کی اس نے اپنے دشمن کی اطاعت کی، جس نے خدا پر بھروسہ کیا، خدا اسکے اہم ترین دنیاوی اور آخروی امور کی کفایت کرے گا اور اس کی جو چیزیں غائب ہیں ان کی حفاظت کرے گا، جو شخص ہر بلا و مصیبت پر صبر نہ کرے، اور نہ نعمت پر شکر نہ کرے اور ہر شکل کیلئے آسانی نہ پیدا کر سکے تو (ایسا شخص) عاجز ہے۔ بہر مصیبت کے وقت خواہ وہ اولاد کی ہو یا مال کی ہو یا جان کی ہو صبر کو عادت بنا لو، (کیونکہ) خدا اپنی دی ہوئی امانت کو واپس لے لیتا ہے۔ اور اپنی بخشش کو (بھی) واپس لے لیتا ہے (اور یہ اس لئے کرتا ہے) تاکہ تمہارے صبر و شکر کا امتحان لے، خدا سے امید رکھو لیکن نہ اس طرح کہ اس سے جزا گناہ بڑھے، اور خدا سے ڈرو لیکن نہ اس طرح کہ اس کی رحمت سے مایوس ہو جاؤ۔ جاہلوں کے قول اور ان کی مدح سے دھوکہ نہ کھاؤ ورنہ تمہارے اندر تکبر و غرور اور اپنے عمل پر گھمنند پیدا ہو جائے گا اس لئے کہ افضل ترین عمل عبارت اور تواضع ہے، ہمیں ایسا نہ ہو کہ اپنے مال کو تباہ کر دو اور روزگار کے مال کی اصلاح کرو خدا نے جو بھی تمہاری قسمت میں لکھ دیا ہے اسی پر قناعت کرو، اور صرف اپنے مال پر نظر رکھو، جس کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کی تمنا نہ کرو، کیونکہ جو قناعت کرتا ہے وہی سیر ہو گیا ہے اور جو قناعت میں کرتا وہ کبھی سیر نہیں ہوتا۔ اپنا حصہ آخرت سے حاصل کرو۔

» تحف العقول ص ۳۰۴

۱۹۔ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں۔ ۱۔ سختیوں کے وقت باوقار ہو، ۲۔ بلا کے وقت صابر ہو، ۳۔ آرام و آسائش کے وقت شکر کرنے والا ہو، ۴۔ خدا نے اسکو جو دیا ہے اس پر قانع ہو، ۵۔ دشمنوں پر ظلم نہ کرے، ۶۔ اپنا بار دوستوں کے کندھوں پر نہ ڈالے (یار دوستوں کی خاطر گناہ نہ کرے) اسکا بدن اسکی عبادت کی، وجہ سے رخ و تعب میں ہو، ۸۔ لوگ اس کی طرف سے راحت میں ہوں۔

» اصول کافی، باب خصال المؤمن ج ۲، ص ۴۷

۲۰۔ عالم کے ایک گناہ بخشے جانے سے پہلے جاہل کے ستر (۷۰) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

» اصول کافی، ج ۱ ص ۴۷

۱۳۔ كَذِبَ الْوَقَائِنُونَ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۳)

۱۴۔ وَأَمَّا وَجْهُهُ الْإِنْتِفَاعِ بِي فِي غَيْبَتِي فَكَأَلِإِنْتِفَاعِ بِالشَّمْسِ إِذَا غَبَّتْهَا عَنِ الْأَبْصَارِ السَّحَابُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۸۰)

۱۵۔ إلهي عَظَمَ الْبَلَاءُ، وَبَرِحَ الْخِفَاءُ، وَأَنْكَشَفَ الْغِطَاءُ، وَأَنْقَطَعَ الرَّجَاءُ، وَصَاقَبَتِ الْأَرْضُ، وَمُنِعَتِ السَّمَاءُ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَإِنَّكَ الْمُشْتَكِي، وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشَّدَّةِ وَالرَّخَاءِ.

(الصحيفة المهديه ص ۶۹)

۱۶۔ «... وَأَتِي لَأَمَانٍ لِأَهْلِ الْأَرْضِ...»

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۸۱)

۱۷۔ «... أَتَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْحَقِّ إِلَّا إِتْمَامًا وَلِلْبَاطِلِ إِلَّا زُهُوقًا...»

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۹۳)

۱۸۔ وَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفَرَجِ فَإِنَّ ذَلِكَ فَرَجُكُمْ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۵)

۱۹۔ «... أَنَا خَاتِمُ الْأَوْصِيَاءِ وَبِي تَدْفَعُ اللَّهُ الْبَلَاءَ عَنِ أَهْلِي وَشِيعَتِي...»

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۰)

۲۰۔ وَأَمَّا عَلْتُهُ مَا وَقَعَ مِنَ الْغَيْبَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ «بَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءٍ إِن تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ».

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۵)

۳۔ ظہور امام زمانہ کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔

(کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۳)

۱۳۔ زمانہ غیبت میں میرے وجود سے فائدہ ایسا ہی ہے جیسے سورج سے ہوتا ہے جب وہ بادلوں میں چھپ جائے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۸۰"

۱۵۔ خدایا: بلا میں عظیم ہو گئیں، اندرونی (چیزیں) آشکار ہو گئیں، پردے چاک ہو گئے امیدیں ٹوٹ گئیں، زمین تنگ ہو گئی آسمان سے بارش رک گئی، تجھ سے مدد مانگی جاتی ہے اور تجھ ہی سے شکوہ کیا جاتا ہے، سختی اور نرمی میں تجھ ہی پر بھروسہ ہے۔

"الصحيفة المهديه، ص ۶۹"

۱۶۔ میں یقیناً اہل زمین کیلئے امان ہوں۔

"بحار، ج ۵۳، ص ۱۸۱"

۱۷۔ خدا حق کو کامل اور باطل کو زائل کرنا چاہتا ہے۔

"بحار، ج ۵۳، ص ۱۹۳"

۱۸۔ تعجیل ظہور کی دعا بکثرت کیا کرو کیونکہ یہی دعا تمہارے لئے فرج ہے۔

"کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۵"

۱۹۔ میں خاتم الاوصیاء ہوں، میرے ہی ذریعہ سے خدا بلاؤں کو میرے اہل اور میرے شیعہوں سے دور کرے گا۔

"بحار، ج ۵۲، ص ۳۰"

۲۰۔ غیبت کی وجہ وہی ہے جس کے لئے خدا نے اہل ہے: ایمان دارو بہت سی چیزوں کے بارے میں نہ پوچھا کرو کیونکہ اگر ان کو ظاہر کر دیا جائے تو تم کو برا لگے گا۔

"کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۵"

۲۱۔ وَلَا تَكُنْ بَطْرًا فِي الْغِنَىٰ وَلَا جَزَعًا فِي الْفَقْرِ، وَلَا تَكُنْ قَطًّا غَلِيظًا يَكْرَهُ النَّاسُ قُرْبَكَ، وَلَا تَكُنْ وَاهِنًا يُحْفَرُكَ مَنْ عَرَفَكَ، وَلَا تُشَارَ مَنْ قَوْفِكَ، وَلَا تَسْخَرِ مَنْ هُوَ دُونَكَ، وَلَا تُنَازِعِ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَلَا تُطِيعِ السُّقَهَاءَ، وَلَا تَكُنْ مَهِينًا تَخْتِ كُلُّ أَحَدٍ، وَلَا تَتَكَلَّنْ عَلَىٰ كِفَايَةِ أَحَدٍ، وَقِفْ عِنْدَ كُلِّ أَمْرٍ حَتَّىٰ تَعْرِفَ مَدْخَلَهُ مِنْ مَخْرَجِهِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ فِيهِ فَتَنْدَمَ، وَاجْعَلْ لِقَلْبِكَ قَرِيبًا تُشَارِكُهُ، وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَالِدًا تَتَّبِعُهُ، وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوًّا تُجَاهِدُهُ، وَغَارِيَّةً تَرُدُّهَا، فَإِنَّكَ قَدْ جُعِلْتَ طَيِّبَ نَفْسِكَ وَعَرَفْتَ آيَةَ الصَّحَّةِ، وَبَيَّنَّ لَكَ الدَّاءَ، وَدَلَّتْ عَلَى الدَّوَاءِ، فَانظُرْ قِيَامَكَ عَلَى نَفْسِكَ.

(تحف العقول ص ۳۰۴)

۲۲۔ مَنْ أَصْبَحَ مَهْمُومًا لَيْسَ فِيهِ فَكَاكٍ رَقَبَتِهِ فَقَدْ هَوَّنَ عَلَيْهِ الْجَلِيلَ، وَرَغَبَ مِنْ رَبِّهِ فِي الرِّيحِ الْحَقِيرِ، وَمَنْ عَشَّ آخَاهُ وَحَقَّرَهُ وَنَاوَاهُ جَعَلَ اللَّهُ النَّارَ مَأْوَاهُ، وَمَنْ حَسَدَ مُؤْمِنًا أَنْمَاتُ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَاتُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

(تحف العقول ص ۳۰۲)

۲۳۔ لَا تَتَّصِقْ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لِزُرْكَوكَ، فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَوْقَيْتَ أَجْرَكَ، وَلَكِنْ إِذَا أَعْطَيْتَ بِمِثْلِكَ فَلَا تُطْلِعْ عَلَيْهَا شِمَالَكَ، فَإِنَّ الَّذِي تَتَّصِقُ لَهُ سِرًّا يُخْرِجُكَ عَلَانِيَةً عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ، فِي السَّيْرِ الَّذِي لَا يَبْصُرُكَ أَنْ لَا يُطْلِعَ النَّاسَ عَلَى صَدَقَتِكَ.

(تحف العقول ص ۳۰۵)

۲۱۔ مالدار کی میں تمہارے اندر کمزوریوں نہ پیدا ہو، اور فقیری میں جزع فزع نہ ہو، بدخوار و سنگدل نہ ہو کہ لوگ تمہاری قربت کو ناپسند کریں، اتنے مسست و کمزور نہ ہو کہ تم کو سہر جاننے والا ذلیل کرے، اپنے سے برتر سے جنگ نہ کرو، اپنے سے کمسبت کا مذاق مت اڑاؤ، اہل کار سے نزاع نہ کرو بیوقوفوں کی اطاعت نہ کرو، ہر شخص کی ماتحتی قبول نہ کرو، کسی کی کفایت پر بھروسہ نہ کرو، کسی بھی کام میں ہاتھ ڈالنے اور اس میں پیشمان ہونے سے پہلے اس میں داخل ہونے اور نکلنے کا راستہ دیکھ لو، اپنے دل کو قریبی رشتہ دار سمجھو جو تمہارا شریک ہے، اپنے عمل کو (بمستزلہ) باپ قرار دو کہ اسکے پیچھے پیچھے رہو، اپنے نفس کو اپنا ایسا دشمن سمجھو کہ گویا ہمیشہ اس سے برسرِ پیکار ہو، اور ایک عاریت کی چیز جانو جسکو واپس کرنا ہے کیونکہ تم کو اپنے نفس کا طبیب قرار دیا گیا ہے اور تم کو صحت و مرض کی علامتیں اور دوا و علاج (سب کچھ) بتا دیا گیا ہے۔ لہذا بڑی وقت نظر سے اس کی نگرانی کرو۔

(تحف العقول، ص ۲۲)

۲۲۔ جو شخص اس عالم میں صبح کرے کہ اسکو آتشِ دوزخ کے علاوہ کسی اور بات کی فکر ہو تو اس نے اپنے اوپر عظیم چیز (عذاب) کو بہت ہلکا (دنیا) شمار کیا۔ اور خدا سے بہت معمولی نفع کی خواہش کی، اور جس نے اپنے برادر (مومن) کے ساتھ ملاوٹ کیا اور اسکو ذلیل کیا اور اس سے دشمنی کی تو خدا اسکا ٹھکانا دوزخ بنا دے گا۔ جو شخص مومن سے حسد کریگا اسکے دل میں ایمان اس طرح گھل جائیگا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

(تحف العقول، ص ۳۰۲)

۲۳۔ لوگوں کے سامنے اسلئے صدقہ نہ دو کہ تم کو نیک سمجھیں، کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو اپنی جزا پالی (اب خدا کے یہاں کچھ نہ ملے گا) البتہ اس طرح دو کہ اگر داپنے ہاتھ سے دیا ہے تو ہائیں کو خبر نہ ہو، کیونکہ جسکے لئے (یعنی خدا کیلئے) تم نے پوشیدہ طور سے صدقہ دیا ہے وہ تم کو علی الاعلان جزا دے دے گا اور ایسے دن دے گا کہ لوگوں کا مطلع نہ ہو تا تم کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(تحف العقول، ص ۳۰۵)

۲۴- من مواعظ لقمان لابنہ:

... يَا بَنِيَّ أَلَزِمِ نَفْسَكَ الشُّوْدَةَ فِي أُمُورِكَ وَصَبِّرْ عَلَى مَوَوتَاتِ الْإِخْوَانِ نَفْسَكَ  
فِيَا أَنْزَلَتْ أَنْ تَجْمَعَ عِزَّ الدُّنْيَا فَاقْطَعْ ظَمْعَكَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَإِنَّمَا بَلَغَ  
الْأَنْبِيَاءُ وَالصَّادِقُونَ مَا بَلَغُوا بِقَطْعِ ظَمْعِهِمْ.

(بخارا الانوار ج ۱۳ ص ۴۱۹-۴۲۰)

۲۵- حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَعْرِفُنَا أَنْ يَغْرِضَ عَمَلَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَلَى نَفْسِهِ،  
فَيَكُونُ مُحَاسِبَ نَفْسِهِ، فَإِنْ رَأَى حَسَنَةً اسْتَرَادَ مِنْهَا، وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً اسْتَغْفَرَ  
مِنْهَا، لِيَلَّا يَخْزَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(تحف العقول ص ۳۰۱)

۲۶- مَنْ عَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَطْلُبْهُمْ، وَحَدَّ ثَمَّ فَلَمْ يَكْذِبْهُمْ، وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ  
يُخْلِفْهُمْ، كَانَ مِمَّنْ حَرَمَتْ غَيْبَتُهُ وَكُمَلَتْ مُرُوءَتُهُ وَظَهَرَ عَدْلُهُ وَوَجَبَتْ  
أُخْرَتُهُ.

(اصول کافی ج ۲ باب المؤمن وعلاماتہ ص ۲۳۹)

۲۷- آيَاتُ ثَلَاثَةٍ: قِيَوْمٌ مَضَى لَا يُدْرِكُ، وَيَوْمٌ النَّاسُ فِيهِ قَتَبَتْنِي أَنْ يَغْتَبِمُوهُ، وَغَدَاً  
إِنَّمَا فِي أَيْدِيهِمْ أَمَلُهُ.

(تحف العقول ص ۳۲۴)

۲۸- يَا ابْنَ جُنْدَبِ يَهْلِكُ الْمُتَكَبِّرُ عَلَى عَمَلِهِ، وَلَا يَنْجُو الْمُجْتَرِي عَلَى الذُّنُوبِ  
الْوَائِقِ بِرَحْمَةِ اللَّهِ. قُلْتُ: فَمَنْ يَنْجُو؟ قَالَ: الدِّينُ هُمْ بَيْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ،  
كَأَنَّ قُلُوبَهُمْ فِي مِخْلَبِ طَائِرٍ سَوَّفًا إِلَى التَّوَابِ وَخَوْفًا مِنَ الْعَذَابِ.

(تحف العقول ص ۳۰۲)

۲۴- جناب لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کی تھیں ان میں سے یہ بھی تھیں۔۔۔۔

بنیائے امور زندگی میں ہمیشہ باوقار رہو، اور اپنے دینی بھائیوں کے معاملات میں اپنے نفس  
کو صبر پر آمادہ رکھو، اگر دنیا کی عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے اپنی  
امید کو قطع کر لو اسلئے کہ انبیاء اور صدیقین جس بلند مقام تک پہنچے ہیں وہ اسی قطع امید کی بنا پر پہنچے  
ہیں۔ (بخارا ج ۱۳ ص ۴۱۹-۴۲۰)

۲۵- جس مسلمان کو ہماری معرفت حاصل ہے اس کا حق یہ ہے کہ ہر چیز میں گھسنے میں اپنے عمل کو  
اپنے سامنے رکھے تاکہ اپنے نفس کا محاسب بنے اب اگر اس میں نیکیاں زیادہ ہیں تو اور اضافی خوشش  
کرے اور اگر برائیوں (کی زیادتی) کو دیکھے تو استغفار کرے۔ تاکہ قیامت کے دن رسوا نہ ہو۔

«تحف العقول ص ۳۰۱»

۲۶- جو لوگوں سے معاملہ کرے اور اس میں ان پر ظلم نہ کرے، اور گھٹکو کرے اور جھوٹ نہ بولے۔  
اور وعدہ کر کے وعدہ خلافی نہ کرے تو اسکی غیبت حرام، اسکی مردانگی کامل، اس کی عدالت ظاہر،  
اور اس کی اطاعت واجب ہے۔ (اصول کافی، ج ۲، باب المؤمن وعلاماتہ ص ۲۳۹)

۲۷- دنوں کی تین قسمیں ہیں، ۱۔ وہ کل جو زریا اب وہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ ۲۔ ایک وہ گل جسکی  
صرف آرزو کی جا سکتی ہے ابھی آیا نہیں ہے۔ ۳۔ ایک آج جس میں ہم ہیں اور اسی کو غیبت سمجھنا  
چاہیئے۔ (تحف العقول ص ۳۲۴)

۲۸- اے ابن جندب! اپنے عمل پر پھبر و سدر کرنے والا ہلاک ہوتا ہے، خدا کی رحمت پر یقین رکھ  
کر گناہ کی جرئت کرنے والا نجات نہیں پاسکتا، راوی نے پوچھا: پھر کون نجات پائے گا؟ فرمایا:  
جو امید و بیم کے درمیان میں۔ گویا ان کے قلوب طائر کے پنجے میں ہیں ثواب کے شوق اور عذاب

«تحف العقول ص ۳۰۲»

کے خوف سے۔



۲۹- الْمَعْرُوفُ كَأْسِمِهِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الْمَعْرُوفِ إِلَّا نَوَانُهُ، وَالْمَعْرُوفُ هَدِيَّةٌ مِنَ اللَّهِ إِلَى عَبْدِهِ، وَلَيْسَ كُلُّ مَنْ يُحِبُّ أَنْ يَضَعَ الْمَعْرُوفَ إِلَى النَّاسِ يَضَعُهُ، وَلَا كُلُّ مَنْ رَغِبَ فِيهِ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، وَلَا كُلُّ مَنْ يَقْدِرُ عَلَيْهِ يُؤَدِّنُ لَهُ فِيهِ، فَإِذَا مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْعَبْدِ جَمَعَ لَهُ الرِّغْبَةَ فِي الْمَعْرُوفِ وَالْقُدْرَةَ وَالْإِدْنَ، فَهَنَّاكَ تَمَّتِ السَّعَادَةُ وَالْكَرَامَةُ لِلطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ إِلَيْهِ.

(بخارج ۷۸ ص ۲۴۶)

۳۰- أَلْمَأْشِي فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَالسَّاعِي بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَاضِي حَاجَتِهِ كَالْمَشْحِطِ بِدَمِيهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَوْمَ بَدْرٍ وَأُحُدٍ.

(تحف العقول ص ۳۰۳)

۳۱- إِنَّ اللَّهَ أَنْعَمَ عَلَيَّ قَوْمٍ بِالْمَوَاهِبِ فَلَمْ يَشْكُرُوهُ فَضَارَتْ عَلَيْهِمْ وَبَالَاءٌ، وَابْتَلَى قَوْمًا بِالْمَصَائِبِ فَصَبَرُوا فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ نِعْمَةً.

(بخارج الانوار ۷۸ ص ۲۴۱)

۳۲- إِنَّ الْمَغْصَبَةَ إِذَا عَمِلَ بِهَا الْعَبْدُ سِرًّا لَمْ تَضُرَّ إِلَّا عَامِلَهَا وَإِذَا عَمِلَ بِهَا عَلَانِيَةً وَلَمْ يُغَيِّرْ عَلَيْهِ أَضْرَّتْ بِالْعَامَّةِ.

(قرب الاسناد ص ۲۶)

۳۳- مَا مِنْ رَجُلٍ تَكَبَّرَ أَوْ تَجَبَّرَ إِلَّا لِيَذَلَّهُ وَجَدَهَا فِي نَفْسِهِ.

(اصول کافی ج ۲ ص ۳۱۲)

۳۴- بَرُّوا آبَاءَكُمْ يَبِرُّكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ، وَعَفْوُوا عَنِ النَّاسِ تَعَفُّوا نِسَاؤُكُمْ.

(بخارج الانوار ۷۸ ص ۲۴۲)

۲۹- نیکی اپنے نام کی طرح نیک ہے، اور نیکی سے بہتر اس کی جزا کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے، نیکی خدا کی طرف سے اپنے بندے کیلئے ایک ہدیہ ہے، جو شخص لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کو دوست سمجھتا ہو، ضروری نہیں ہے کہ اس نے لوگوں کے ساتھ نیکی کی بھی ہو، اور نہ ہر رغبت کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس پر قادر بھی ہو، اور نہ ہر قدرت رکھنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس کو اجازت بھی دی گئی ہو، جب خدا کسی بندے پر احسان کرتا ہے تو اس میں نیکی کی رغبت اور اس پر قدرت اور اجازت سب کچھ اکٹھا کر دیتا ہے پھر طالب اور مطلوب (دونوں) کیلئے سعادت و کرامت سب کچھ مکمل ہو جاتی ہے۔

۱۱ بخارج ۷۸ ص ۲۴۶

۳۰- برادر مومن کی حاجت میں جانے والا صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے والے کی طرح ہے اور برادر مومن کی حاجت کو پوری کرنے والا جنگ بدر و احد میں راہ خدا کے اندر اپنے خون میں تمھارے دلے کی طرح ہے۔

(تحف العقول، ص ۳۰۳)

۳۱- خداوند عالم نے ایک قوم کو اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیا مگر (جب) اس قوم نے خدا کا شکر نہ ادا کیا تو وہی نعمتیں وبال بن گئیں اور ایک قوم کو مصائب میں مبتلا کیا، مگر اس نے صبر کیا پس وہ مصائب اس قوم کیلئے نعمت بن گئے۔

۱۱ بخارج ۷۸ ص ۲۴۱

۳۲- انسان اگر چھپ کر گناہ کرے تو صرف اپنے کو نقصان پہنچاتا ہے اور اگر علی الاعلان گناہ کرے اور اس کی روک تھام نہ کی جائے تو پورے معاشرے کو نقصان پہنچاتا ہے، (قرب الاسناد ص ۲۶)

۳۳- جو شخص بھی تکبر یا خود سری کرتا ہے وہ صرف اس ذلت و رسوائی کی وجہ سے تڑپا ہے جو وہ اپنے اندر پاتا ہے۔

۱۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۱۲

۳۴- تم اپنے آباء کے ساتھ نیکی کرو، تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے گی، لوگوں کی عورتوں سے عفت بر تو تمہاری عورتوں سے بھی عفت برتی جائے گی۔

۱۱ بخارج ۷۸ ص ۲۴۲

۳۵۔ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَعِطْ مَنْ حَرَمَكَ، وَأَحْسِنِ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ، وَسَلِّمْ عَلَى مَنْ سَبَّكَ، وَأَنْصِفْ مَنْ خَاصَمَكَ، وَأَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ، كَمَا أَنْتَ تُحِبُّ أَنْ يُعْفَى عَنْكَ، فَأَعْتَبِرْ بِعَفْوِ اللَّهِ عَنْكَ، أَلَا تَرَى أَنَّ شَمْسَهُ أَشْرَقَتْ عَلَى الْأَبْرَارِ وَالْفَجَّارِ، وَأَنَّ مَطَرَهُ بَنَرَكَ عَلَى الصَّالِحِينَ وَالْخَاطِئِينَ. (تحف العقول ص ۳۰۵)

۳۶۔ اخَذَ مِنْ النَّاسِ ثَلَاثَةَ: الْخَائِنَ وَالظَّالِمَ وَالنَّمَامَ لِأَنَّ مَنْ خَانَ لَكَ خَانَكَ، وَمَنْ ظَلَمَ لَكَ سَيَظْلِمُكَ، وَمَنْ نَمَّ إِلَيْكَ سَيُثِمُ عَلَيْكَ. (تحف العقول ص ۳۱۶)

۳۷۔ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعَثَ اللَّهُ الْعَالِمَ وَالْعَابِدَ، فِإِذَا وَقَفَا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ قِيلَ لِلْعَابِدِ: انْطَلِقْ إِلَى الْجَنَّةِ وَقِيلَ لِلْعَالِمِ قِفْ تَشْفَعُ لِلنَّاسِ بِحَسَنِ تَأْدِيكَ لَهُمْ. (بخارج ۸ ص ۵۶)

۳۸۔ رَكَعَتَانِ يُصَلِّيهِمَا مُتَزَوِّجٌ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رَكَعَةً يُصَلِّيهَا غَيْرَ مُتَزَوِّجٍ.

(بخار الانوار ج ۱۰۳ ص ۲۱۹)

۳۹۔ أَلْكَأْدُ عَلَى عِبَائِهِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

(وسائل الشيعه ج ۱۲ ص ۴۳)

۴۰۔ لِأَنَّكَ شَفَاعَتَنَا مَنْ اسْتَحَفَّ بِالصَّلَاةِ.

(فروع کافی ج ۳ ص ۲۷۰)

۲۵۔ جو تمہارے ساتھ قطع رحم کرے تم اسکے ساتھ صلہ رحم کرو، جو تمہارے ساتھ برائی کرے۔ تم اس کے ساتھ اچھائی کرو، جو تم کو کالی دے اس کو سلام کرو، جو تم سے دشمنی کرے تم اس سے انصاف کا برتاؤ کرو، جو تم پر ظلم کرے اس کو اسی طرح معاف کرو، جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم کو معاف کیا جائے عفو خدا کو پیش نظر رکھو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کا سورج نیکیوں اور بروں سب پر چمکتا ہے اور اس کی بارش نیک لوگوں اور گنہگاروں دونوں پر ہوتی ہے۔

«تحف العقول ص ۳۰۵»

۳۴۔ تین لوگوں سے ڈرو، ۱۔ خائن، ۲۔ ظالم، ۳۔ چغٹور، اسلئے کھان اگر آج تہہ کے (فائدے) کیلئے خیانت کر رہا ہے تو گل تمہارے (نقصان) کیلئے خیانت کرے گا۔ اور جو آج تمہاری خاطر ظلم کر رہا ہے کل تم پر ہی ظلم کرے گا۔ اور جو تم سے دوسروں کی جہلی کھاتا ہے وہ دوسروں سے تمہاری جہلی کھائے گا۔

«تحف العقول، ص ۲۶۶»

۳۵۔ قیامت کے دن خدا عالم اور عابد (دونوں) کو اٹھائے گا۔ جب دونوں خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے تو عابد سے کہا جائے گا تو جنت میں جا، اور عالم سے کہا جائے گا تم ٹھہرو لوگوں کو بہترین ادب سکھانے کی وجہ سے ان کی شفاعت کرو۔

«بخار، ج ۱۸، ص ۵۶»

۳۸۔ شادی شدہ کی دو رکعت نماز غیر شادی شدہ کی ستر رکعت نماز سے افضل ہے۔

«بخار، ج ۱۰۳، ص ۲۱۹»

۳۹۔ اپنے عیال کیلئے کوشش کرنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

«وسائل الشیعہ، ج ۱۱۲، ص ۲۳»

۴۰۔ نماز کی استخفاف کرنے والے کو ہماری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

«فروع کافی، ج ۳، ص ۲۷۰»

## معصوم نہم

## امام ہفتم

## حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام

اور ان کی چالیس حدیثیں

## معصوم نہم

## امام ہفتم

## حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

نام: ————— موسیٰ

القاب مشہور: ————— عبد صالح، کاظم، باب الحوائج،

کنیت: ————— ابوالحسن، ابو ابراہیم،

باپ: ————— امام جعفر صادقؑ

مان: ————— حمیدہ خاتون،

وقت ولادت: ————— صبح روز کیشنبہ،

تاریخ ولادت: ————— ۶ صفر،

سن ولادت: ————— ۲۸ ہجری ۴

جائے ولادت: ————— ۴ ابواب، مکہ و مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے۔

تاریخ شہادت: ————— ۲۵ / رجب، ————— سن شہادت: ————— ۱۸۳ ہجری قمری:

جائے شہادت: ————— قید خانہ ہارون رشید در بغداد ۴

عمر: ————— ۵۵ سال۔ ————— سبب شہادت: ————— ہارون حکم سے زہر دیا گیا:

مزار: ————— کاظمین، بغداد کے قریب۔

دوران زندگی: ۱۔ امامت سے پہلے کا دور جو ۱۲۸ قمری سے ۱۲۸ قمری (۲۰ سال) تک، پر پھیلا ہوا

ہے۔ ۲۔ امامت کے بعد کا دور ۱۲۸، سے ۱۸۳ تک (۲۵ سال) تک کہ ہے جو خصوصاً وقت مہدی عباسی

ہادی عباسی، ہارون رشید پر مشتمل ہے، سب سے زیادہ آپ کی امامت کا دور عصر ہارون میں تھا

جس کی مدت ۲۳ سال ۲ ماہ ۱۷ دن تھی اور ہارون عباسی دور کا پانچواں خلیفہ تھا اس

کے دور میں حضرت زیادہ تر قید خانہ میں رہے۔

## اربعون حدیثاً

عن الامام موسى الكاظم عليه السلام

۱- وَجَدْتُ عِلْمَ النَّاسِ فِي اَرْبَعٍ: اَوَّلُهَا اَنْ تَعْرِفَ رَبَّكَ، وَالثَّانِيَةُ اَنْ تَعْرِفَ مَا صَنَعَ بِكَ، وَالثَّلَاثَةُ اَنْ تَعْرِفَ مَا ارَادَ مِنْكَ، وَالرَّابِعَةُ اَنْ تَعْرِفَ مَا يُخْرِجُكَ عَنْ دِينِكَ.

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۹)

۲- اِنَّ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجَّتَيْنِ: حُجَّةٌ ظَاهِرَةٌ، وَحُجَّةٌ بَاطِنَةٌ، فَاَمَّا الظَّاهِرَةُ فَالرُّسُلُ وَالْاَنْبِيَاءُ وَالْاَيْمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: وَاَمَّا الْبَاطِنَةُ فَالْعُقُوبُ.

(بحار الانوار ج ۱ ص ۱۳۷)

۳- يَا هِشَامُ اِنَّ لِقَمَانَ قَالَ لِابْنِهِ: «تَوَاضَعْ لِلْحَقِّ تَكُنْ اَعْقَلَ النَّاسِ. يَا بَنِيَّ اِنَّ الدُّنْيَا بَحْرٌ عَمِيقٌ، قَدْ غَرِقَ فِيهِ عَالَمٌ كَثِيرٌ فَلْتَكُنْ سَفِيئَتِكَ فِيهَا تَقْوَى اللّٰهِ وَحَشْوُهَا الْاِيْمَانَ وَشِرَاعُهَا التَّوَكُّلَ وَقَيْمُهَا الْعَقْلَ. وَدَلِيلُهَا الْعِلْمَ وَسُكَّانُهَا الصَّبْرَ».

(تحف العقول ص ۳۸۶)

## حضرت امام موسی کاظم کی چالیس حدیث

۱- لوگوں کا علم میں چار چیزوں میں پایا، ۱- اپنے خدا کی معرفت، ۲- خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے اس کی معرفت، ۳- اس بات کی معرفت کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے، ۴- کون سی چیز تم کو دین سے خارج کر دے گی۔

» اعیان الشیعة طبع جدید، ج ۲، ص ۹ «

۲- خدا کی طرف سے لوگوں کیلئے دو حجبتیں ہیں، ۱- ظاہری، ۲- باطنی، ظاہری حجبتیں انبیاء و ائمه ہیں، اور باطنی عقول ہیں،

» بحار، ج ۱، ص ۱۳۷ «

۳- اے ہشام! لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: حق کیلئے تواضع کرو تو سب سے زیادہ عقلمند ہوگا، میرے بیٹے! دنیا ایک بہت ہی گہرا سمندر ہے اس میں بہت سی دنیاؤں کی چوکیاں ہیں لہذا اس میں تمہاری کشتی تقویٰ الہی ہو اس میں جو چیز بار کی جائے وہ ایمان ہو، اس کا بادبان توکل (برخدا) ہو اس کا ملاح عقل ہو، اس کشتی کا رہنما علم ہو، اس میں سوار ہونے والا صبر ہو۔

تحف العقول ص ۳۸۶ «

۴- تَفَقَّهُوا فِي دِينِ اللَّهِ فَإِنَّ الْفِقْهَ مِفْتَاحُ الْبَصِيرَةِ وَتَمَامُ الْعِبَادَةِ وَالسَّبَبُ إِلَى الْمَنَازِلِ الرَّفِيعَةِ وَالرَّتَبِ الْجَلِيلَةِ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا. وَفَضْلُ الْفَقِيهِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الشَّمْسِ عَلَى الْكَوَاكِبِ. وَمَنْ لَمْ يَتَفَقَّهُ فِي دِينِهِ لَمْ يَرْضَ اللَّهُ لَهُ عَمَلًا.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۲۱)

۵- اجْتَهِدُوا فِي أَنْ يَكُونَ زَمَانُكُمْ أَرْبَعِ سَاعَاتٍ: سَاعَةٌ لِمُنَاجَاةِ اللَّهِ، وَسَاعَةٌ لِأَمْرِ الْمَعَاشِ، وَسَاعَةٌ لِمُعَاشَرَةِ الْإِخْوَانِ وَالنِّقَاتِ الدِّينِ يُعْرِفُونَكُمْ غُيُوبَكُمْ وَتُخْلِصُونَ لَكُمْ فِي الْبَاطِنِ، وَسَاعَةٌ تَخْلُونَ فِيهَا لِلذَّائِكُمْ فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ وَيَهْدِيهِ السَّاعَةَ تَقْدِرُونَ عَلَى الثَّلَاثِ سَاعَاتٍ.

(تحف العقول ص ۴۰۹)

۶- يَا هِشَامُ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ خَائِفًا رَاجِيًا. وَلَا يَكُونُ خَائِفًا رَاجِيًا حَتَّى يَكُونَ غَامِلًا لِمَا يَخَافُ وَيَرْجُو.

(تحف العقول ص ۳۹۵)

۷- ... فَأَيُّ الْأَعْدَاءِ أَوْجِبُهُمْ مُجَاهَدَةً؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَقْرَبُهُمْ إِلَيْكَ وَأَعْدَاؤُهُمْ لَكَ وَأَضْرَهُمْ بِكَ وَأَعْظَمُهُمْ لَكَ عَدَاوَةً وَأَخْفَاهُمْ لَكَ شَخْصًا مَعَ ذُنُوبِهِ مِنْكَ...

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۱۵)

۴- دین خدا کو سمجھو کیونکہ فقہ بصیرت کی کلید، اور مکمل عبادت اور دنیا و آخرت میں عظیم مرتبوں، اور بلند مرتبوں تک پہنچنے کا ذریعہ (وسبب) ہے فقہ کی فضیلت عابد پر اسی طرح ہے جس طرح سورج کی فضیلت ستاروں پر ہے، اور جو شخص دین کی فقہ نہ حاصل کرے خدا اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا۔

بخارا، ج ۷۸ ص ۳۲۱

۵- کوشش کر کے اپنے وقت کو چار حصوں میں تقسیم کر لو۔ ایک وقت خدا سے مناجات کیلئے، ایک وقت اپنے امور معاش کیلئے، ایک وقت اپنے ان بھروسہ والے دوستوں کیلئے، جو تم کو تمہارے غیوب بتا سکیں اور باطن میں تمہارے مخلص ہوں، ایک وقت اپنے غیر حرام لذتوں کیلئے اور اسی ساعت سے باقی تینوں ساعتوں کیلئے طاقت حاصل کرو۔

(تحف العقول، ص ۴۰۹)

۶- اے ہشام! انسان اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا سے خائف اور اس کی رحمتوں کا امیدوار نہ ہو، اور خائف و امیدوار اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک جن چیزوں سے ڈرنا چاہیے اور جن کی امید رکھنی چاہیے ان کا عامل نہ ہو۔

(تحف العقول، ص ۳۹۵)

۷- ایک شخص نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا: کس دشمن سے جہاد کرنا زیادہ واجب ہے؟ امام نے فرمایا: ان لوگوں سے جو تمہارے سب سے نزدیک ترین دشمن ہوں، اور سب سے زیادہ تیرے دشمن ہوں، اور تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہوں، اور ان کی دشمنی تمہارے لئے سب سے زیادہ عظیم ہو، اور تمہارے لئے ان کی شخصیت سب سے زیادہ پوشیدہ ہو، حالانکہ تم سے بہت فریب ہوں۔

بخارا، ج ۷۸ ص ۳۱۵

۸- إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ قَدْرًا: الَّذِي لَا يَرَى الدُّنْيَا لِتَفْسِيهِ خَطْرًا، أَمَا إِنَّ أَبْدَانَكُمْ لَيْسَ لَهَا تَمَنُّ إِلَّا الْجَنَّةَ، فَلَا تَبِعُوهَا بِغَيْرِهَا.

(تحف العقول ص ۳۸۹)

۹- يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ لَا يُحَدِّثُ مَنْ يَخَافُ تَكْذِيبَهُ. وَلَا يَسْأَلُ مَنْ يَخَافُ مَنَعَهُ. وَلَا يَعِدُّ مَا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ. وَلَا يَرْجُو مَا يُعْتَفُ بِرَجَائِهِ. وَلَا يَتَقَدَّمُ عَلَى مَا يَخَافُ الْعَجْزَ عَنْهُ.

(تحف العقول ص ۳۹۰)

۱۰- يَسَسُ الْعَبْدُ عِنْدَ بَيْتِهِ ذَاوَجْهَيْنِ وَذَا لِسَانَيْنِ يُطْرَى أَخَاهُ إِذَا شَاهَدَهُ وَتَأْكُلُهُ إِذَا غَابَ عَنْهُ إِنْ أُعْطِيَ حَسَدَهُ وَإِنْ ابْتُلِيَ خَدَلَهُ.

(تحف العقول ص ۳۹۵) (بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۱۰)

۱۱- ... وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَمِّهِ وَأَبِيهِ وَإِنْ لَمْ يَلِدْهُ أَبُوهُ، مَلْعُونٌ مَنِ اتَّهَمَ أَخَاهُ، مَلْعُونٌ مَنْ عَشَّ أَخَاهُ، مَلْعُونٌ مَنْ لَمْ يَنْصَحْ أَخَاهُ، مَلْعُونٌ مَنْ اغْتَابَ أَخَاهُ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۳۳)

۱۲- مَنِ اسْتَوَى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَقْبُورٌ، وَمَنْ كَانَ آخِرُ يَوْمَيْهِ شَرَّهُمَا فَهُوَ مَلْعُونٌ، وَمَنْ لَمْ يَغْرِفِ الزِّيَادَةَ فِي نَفْسِهِ فَهُوَ فِي نُقْصَانٍ، وَمَنْ كَانَ إِلَى التُّقْضَانِ فَالْمَوْتُ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْحَيَاةِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۲۷)

۸- تم میں سب سے زیادہ ارجمند وہ شخص ہے کہ جو دنیا کو اپنے لئے باعث عزت و وقار نہ سمجھے۔ آگاہ ہو جاؤ تمہارے بدنوں کی قیمت صرف جنت ہے لہذا اس سے کم پر سودا نہ کرو۔

«تحف العقول، ص ۳۸۹»

۹- اے ہشام! عقلمند آدمی اس شخص سے بات نہیں کرتا جس کے بارے میں ڈر ہو کہ یہ مجھے جھٹلا دے گا اور نہ اس سے سوال کرتا ہے جس کے بارے میں خطرہ ہوتا ہے کہ انکار کر دے گا اور نہ ایسی چیز کا وعدہ کرتا ہے جس پر قادر نہیں ہوتا، اور نہ اس چیز کی امید کرتا ہے جو باعث سرزنش ہو، اور نہ ایسے کام کا اقدام کرتا ہے جس کے بارے میں خطرہ ہو کہ عاجز ہو جائے گا۔

«تحف العقول ص ۳۹۰»

۱۰- کتنا برا وہ شخص ہے جو دو چہرہ اور دو زبان والا ہو وہ یعنی منافق ہو، ساسے اپنے برادر مومن کی تعریف کرے اور پیٹھ پیچھے غیبت کرے، اگر وہ برادر مومن کو کچھ مل جائے تو اس سے حسد کرنے لگے اور اگر مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو اکیلا چھوڑ دے۔

«تحف العقول ص ۳۹۵» «بخارا، ج ۷۸، ص ۳۱۰»

۱۱- ایک مومن دوسرے مومن کا حقیقی بھائی ہے چاہے اس کے والدین نے اس کو نہ جنا ہو جو اپنے بھائی کو متہم کرے وہ ملعون ہے، اور جو اپنے بھائی سے کھوٹ کرے وہ ملعون ہے، جو اپنے بھائی سے خیر نہ کرے اور اس کو نصیحت نہ کرے وہ ملعون ہے جو اپنے بھائی کی غیبت کرے وہ ملعون ہے۔

«بخارا، ج ۷۸، ص ۳۳۳»

۱۲- جس کے دونوں دن (معنوی اعتبار سے) برابر ہوں وہ کھلے میں ہے، اور جس کے دونوں دنوں میں سے دوسرے دن کا آخری دنوں سے برا ہو وہ ملعون ہے، اور جو اپنے اندر افزائش معنوی نہ دیکھے وہ نقصان میں ہے، اور جو نقصان میں ہو اس کیلئے موت زندگی سے بہتر

«بخارا، ج ۷۸، ص ۳۲۷»

۱۳- مَنْ أَظْلَمَ نُورَ فِكْرِهِ بِظُلْمِ أَقْلِيهِ وَمَحَا ظَرَائِفَ حِكْمَتِهِ بِفُضُولِ كَلَامِهِ،  
وَأَظْلَمَ نُورَ عَيْتَرِيهِ بِشَهَوَاتِ نَفْسِهِ فَكَأَنَّمَا أَعَانَ هَوَاهُ عَلَى هَدْمِ عَقْلِيهِ وَمِنْ مَدَمٍ  
عَقْلُهُ أَفْسَدَ دِينَهُ وَدُنْيَاهُ.

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۴- كَلَّمَا أَخَذْتَ النَّاسَ مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْتَمِلُونَ، أَخَذْتَ اللَّهُ  
لَهُمْ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَتَعَدَّوْنَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۲)

۱۵- يَا هِشَامُ لَوْ كَانَ فِي يَدِكَ جَوْزَةٌ وَقَالَ النَّاسُ [فِي يَدِكَ] لَوْلَوْهَ مَا كَانَ  
يَنْفَعُكَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهَا جَوْزَةٌ. وَلَوْ كَانَ فِي يَدِكَ لَوْلَوْهَ وَقَالَ النَّاسُ: إِنَّهَا  
جَوْزَةٌ مَا ضَرَّكَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهَا لَوْلَوْهَ.

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۶- أَخْبِرَكَ أَنْ مِنْ أَوْجِبِ حَقِّ أَخِيكَ أَنْ لَا تَكْتُمَهُ شَيْئًا يَنْفَعُهُ لِأَمْرِ دُنْيَاهُ  
وَلِأَمْرِ آخِرَتِهِ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۹)

۱۷- إِيَّاكَ وَالْكِبْرَ، فَإِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ  
كِبْرٍ..

(تحف العقول ص ۳۹۶)

۱۸- يَا هِشَامُ لِكُلِّ شَيْءٍ دَلِيلٌ وَدَلِيلُ الْعَاقِلِ التَّفَكُّرُ، وَدَلِيلُ التَّفَكُّرِ  
الضَّمْتُ.

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۳- جو شخص اپنے فکر کے نور کو لمبی امیدوں کے ذریعہ تاریک بنا لے، اور حیکمانہ اقوال کو  
فضول باتوں سے ختم کر دے، اور عبرتوں کے نور کو خواہشوں (کی ہوا) سے بھجادے، اس  
نے اپنے خانہ عقل کو ویران کرنے میں خواہشات نفس کی مدد کی ہے اور جس نے خانہ عقل کو  
ویران کر دیا اس نے اپنی دنیا و دین کو برباد کر لیا۔

«تحف العقول ص ۳۸۶»

۱۴- جب بھی لوگ نئے نئے قسم کے گناہ کرتے ہیں تو خدا ان کو نئے نئے قسم کے عذاب میں  
مبتلا کرتا ہے۔

«بخاری ج ۷۸ ص ۳۲۲»

۱۵- اے ہشام! اگر تمہارے ہاتھ میں اخروٹ ہے اور تم کو معلوم ہے کہ یہ اخروٹ ہے تو  
لوگ چاہے جتنا کہیں کہ تمہارے ہاتھ میں موتی ہے اس سے تم کو کوئی فائدہ نہیں پہونچے گا۔  
اور اگر تمہارے ہاتھ میں موتی ہے اور تم جانتے ہو کہ موتی ہے تو لوگوں کے یہ کہنے سے کہ یہ اخروٹ  
ہے تم کو کوئی ضرر نہیں پہونچے گا۔

«تحف العقول ص ۳۸۶»

۱۶- میں تم کو بتانا چاہوں کہ تمہارے برادر مومن کا تمہارے اوپر سب سے بڑا واجب حق یہ  
ہے کہ کوئی بھی ایسی چیز جو اس کے دنیا یا آخرت کیلئے مفید ہو اس سے نہ چھپاؤ۔

«بخاری ج ۷۸ ص ۳۲۹»

۱۷- خبردار کبر نہ کرنا، کیونکہ جس کے دل میں دانہ کے برابر بھی کبر ہو گا وہ جنت میں نہ جائے گا۔

(تحف العقول ص ۳۹۶)

۱۸- اے ہشام! ہتھیار کے بے دلیل ہے اور عقلمندی دلیل غور و فکر کرنا ہے اور غرور و فخر کی  
دلیل خاموشی ہے۔

«تحف العقول ص ۳۸۶»

۱۹۔ يَا هِشَامُ إِنَّ الْمَسِيحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِلْحَوَارِيِّينَ: ... وَإِنَّ صِغَارَ  
الدُّنُوبِ وَمُحَقَّرَاتِهَا مِنْ مَكَائِدِ إِبْلِيسَ يُحَقِّرُهَا لَكُمْ وَيُصَفِّرُهَا فِي أَعْيُنِكُمْ  
فَتَجْتَمِعُ وَتَكْتُمُ فَتَحِيْطُ بِكُمْ»  
(تحف العقول ص ۳۹۲)

۲۰۔ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَاحِشٍ بَدِيٍّ قَلِيلِ الْحَيَاءِ لَا يُبَالِي مَا  
قَالَ وَلَا مَا قِيلَ فِيهِ.  
(تحف العقول ص ۳۹۴)

۲۱۔ يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ رَضِيَ بِالذُّونِ مِنَ الدُّنْيَا مَعَ الْحِكْمَةِ، وَلَمْ يَرْضَ  
بِالذُّونِ مِنَ الْحِكْمَةِ مَعَ الدُّنْيَا.  
(تحف العقول / ص ۳۸۷)

۲۲۔ وَجَاهِدْ نَفْسَكَ لِتَرُدَّهَا عَنْ هَوَاهَا، فَإِنَّهُ وَاجِبٌ عَلَيْكَ جِهَادُ  
عَدُوِّكَ.  
(بحار الانوار ص ۷۸ ص ۳۱۵)

۲۳۔ مَنْ كَفَّتْ غَضَبَهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّتْ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.  
(وسائل الشيعة، ج ۱۱ ص ۲۸۹)

۲۴۔ يَا هِشَامُ إِنَّ الرِّزْقَ تَنْبُتُ فِي السَّهْلِ وَلَا تَنْبُتُ فِي الصَّفَا. فَكَذَلِكَ  
الْحِكْمَةُ تَعْمُرُ فِي قَلْبِ الْمُتَوَاضِعِ وَلَا تَعْمُرُ فِي قَلْبِ الْمُتَكَبِّرِ الْجَبَّارِ.  
(تحف العقول ص ۳۹۶)

۱۹۔ اے ہشام! جناب علیؑ نے اپنے حواریوں سے کہا: .... چھوٹے اور معمولی گناہ  
المبیس کے مکاریوں میں سے ہیں، وہ ان گناہوں کو تمہاری نظروں میں حقیر و معمولی کر کے  
پیش کرتا ہے پھر وہ اکٹھا ہو کر بہت ہو جاتے ہیں۔ اور تم کو (چاروں طرف سے) گھیر لیتے  
ہیں۔  
(تحف العقول، ص ۳۹۲)

۲۰۔ خداوند عالم نے ہر بزدبان اور گالی دینے والے اور بے حیا اور جس کو اس بات کا احساس  
نہ ہو کہ اس نے کیا کہا اور اس کے بارے میں کیا کہا گیا، پر حجت حرام قرار دیدی ہے،

(تحف العقول، ص ۳۹۴)

۲۱۔ اے ہشام! عقلمند آدمی دانش و معرفت کے ساتھ تھوڑی سی دنیا پر راضی ہو سکتا ہے  
لیکن بے حجت و دانش پوری دنیا کے ساتھ بھی راضی نہ ہوگا۔

(تحف العقول ص ۳۸۷)

۲۲۔ اپنے کیش خواہشات سے جہاد کرو تا کہ اپنے نفس کو ان خواہشات سے روک سکو خواہشات  
نفسانی کے ساتھ جہاد کرو تا کہ دشمن سے جہاد کرنے کی طرح واجب ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۱۵)

۲۳۔ جو شخص اپنے غصے کو لوگوں سے روک لے، خدا قیامت کے دن اس سے اپنا  
عذاب روک لے گا۔

(وسائل الشیعہ، ج ۱۱، ص ۲۸۹)

۲۴۔ اے ہشام! زراعت نرم زمین میں اگتی ہے، پتھروں پر زراعت نہیں اگتی اسی  
طرح تواضع سے قلب میں حکمت آباد ہوتی ہے، متکبر و جبار کے دل میں حکمت  
آباد نہیں ہو سکتی۔

(تحف العقول ص ۳۹۶)



۲۵۔ لَا تُحَدِّثُوا أَنْفُسَكُمْ بِفَقْرِ وَلَا بِظُلْمِ عُمْرٍ، فَإِنَّهُ مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالْفَقْرِ بَحَلٍّ، وَمَنْ حَدَّثَهَا بِظُلْمِ الْعُمْرِ يَخْرِصُ.

(تحف العقول ص ۴۱۰)

۲۶۔ يَا هِشَامُ إِنْ كَانَ يُغْنِيكَ مَا يَكْفِيكَ فَأَذْنِي مَا فِي الدُّنْيَا يَكْفِيكَ، وَإِنْ كَانَ لَا يُغْنِيكَ مَا يَكْفِيكَ فَلَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا يُغْنِيكَ.

(تحف العقول ص ۳۸۷)

۲۷۔ يَاكَ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِثُورِ إِيْمَانِكَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۱)

۲۸۔ يَا هِشَامُ الصَّبْرُ عَلَى الْوَحْدَةِ عَلَامَةٌ قُوَّةِ الْعَقْلِ فَمَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى آغْتَرَلَ أَهْلَ الدُّنْيَا وَالرَّاعِيْنَ فِيهَا وَرَغِبَ فِي مَا عِنْدَ رَبِّهِ وَكَانَ اللَّهُ آتِسَهُ فِي الْوَحْشَةِ وَصَاحِبَهُ فِي الْوَحْدَةِ وَغَنَاهُ فِي الْعَيْلَةِ وَمَقَرَّهُ فِي غَيْرِ عَشِيرَةٍ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۰۱)

۲۹۔ مَنْ لَمْ يَجِدْ لِلْإِسَاءَةِ مَضْمَنًا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ لِلْإِحْسَانِ مَوْجِعٌ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۳)

۳۰۔ مَا مِنْ شَيْءٍ تَرَاهُ عَيْتَكَ إِلَّا وَفِيهِ مَوْعِظَةٌ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۱۹)

۳۱۔ يَا هِشَامُ مَنْ أَرَادَ الْغِنَى بِلَا مَالٍ، وَرَاحَةَ الْقَلْبِ مِنَ الْحَسَدِ، وَالسَّلَامَةَ فِي الدِّينِ، فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَسْأَلَتِهِ بِأَنْ يُكَمِّلَ عَقْلَهُ، فَمَنْ عَقَلَ قَتَعَ بِمَا يَكْفِيهِ، وَمَنْ قَتَعَ بِمَا يَكْفِيهِ اسْتَفْنَى، وَمَنْ لَمْ يَقْتَعْ بِمَا يَكْفِيهِ لَمْ يَدْرِكِ الْغِنَى أَبَدًا.

(اصول الكافي ج ۱ ص ۱۸)

۲۵۔ اپنے نفسوں سے فقیری اور طول عمر کی بات نہ کرو کیونکہ جو اپنے نفس سے فقیری کی بات کرتا ہے وہ نخیل ہو جاتا ہے اور جو طول عمر کی بات کرتا ہے وہ ترہیں ہو جاتا ہے۔

«تحف العقول ص ۳۱۰»

۲۶۔ اے ہشام! اگر باندازہ کفاف زندگی تم کو بے نیاز بنا سکتا تو سادہ ترین زندگی دنیا بھی تیرے لئے کافی ہوتی اور اگر بمقدار کفاف تم کو بے نیاز نہیں بنا سکتا تو دنیا کی کوئی چیز بھی تم کو بے نیاز نہیں کر سکتی۔

«تحف العقول ص ۳۸۷»

۲۷۔ خبردار مزاح نہ کرو کیونکہ اس سے تمہارے چہرے کا نور چلا جاتا ہے۔

«بحار انوار ج ۷۸ ص ۳۲۱»

۲۸۔ اے ہشام تمہاری پر صبر قوت عقل کی علامت ہے، جو خداوند عالم سے آشنا ہو گا (یا خدا سے عقلمندی حاصل کرے گا) اور اہل دنیا، اور دنیا سے رغبت کرنے والوں سے کنارہ کشی کر لے گا اور جو کچھ خدا کے پاس ہے اس سے دل لگائے گا تو خدا وحشت کے وقت اس کا انیس اور تمہاری کے وقت اس کا رفیق، فقیری میں اس کی مالداری، اور بے قومی اور بے یلگی کی صورت میں اس کے لئے مایہ عزت ہو گا۔

«بحار انوار ج ۷۸ ص ۳۰۱»

۲۹۔ جس نے رنج و تکلیف کا مزہ چکھا ہو، اس کے نزدیک نیکی کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی

«بحار انوار ج ۷۸ ص ۳۲۳»

۳۰۔ تمہاری آنکھیں جن چیزوں کو بھی دیکھتی ہیں ان میں موعظت ہے۔

«بحار انوار ج ۷۸ ص ۳۱۹»

۳۱۔ اے ہشام جو بغیر مال کے مالداری چاہتا ہو، اور حسد سے راحت قلب، اور دین کی سلامتی چاہتا ہو وہ خدا سے تضرع و زاری کے ساتھ کمال عقل کا سوال کرے کیونکہ عاقل بقدر ضرورت قناعت کرتا ہے اور جو بقدر کفاف قناعت کرتا ہے وہ مالدار ہو جاتا ہے اور جو بقدر کفاف قناعت نہیں کرتا وہ کبھی غنا حاصل نہیں کر پاتا۔

«اصول کافی ج ۱ ص ۱۸»

۳۲- إِيَّاكَ أَنْ تَمْتَعَ فِي طَاعَةِ اللَّهِ فَتَنْفِقَ مِثْلِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۲۰)

۳۳- يَا هِشَامُ إِنَّ كُلَّ النَّاسِ يُبْصِرُ الشُّجُومَ وَلَكِنْ لَا يَهْتَدِي بِهَا إِلَّا مَنْ تَعْرِفَ مَجَارِيهَا وَمَنَازِلَهَا وَكَذَلِكَ أَنْتُمْ تَدْرُسُونَ الْحِكْمَةَ وَلَكِنْ لَا يَهْتَدِي بِهَا مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِهَا.

(تحف العقول ص ۳۹۲)

۳۴- وَأَمِيتِ الظَّمْعَ مِنَ المَخْلُوقِينَ، فَإِنَّ الظَّمْعَ مِفْتَاحٌ لِلذُّلِّ...

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۱۵)

۳۵- وَاعْلَمُوا أَنَّ الْكَلِمَةَ مِنَ الْحِكْمَةِ ضَالَّةٌ الْمُؤْمِنِ فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ...

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۰۹)

۳۶- وَإِنَّ شَرَّ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تَكَرَّرَ مُجَالَسَتَهُ لِفُحْشِيهِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۱۰)

۳۷- أَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعَبْدُ إِلَى اللَّهِ بَعْدَ التَّعْرِيفِ بِهِ: الصَّلَاةُ وَبِرُّ آلِ الدِّينِ وَتَرْكُ الْحَسَدِ وَالْمُغْجَبِ وَالْفَخْرِ.

(تحف العقول ص ۳۹۱)

۳۲- اطاعت خدائیں خرچ کرنے سے نہ رکھو۔ ورنہ اس کا دو گنا معصیت میں خرچ کرنا پڑے گا۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۳۲۰)

۳۳- اے ہشام! (یوں تو) سب ہی لوگ ستاروں کو دیکھتے ہیں لیکن ان کے ذریعہ کوئی اصل راستہ تک نہیں پہنچ پاتا۔ البتہ جو لوگ ستاروں کے مجاری اور ان کی منزلوں کو جانتے ہیں اور اصل راستہ تک پہنچ جاتے ہیں اسی طرح لوگ حکمت پڑھتے ہو لیکن اس کے ذریعہ کوئی ہدایت نہیں حاصل کر پاتے ہاں جو اس پر عمل کرتے ہیں (وہی سمجھتے ہیں)

(تحف العقول ص ۳۹۲)

۳۴- مخلوقات سے اپنی طمع کو ختم کر دو۔ کیونکہ یہی طمع ذلت کی کلید ہے۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۳۱۵)

۳۵- یہ جان لو کہ حکمت کا کلید مومن کی گمشدہ چیز ہے، لہذا تمہارے اوپر علم و دانش کا دیکھنا واجب ہے۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۳۰۹)

۳۶- خدا کے بندوں میں سب سے برا وہ ہے جس کے ساتھ نشست و برخاست کو اس کے فحشیات کی وجہ سے مکر وہ سمجھا جائے۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۳۱۰)

۳۷- خدا کی معرفت کے بعد سب سے افضل چیز جس سے بندہ اپنے خدا سے تقرب حاصل کر سکے، نماز، والدین کے ساتھ نیکی، ترک حسد، خود پسندی، اور فخر ہے

(تحف العقول ص ۳۹۱)

۳۸- يَا هِشَامُ مَنْ صَدَقَ لِسَانُهُ زَكَا عَمَلُهُ

(تحف العقول ص ۳۸۸)

۳۹- ... وَمَنْ ظَلَبَ الرِّثَاسَةَ هَلَكَ. وَمَنْ دَخَلَهُ الْعُجْبُ هَلَكَ.

(تحف العقول ص ۴۰۹)

۴۰- مَنْ بَدَّرَ وَآشَرَفَ زَالَتْ عَنْهُ النَّعْمَةُ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۷)

۳۸- اے ہشام! جس کی زبان سچ بولتی ہو اس کا عمل پاکیزہ ہے۔

(تحف العقول ص ۳۸۸)

۳۹- جو شخص ریاست طلب ہوگا وہ ہلاک ہوگا، اور جو بھی خود میں ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔

(تحف العقول ص ۴۰۹)

۴۰- جو شخص فضول خرچ ہوگا، اس کی نعمت اس سے زائل ہو جائے گی۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۳۲۷)



## دسویں محصوم

### آٹھویں امام

حضرت علی رضا علیہ السلام

کی چالیس حدیث

## دسویں محصوم آٹھویں امام

حضرت علی رضا علیہ السلام

نام: --- علیؑ

شہور لقب: --- رضا

باپ: --- امام موسیٰ کاظمؑ

ماں: --- نجمہ خاتون

تاریخ ولادت: --- ۱۱۱۱ ہجری قمریہ، سن ولادت: --- ۱۲۸ ہجری قمریہ

جائے ولادت: --- مدینہ منورہ

تاریخ شہادت: --- آخر صفر، سن شہادت: --- ۲۴۳ ہجری قمریہ

عمر: --- ۵۵ سال

سبب شہادت: مامون کے حکم سے زہر دیا گیا۔ اور سنا بادنوقان (آج کل شہر کا ایک محلہ ہے) میں شہید ہوئے۔

قبر مبارک: --- مشہد مقدس

دوران زندگی: --- اسکو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، ۱۔ قبل از امامت ۳۵ سال

۲۔ بعد از امامت ۱۴ سال مدینہ میں، ۳۔ بعد از امامت تین

سال خراسان میں جو حضرت کی سیاسی زندگی کا احساس ترین دور تھا۔ امام رضاؑ کے صرف ایک فرزند

امام محمد تقیؑ تھے جو باپ کی شہادت کے وقت صرف سات سال کے تھے۔

## امام علی رضاؑ کی چالیس حدیث

۱۔ جو خدا کی تشبیہ اس کی مخلوق سے دے وہ شرک ہے اور جو خدا کی طرف ان چیزوں کی نسبت دے جن کی مماثلت کی گئی ہے وہ کافر ہے۔

۴ وسائل الشیعة، ج ۱۸، ص ۵۵۷

۲۔ ایمان اسلام سے ایک درجہ افضل ہے، اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ افضل ہے، اور یقین ایمان سے ایک درجہ افضل ہے، اور نبی آدم کو یقین سے افضل کوئی چیز نہیں دیکھی۔

بخاری، ج ۷، ص ۳۳۸

۳۔ ایمان کے چار کن ہیں۔ ۱۔ خدا پر بھروسہ، ۲۔ قضا (وقدر) الہی پر راضی رہنا، ۳۔ امر الہی کے سامنے تسلیم خم کرنا، ۴۔ تمام امور کو خدا کے سپرد کر دینا۔

بخاری، ج ۷، ص ۳۳۸

۴۔ ایمان فرائض کی ادائیگی اور محبت سے اجتناب کا نام ہے، ایمان زبان سے اقرار کرنے، دل سے پہچاننے اور جوارح سے عمل کرنے کو کہتے ہیں۔

تحف العقول، ص ۴۲۲

## اربعون حدیثاً

عن الامام علي الرضا عليه السلام

۱۔ مَنْ سَبَّ اللَّهَ بِخَلْفِهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ، وَمَنْ نَسَبَ إِلَيْهِ مَا نَهَى عَنْهُ فَهُوَ كَافِرٌ.

(وسائل الشیعة ج ۱۸ ص ۵۵۷)

۲۔ إِنَّ أَلْيَمَانَ أَفْضَلَ مِنَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ، وَالْتَّقْوَى أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ، وَالْيَقِينَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ، وَلَمْ يُغْضَبْ بَنُو آدَمَ أَفْضَلَ مِنَ الْيَقِينِ.

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۸)

۳۔ الْإِيمَانُ أَرْكَانٌ: التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ. وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ، وَالْتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللَّهِ، وَالتَّقْوَى إِلَى اللَّهِ.

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۸)

۴۔ وَالْإِيمَانُ آدَاءُ الْفَرَائِضِ وَاجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ. وَالْإِيمَانُ هُوَ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَإِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ.

(تحف العقول ص ۴۲۲)

۵- ذَكَرَ الرِّضَا (ع) يَوْمًا الْقُرْآنَ فَعَظَّمَ الْحُجَّةَ فِيهِ وَالآيَةَ الْمُعْجِزَةَ فِي نَظْمِهِ، فَقَالَ: هُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ، وَعَزْوَةٌ الْوُثْقَى، وَطَرِيقَةُ الْمُنْتَلَى، الْمُوَدِّي إِلَى الْجَنَّةِ، وَالْمُنْجِي مِنَ النَّارِ، لَا يَخْلُقُ مِنَ الْأَزْمَةِ، وَلَا يَبْتَغِي عَلَى الْأَلْسِنَةِ، لِأَنَّهُ لَمْ يُجْعَلْ لِرِمَانٍ دُونَ رِمَانٍ، بَلْ جُعِلَ دَلِيلَ الْبُرْهَانِ، وَحُجَّةً عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ، لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ.

(بخار الانوار ج ۹۲ ص ۱۴)

۶- قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا تَقُولُ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ كَلَامَ اللَّهِ لَا تَتَجَاوَزُوهُ، وَلَا تَطْلُبُوا الْهُدَى فِي غَيْرِهِ فَتَضِلُّوْا.

(بخار الانوار ج ۹۲ ص ۱۱۷)

۷- إِنَّ الْإِمَامَةَ زِمَامُ الدِّينِ، وَنِظَامُ الْمُسْلِمِينَ، وَصَلَاخُ الدُّنْيَا، وَعِزُّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْإِمَامَةَ أَسُّ الْإِسْلَامِ السَّامِيِّ، وَقَرْعَةُ السَّامِيِّ، بِأَلِمَامِ تَمَامِ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ، وَتَوْفِيرِ الْفَقِيءِ، وَالصَّدَقَاتِ، وَأَمْضَاءِ الْجُدُودِ وَالْأَخْكَامِ، وَمَنْعِ الثُّغُورِ وَالْأُظْرَافِ.

(اصول الكافي ج ۱ ص ۲۰۰)

۸- «... فِي أَعْمَالِ السُّلْطَانِ»...: أَلَدُّ خَوْفٍ فِي أَعْمَالِهِمْ، وَالْعَوْنُ لَهُمْ وَالسَّعْيُ فِي حَوَائِجِهِمْ عَدِيلُ الْكُفْرِ، وَالنَّظَرُ إِلَيْهِمْ عَلَى الْعَمْدِ مِنَ الْكِبَائِرِ الَّتِي يَسْتَحَقُّ بِهَا [يَهَا] النَّارُ.

(بخار الانوار ج ۷۵ ص ۳۷۴)

۹- رَجِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَحْبَبْنَا أَمْرًا (قُلْتُ): وَكَيْفَ يُخْبِي أَمْرَكُمْ؟ قَالَ: يَتَعَلَّمُ غُلُومَنَا، وَيُعَلِّمُهَا النَّاسَ.

(وسائل الشيعة ج ۱۸ ص ۱۰۲)

۵- ایک دن امام رضاؑ نے قرآن کا ذکر کرتے ہوئے اس کی محبت و عظمت اور فوق العادہ آیتوں کے نظم کے اعجاز کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: قرآن خدا کی مضبوطی ہے اور اوثق و محکم رس ہے اور خدا کا وہ مثالی راستہ ہے جو جنت تک پہنچانے والا اور دوزخ سے بچانے والا ہے، امتداد زمانہ سے پرانا نہیں ہوتا، کثرت تلاوت سے اس کی قیمت کم نہیں ہوتی کیونکہ وہ کسی مخصوص زمانہ کیلئے نازل نہیں کیا گیا ہے بلکہ بعنوان دلیل و برہان ہر انسان کیلئے قرار دیا گیا ہے، باطل کا گزند اس کے آگے سے ہے نہ پیچھے سے ہے وہ اس کو خدا حکیم و حمید کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

بخار ج ۹۲ ص ۱۴

۶- ریان کہتے ہیں: میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا: آپ قرآن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ خدا کا کلام ہے اس (کے حدود قانون) سے آگے نہ بڑھو اور غیر قرآن سے ہدایت طلب نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

بخار ج ۹۲ ص ۱۱۷

۷- امامت دین کی مہار، مسلمانوں کا نظام، صلاح دینا اور مومنین کی عزت ہے، ترقی کرنے والے اسلام کی بنیاد، اس کی بلند شاخ ہے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد کا کمال امام پر موقوف ہے، مال غنیمت کی زیادتی، صدقات، احکام و حدود کا اجلا، سرحدوں اور اطراف کی حفاظت امام ہی سے ہوتی ہے،

اصول کافی ج ۱ ص ۲۰۰

۸- ظالم حکام کے کاسوں میں داخل ہونا، ان کی مدد کرنا، ان کی حاجتوں کیلئے کوشش کرنا کفر کے برابر ہے، ان کی طرف جان بوجھ کر نظر رکھنا ان گناہان کبیرہ میں داخل ہے جس پر آدمی مستحق جہنم ہوتا ہے۔

بخار ج ۷۵ ص ۳۷۴

۹- خدا اس پر رحم کرے جو ہمارے لڑکوں کو زندہ کرے، (راوی نے کہا) آپ کے امور کو کیوں زندہ کرے؟ فرمایا: ہمارے علوم کو کیوں کر لوگوں کو سکھائے۔

وسائل الشیخ ج ۱۸ ص ۱۰۲

۱۰- لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثٌ خِصَالٍ: سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ وَسُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ، وَسُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ، فَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ فَكَيْفَمَا سَرَّهَ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا \* إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ» وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّهِ فَمُدَارَاةُ النَّاسِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمُدَارَاةِ النَّاسِ، فَقَالَ: «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ» وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالضَّبْرُ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ.

(اصول الکافی ج ۲ ص ۲۴۱)

۱۱- لَا يَتِمُّ عَقْلُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ حَتَّى تَكُونَ فِيهِ عَشْرُ خِصَالٍ: الْخَيْرُ مِنْهُ مَا مَوَّلَ وَالشَّرُّ مِنْهُ مَا مَوَّلَ، يَسْتَكْبِرُ قَلِيلَ الْخَيْرِ مِنْ غَيْرِهِ، وَيَسْتَقِيلُ كَثِيرَ الْخَيْرِ مِنْ نَفْسِهِ، لَا يَتَسَامُ مِنْ طَلَبِ الْحَوَائِجِ إِلَيْهِ، وَلَا يَمَلُّ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ طَوْلَ ذَهَبِهِ، أَلْفَقُرُّ فِي اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْغِنَى، وَالذُّكُّ فِي اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعِزِّ عَدُوُّهُ، وَالْحُمُولُ أَشْهُى إِلَيْهِ مِنَ الشُّهُرَةِ، ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْعَاشِرَةُ وَمَا الْعَاشِرَةُ، قِيلَ لَهُ: مَا هِيَ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَرَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَأَتْقَى.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۳۶)

۱۲- مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ رَيْحًا، وَمَنْ عَقَلَ عَنْهَا خَيْرًا، وَمَنْ خَافَ أَمِنَ، وَمَنْ اعْتَبَرَ أَبْصَرَ، وَمَنْ أَبْصَرَ فَهِمَ، وَمَنْ فَهِمَ عَلِمَ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۱۳- وَسُئِلَ عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ، فَقَالَ (ع): الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَعْفَرُوا؛ وَإِذَا أَعْطُوا شَكَرُوا، وَإِذَا أُنْتَلُوا صَبَرُوا، وَإِذَا غَضِبُوا عَفَا.

(تحف العقول ص ۴۴۵)

۱- مومن میں جب تک تین خصلتیں نہ ہوں وہ حقیقی مومن نہیں ہے اور وہ یہ ہیں، ۱- خدا کی سنت (پر عمل ہو) ۲- سنت رسول (پر عمل ہو) ۳- سنت امام (پر عمل ہو)۔ سنت الہی تو یہ ہے کہ رازدار ہو چنانچہ ارشاد باری ہے: (خدا) عالم الغیب ہے اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس رسول کے جو اس کا پسندیدہ ہو دوسرہ جن آیت ۲۱، اور سنت رسول یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ خوش رفتاری سے پیش آئے کیونکہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے: عفو و بخشش کو اپنا پیشہ بنا لو اور نیکی کا حکم دو، «آیت ۹۹ سورہ اعراف» اور سنت امام یہ ہے کہ تنگدستی اور پریشانی میں صبر کرتا ہے۔

«اصول کافی ج ۲ ص ۲۴۱»

۱۱- مومنان میں جب تک دس صفیتیں نہ ہوں اس کی عقل کامل نہیں ہوتی، ۱- لوگ اس سے خیر کی توقع رکھتے ہوں، ۲- اس کے شر سے مامون ہوں، ۳- دوسرے کی قلیل نیکی کو بہت سمجھتا ہو، ۴- اپنی زیادہ نیکی کو کم سمجھتا ہو، ۵- ضرورت مندوں کی کثرت مراجعت سے بخیدہ نہ ہو، ۶- تمام تحصیل علم خستہ نہ ہو، ۷- راہ خدا میں فقر کو توںگری سے زیادہ دوست رکھتا ہو، ۸- خدا کی راہ میں زلت، دشمن خدا کی راہ میں عزت سے زیادہ محبوب ہو، ۹- کمنا می اس کو شہرت سے زیادہ پسند ہو، اس کے بعد حضرت نے فرمایا دسویں صفت بھی کیا صفت ہے؟ ایک شخص نے پوچھا: دسویں چیز کیا ہے؟ فرمایا جب کو بھی دیکھے کہے: یہ مجھ سے زیادہ اچھا اور مجھ سے زیادہ قوی والا ہے۔

«بخارا ج ۷۸ ص ۳۳۶»

۱۲- جس نے اپنے نفس کا محاسب کیا وہ فائدہ میں رہا اور جو اس سے غافل رہا وہ گھانٹے میں رہا، جو خدا سے ڈرا وہ بے خوف رہا، جس نے عبرت حاصل کی وہ بینا ہوا، اور جو بینا ہوا وہی باقیم ہوا اور جو باقیم ہوا وہی عالم ہوا۔

«بخارا ج ۷۸ ص ۳۵۲»

۱۳- ایک شخص نے امام رضا سے پوچھا: خدا کے بندوں میں سب اچھا کون ہے؟ فرمایا: وہ لوگ کہ جو اچھا کام کرنے پر خوش ہوتے ہیں اور برا کام کرنے پر استغفار کرتے ہیں جب ان کو کچھ ملتا ہے تو ان کو کمر سے میں اور جب ہٹتا ہے مصیبت ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اور جب غمناک ہوتے ہیں تو محاف کرتے ہیں۔ (تحف العقول ص ۴۴۵)

۱۴... وَاجْتِنَابُ الْكِبَائِرِ وَهِيَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى. وَالزِّنَا وَالسَّرِقَةَ وَشُرْبُ الخَمْرِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّخْفِ وَأَكْلُ مَا لَيْسَ بِكَ تَمِيمًا، وَأَكْلُ لَمْ يَتَبَّهْ وَالذَّمَّ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَمَا أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ مِنْ غَيْرِ ضُرُورَةٍ، وَأَكْلُ الزَّبَا بَعْدَ الْبَيْتَةِ، وَالسُّخْتِ، وَالْمَنَسِيرُ وَالْقِمَارُ، وَالْبَسْخُ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ، وَقَذْفُ الْمُخَصَّنَاتِ وَاللِّوَاظِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَالْيَأْسُ مِنْ رِزْقِ اللَّهِ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ وَالْقَنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَمَعُونَةُ الظَّالِمِينَ وَالرُّكُوبُ إِلَيْهِمْ، وَالْتِمِينُ الْغَمُوسُ وَحَسْبُ الْخُفُوقِ مِنْ غَيْرِ الْمَشْرُوعَةِ، وَالْكَذِبُ وَالْكَيْسُ، وَالْإِسْرَافُ وَالْتَبَذِيرُ، وَالْخِيَانَةُ، وَالْإِسْتِخْفَافُ بِالْحَقِّ، وَالْمُحَارَبَةُ لِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْإِسْتِغَاثُ بِالْمَلَاهِي، وَالْإِضْرَارُ عَلَى الذُّنُوبِ.

(عیون اخبار الرضا (ع) ج ۲ ص ۱۲۷)

۱۵- لِلْعَجَبِ دَرَجَاتٌ: مِنْهَا أَنْ يُرْتَنَ لِلْعَبْدِ سُوءُ عَمَلِهِ فَيَرَاهُ حَسَنًا فَيُعْجِبُهُ وَيَحْسِبُ أَنَّهُ يُحْسِنُ ضَنْعًا. وَمِنْهَا أَنْ يُؤْمِنَ الْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيُؤْمِنَ عَلَى اللَّهِ وَلِلَّهِ الْجَنَّةُ عَلَيْهِ فِيهِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۳۶)

۱۶- لَوْلَمْ يُخَوِّفِ اللَّهُ النَّاسَ بِجَنَّةٍ وَنَارٍ لَكَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَلَا يَعْصُوهُ لِتَفْضُلِهِ عَلَيْهِمْ وَاحْسَانِهِ إِلَيْهِمْ، وَمَا بَدَأَهُمْ بِهِ مِنْ أَنْعَامِهِ الَّتِي مَا اسْتَحَقُّوه.

(بخارا انوار ج ۷۱ ص ۱۷۴)

۱۴۔ اسلام کے احکام میں سے یہ چیزیں بھی ہیں، ۱۔ گناہ کبیرہ سے اجتناب مثلاً جس نفس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اسکو قتل کرنا، ۲۔ زنا سے بچنا، ۳۔ چوری نہ کرنا، ۴۔ شراب نہ پینا، ۵۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا، ۶۔ جنگ (جہاد) سے بھاگنا (حرام ہے) ۷۔ مالِ تیم کا ظلم سے کھانا (حرام ہے) ۸۔ مدار کھانا (حرام ہے) ۹۔ خون پینا (حرام ہے) ۱۰۔ سورا کا گوشت کھانا (حرام ہے) ۱۱۔ جو جانور نام خدا لے بغیر ذبح کئے جائیں ان کا کھانا بغیر ضرورت حرام ہے ۱۲۔ ذیل و برہان کے بعد سوکھانا حرام ہے، ۱۳۔ حرام (کھانا)، ۱۴۔ بولا، پانسہ، پیمانہ اور ترازو میں کم تولنا، باعفت عورتوں کو زانیہ تہمت لگانا، بچوں سے برا فعل کرنا، جھوٹی گواہی دینا، رحمت خدا سے مایوس ہونا، مکر خدا سے بے خوف ہونا، رحمت الہی سے مایوسی، ظالمین کی مدد، انکی طرف میلان، جھوٹی قسم، کسی عذر کے بغیر دوسروں کے حقوق روک کر کھانا، جھوٹ، تکبر، امر اور حرام میں زیادہ روی، خیانت، حج کا استخفاف، خاصان خدا سے جنگ کرنا، لہو و لہب میں مشغول رہنا، گناہوں پر اصرار کرنا یہ سب کے سب حرام ہیں اور اسلام کے منافی ہیں۔

(عیون اخبار الرضا (ع) ج ۲ ص ۱۲۷)

۱۵۔ مُجِيبٌ دُخُوْرٍ سِنْدِيٍّ كَعَنِيٍّ دَرَجَةٌ هِيَ فِي انْ مِثْلِ سِيءِ عَمَلِ الْإِنْسَانِ كَبْرُ الْعَمَلِ تَنْبِيْهِ مَرْتَبَتِيْنَ هُنَّ كِهْ وَهْ اَنْكُوَ اِجْمَاعِيٌّ سَمِيحٌ وَاَسْ اَمَلٌ سِيءٌ شَوْشٌ هُوَ اَدْرَاكُ اَنْ كَرِيْ سِيءٌ نَبْرٌ اِجْمَاعِيٌّ كَيْسِيٌّ هِيْ، وَاَوْرَايْكَ دَرَجَةٌ هِيَ كِهْ اِيْمَانُ كُوَ اِپْنِيْ خُدَا پْرَا اِحْسَانٌ جَمَانٌ اَحْلَاكُهُ اِسْ سَلْسَلَةٌ فِيْ اِسْ پْرَا خُدَا اِحْسَانٌ هِيْ -

(بخارا ج ۱۸ ص ۳۳۶)

۱۶۔ اگر خداوند عالم لوگوں کو جنت و نار سے نہ بھی ڈراتا تب بھی اس نے اپنے بندوں پر جو فضل و احسان فرمایا ہے۔ اور جو نعمتیں بغیر کسی استحقاق کے مرحمت فرمائی ہیں ان کا تقاضا یہی ہے کہ بندے اس کی اطاعت کریں اور اسکی نافرمانی نہ کریں۔

(بخارا ج ۷۱ ص ۱۷۴)



۱۷- قَانِ قَالَ قَلِمَ امِرُوا بِالصَّوْمِ؟ قِيلَ: لِكَيْ يَغْرِفُوا لِمَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ، فَيَسْتَدِلُّوْا عَلٰى فَقْرِ الْاٰخِرَةِ، وَلِيَكُوْنَ الصَّائِمُ حَاشِعًا، ذَلِيْلًا مُسْتَكِيْنًا مَا جُوْرًا مُحْتَسِبًا عَاقِبًا صَابِرًا لِمَا اَصَابَهُ مِنَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ، فَيَسْتَوْجِبُ النَّوَابِ. مَعَ مَا فِيْهِ مِنَ الْاِنْكِسَارِ عَنِ الشَّهَوَاتِ، وَلِيَكُوْنَ ذَلِكُمْ وَاِعْظَمًا لَهُمْ فِي الْعَاجِلِ وَرَآئِضًا لَهُمْ عَلٰى اَدَاءِ مَا كَلَّفَهُمْ وَذَلِيْلًا فِي الْاٰجِلِ، وَيَغْرِفُوْا سِدَّةَ مَبْلَغِ ذَلِكُمْ عَلٰى اَهْلِ الْفَقْرِ وَالْمُسْكِنَةِ فِي الدُّنْيَا، فَيُوَدُّوْا اِلَيْهِمْ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمْ فِيْ اَمْوَالِهِمْ....

(بخارا انوار ج ۹۶ ص ۳۷۰)

۱۸- اِنَّمَا جُعِلَتِ الْجَمَاعَةُ لِئَلَّا يَكُوْنَ اِلَّا خِلَاصٌ وَالتَّوْحِيْدُ وَاِلَّا سَلَامٌ وَاَلْعِبَادَةُ لِلّٰهِ اِلَّا ظَاهِرًا مَكْشُوفًا مَشْهُورًا. لِاَنَّ فِيْ اِظْهَارِهِ حُجَّةٌ عَلٰى اَهْلِ الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ لِلّٰهِ وَحْدَةً. وَلِيَكُوْنَ الْمُنَافِقُ وَالْمُنْسَخِفُ مُوَدِّبًا لِمَا اَقْرَبَهُ بِظَاهِرِ الْاِسْلَامِ وَالْمُرَاقَبَةِ. وَلَتَكُوْنَ شَهَادَاتُ النَّاسِ بِالْاِسْلَامِ تَعْضِيْمٌ لِبَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ جَائِزَةٌ مُمَكِّنَةٌ، مَعَ مَا فِيْهِ مِنَ الْمُسَاعَدَةِ عَلٰى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى، وَالتَّرْجِيْحِ عَنِ كَثِيْرٍ مِنَ مَعَاصِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(عيون اخبار الرضا ج ۲ ص ۱۰۹) الحياة ج ۱ ص ۲۳۳

۱۹- اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ بِثَلَاثَةٍ مَّفْرُوْنٍ بِهَا ثَلَاثَةُ اٰخِرٰى، اَمَرَ بِالصَّلَاةِ وَالتَّرْكَوٰةِ، فَمَنْ صَلَّى وَلَمْ يُزَكِّ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ صَلَوَتُهُ، وَامَرَ بِالشُّكْرِ لَهٗ وَلِلْوَالِدَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَشْكُرْ وَالِدَيْهِ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ، وَامَرَ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَصَلَةِ الرَّجِيمِ فَمَنْ لَمْ يَصِلْ رَجْمَهُ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.

(عيون اخبار الرضا ج ۱ ص ۲۵۸)

۱۷- اگر پوچھا جائے کہ روزہ کا میوں حکم دیا گیا ہے؟ تو جواب دیا جائے گا تاکہ لوگ بھوک پیاس کی تکلیف کا احساس کر سکیں اور آخرت کی بھوک پیاس کو پہچان سکیں، اور تاکہ روزہ دار میں خشوع پیدا ہو (خدا کے سامنے) ذلیل و سکین ہو اور اجر کا مستحق ہو، بھوک و پیاس پر صبر کر کے معرفت کے ساتھ اپنی جزا و ثواب کا مستحق ہو، اسکے علاوہ شہوتوں پر کنٹرول کا بھی سبب ہے اور دنیا میں نصیحت عطا کرنے والا ہو، اور لوگوں کو اپنی تکلیف پر عمل کرنے کا عادی بنانے والا ہو اور امور آخرت کیلئے رہبری کرنے والا ہو، (اور یہ بھی وجہ ہے کہ روزہ رکھنے والے فقیروں اور مسکینوں کی زحمت و پریشانی کا احساس کر سکیں تاکہ خداوند عالم نے انکے اوپر جو مالی حقوق واجب کئے ہیں انکو اپنے اموال سے نکال کر ان تک پہنچائیں....

» بخارا، ج ۹۶، ص ۳۷۰

۱۸- نماز جماعت کو اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ خلاص، توحید، اسلام، خدا کی عبادت ظاہر و آشکارا طور سے ہو سکے، کیونکہ اسلام و توحید کو علی الاعلان پیش کرنا مشرق و مغرب کے لوگوں پر خدا کی یکتائی کیلئے تمام حجت کا سبب بنے، اور تاکہ منافق اور اسلام کا استخفاف کرنے والے ظاہری طور سے جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں اور اس کیلئے تسلیم کرتے ہیں ان کو نیچا دکھایا جاسکے اور لوگوں کا ایک دوسرے کیلئے مسلمان ہونے کی گواہی دنیا ممکن و جائز ہو سکے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ نبی اور تقویٰ اور بہت سے گناہوں سے روکنے کا سبب و مددگار بنے۔

» عیون اخبار الرضا ج ۲، ص ۱۰۹) الحياة ج ۱، ص ۲۳۳

۱۹- خداوند عالم نے (قرآن میں) تین چیزوں کو تین چیزوں سے ملا کر حکم دیا ہے۔ ۱- نماز کا حکم نکات کے ساتھ دیا ہے لہذا جس نے نماز پڑھی مگر زکوٰۃ نہ دی تو اس کی نماز مقبول نہیں ہے ۲- اپنے شکر کا حکم والدین کے شکر کے ساتھ قرار دیا۔ لہذا جس نے والدین کا شکر نہ ادا کیا اس نے خدا کا بھی شکر نہ ادا کیا، ۳- تقویٰ کا حکم صلہ رحم کے ساتھ دیا۔ اس لئے جس نے صلہ رحم نہ کیا اس نے تقویٰ الہی نہ اختیار کیا۔

» عیون اخبار الرضا ج ۱، ص ۲۵۸

۲۰- لَا تَدْعُوا الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَالْإِحْتِهَادَ فِي الْعِبَادَةِ أَنْكَالًا عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ (ص).

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۴۷)

۲۱- يَا كُفْرًا وَالْجِرْصَ وَالْحَسَدَ فَإِنَّهُمَا أَهْلَكَ الْأُمَّمَ السَّالِفَةَ، وَيَا كُفْرًا وَالْبُخْلَ فَإِنَّهَا عَاهَةٌ لَا تَكُونُ فِي حُرِّ وَلَا مُؤْمِنٍ، إِنَّهَا خِلَافُ الْإِيمَانِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۴۶)

۲۲- آ لَصَّمْتُ بَابَ مِنْ أَبْوَابِ الْحِكْمَةِ، إِنَّ الصَّمْتَ يُكْسِبُ الْمَحَبَّةَ، إِنَّهُ دَلِيلٌ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۲۳- إِضْحَبْ... الصَّدِيقَ بِالتَّوَاضُّعِ، وَالْعَدُوَّ بِالتَّحَرُّزِ، وَالْعَامَّةَ بِالبِشْرِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۵۵)

۲۴- إِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ الْفَيْلَ وَالْقَالَ وَاصَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۲۵- لَا تَسْئَلْ لِتُخْبِلَ رَاحَةً، وَلَا لِتَحْسُدَ لَدَّةً وَلَا لِتَمْلُوكَ وَفَاءً، وَلَا لِتَكْذُوبَ مُرَوَّةً.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۴۵)

۲۰- آل محمد کی محبت پر اعتقاد کر کے عمل صالح، اور عبادت میں سعی و کوشش کو دیکھو،

بخارا ج ۷۸، ص ۳۳۴

۲۱- خبردار حرص و حسد سے بچو (کیونکہ) انہیں دونوں نے سابق امتوں کو ہلاک کیا ہے اور خبردار غفلت نہ کرنا کیونکہ یہ ایسی بیماری ہے جو شریف اور مومن میں نہیں ہوتی یہ تو ایمان کے خلاف ہے۔

بخارا ج ۷۸، ص ۳۳۴

۲۲- خاموشی حکمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، خاموشی جلیب محبت کرتی ہے اور یہ ہر خیر کی دلیل ہے۔

بخارا ج ۷۸، ص ۳۳۵

۲۳- دوستوں سے انکساری کے ساتھ، دشمنوں سے ہوشیاری کے ساتھ، عام لوگوں سے کشادگی سے روٹی سے ملو،

(بخارا ج ۷۸، ص ۱۲۵۵)

۲۴- خدا قیل و قال، ضیاع مال اور کثرت سوال کو دشمن رکھتا ہے۔

بخارا ج ۷۸، ص ۳۳۵

۲۵- بخیل کو راحہ نہیں ہے، حاسد کو لذت نصیب نہیں ہے، بادشاہوں کو وفا نہیں ہے، جھوٹے کو مروّت نہیں ہے۔

بخارا ج ۷۸، ص ۳۴۵

۲۶۔ عِلَّةُ الصَّلَاةِ أَنَّهَا إِفْرَارٌ بِالرُّبُوبِيَّةِ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَخَلْعٌ أَلَا تُدَادِ، وَقِيَامٌ بَيْنَ يَدَيْ الْجَبَّارِ جَلَّ جَلَالُهُ بِالذُّلِّ وَالْمَسْكِنَةِ وَالْخُضُوعِ وَالْإِغْرَافِ، وَالْقَلْبُ لِإِلَاقَةِ مَنْ سَالَفَ الذُّنُوبَ، وَوَضْعُ الْوَجْهِ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ أَعْظَمًا لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَأَنْ يَكُونَ ذَاكِرًا غَيْرَ نَاسٍ وَلَا يَطِيرُ، وَيَكُونَ خَاشِعًا مُتَدَلِّلاً رَاغِبًا طَالِبًا لِلزِّيَادَةِ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْإِنْجَارِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لِئَلَّا يَنْسِيَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَمُدَّتَّ بَرَّهُ وَخَالِقَهُ فَيَنْظُرَ وَيَتَفَعَّلُ وَيَكُونَ فِي ذِكْرِهِ لِرَبِّهِ وَقِيَامِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ زَاجِرًا لَهُ مِنَ الْمَعَاصِي وَمَا نَعَا مِنْ أَنْوَاعِ الْفَسَادِ.

(بخارا انوار ج ۸۲ ص ۲۶۱)

۲۷۔... وَالْبُخْلُ يُمَرِّقُ الْعِرْضَ، وَالْحُبُّ ذَاعِي الْمَكَارِهِ، وَأَجَلُ الْخَلَائِقِ وَأَكْرَمُهَا اصْطِنَاعُ الْمَعْرُوفِ، وَإِعَانَةُ الْمَلْهُوفِ، وَتَحْقِيقُ أَقْمَلِ الْأَمَلِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۵۷)

۲۸۔ لَا تُجَالِسِ شَارِبَ الْخَمْرِ وَلَا تُسَلِّمْ عَلَيْهِ.

(بخارا انوار ج ۶۶ ص ۴۹۱)

۲۹۔ حَرَّمَ اللَّهُ الْخَمْرَ لِمَا فِيهَا مِنَ الْفَسَادِ وَمِنْ تَغْيِيرِ عُقُولِ شَارِبِيهَا وَحَمْلِهَا إِيَّاهُمْ عَلَى إِنْكَارِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْفِرْتَةِ عَلَيْهِ وَعَلَى رُسُلِهِ وَسَائِرِ مَا يَكُونُ مِنْهُمْ مِنَ الْفَسَادِ وَالْقَتْلِ وَالْقَذْفِ وَالزَّوْنِ وَقَلَّةِ الْإِحْتِجَازِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْمَحَارِمِ فَبِذَلِكَ قَضَيْنَا عَلَى كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِيَةِ أَنَّهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِأَنَّهُ يَأْتِي مِنَ عَاقِبَتِهَا مَا يَأْتِي مِنَ عَاقِبَةِ الْخَمْرِ...

(وسائل الشيعة ج ۱۷ ص ۲۶۲)

۲۶۔ نماز کا فلسفہ یہ ہے کہ نماز خدا کی ربوبیت کا اقرار، اور ہر قسم کے شریک کی نفی کرتا اور خدا کے سامنے ذلت و مسکنت، خضوع، اعتراف (گناہ) اور گندہ گناہوں کے توبہ و استغفار کیلئے گھڑ ۲۲ ہونے کا نام ہے، اور روزانہ خدا کی تعظیم کیلئے پانچ مرتبہ تہجد کا زمین پر رکھنے کا نام ہے نماز یا خدا اور غفلت و شہی سے دوری، سبب خشوع و فروتنی اور دین و دنیا کی زیادتی کی طلب و رغبت پر آمادہ کرتی ہے، اس کے علاوہ انسان کو شب و روز ذکر خدا کی مداومت پر ابھارتی ہے تاکہ بندہ اپنے آقا و مدبر و خالق کو فراموش نہ کر سکے کیونکہ ان چیزوں کی فراموشی انسان کے اندر طغیان پرکشی پیدا کرتی ہے، اور ذکر الہی اور خدا کے حضور میں قیام گناہوں سے روکنے والا اور انواع فساد سے مانع ہوتا ہے۔

بخار، ج ۸۲، ص ۲۶۱

۲۷۔ بخل انسان کی آبروریزی کرتا ہے، اور دنیا کی " محبت رنج و مکروہ کا سبب بنتی ہے سب سے اچھی اور شریف عادت نیکی کرنا، مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنا، امیدوار کی امید کو پورا کرنا،

بخار، ج ۷۸، ص ۳۵۷

۲۸۔ شرابخوار کے پاس نہ اٹھو بیٹھو نہ اس پر سلام کرو،

(بخار، ج ۶۶، ص ۴۹۱)

۲۹۔ خداوند عالم نے شراب کو اسلئے حرام قرار دیا ہے کہ اس میں فساد ہے، اور شرابوں کی مت ملامتی جاتی ہے، اور وہ شرابی کو خدا کے انکار پر آمادہ کرتی ہے، اور خدا واسکے رسولوں پر اتہام لگانے پر آمادہ کرتی ہے۔ اور یہی شراب دوسرے گناہوں مثلاً فساد، قتل، شہوہ و اور غت پر زنا کا الزام لگانے، زنا، محرمات کو ناجیز سمجھنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اسی لئے ہم نے حکم دیدیا کہ ہر شے اور چیز حرام و محرم ہے، اسلئے کہ ان چیزوں کا بھی انجام وہی ہوتا ہے جو شراب کا ہوتا ہے۔

وسائل الشيعة، ج ۱۷، ص ۲۶۲

۳۰- سَبَعُهُ أَشْيَاءَ بَغَيْرِ سَبْعَةِ أَشْيَاءٍ مِنَ الْإِسْتِهْرَاءِ: مَنْ اسْتَغْفَرَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَنْدَمْ بِقَلْبِهِ فَقَدْ اسْتَهْرَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ التَّوْفِيقَ وَلَمْ يَجْتَهِدْ فَقَدْ اسْتَهْرَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ اسْتَحْرَمَ وَلَمْ يَحْدَرْ فَقَدْ اسْتَهْرَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْحِجَّةَ وَلَمْ يَضِرْ عَلَى الشَّدَائِدِ فَقَدْ اسْتَهْرَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنَ التَّارِ وَلَمْ يَتْرَكَ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا فَقَدْ اسْتَهْرَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ ذَكَرَ اللَّهَ وَلَمْ يَسْتَبِقْ إِلَى لِقَائِهِ فَقَدْ اسْتَهْرَأَ بِنَفْسِهِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۶)

۳۱- صِلْ رَحِمَكَ وَلَوْ بِشْرَبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَأَفْضَلُ مَا تُوصَلُ بِهِ الرَّحِمَ كَفُّ الْآذَى عَنْهَا.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۸)

۳۲- تَصَدَّقْ بِالشَّيْءِ وَإِنْ قَلَّ، فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ يُرَادُ بِهِ اللَّهُ، وَإِنْ قَلَّ بَعْدَ أَنْ تَصَدَّقَ التَّيْبَةُ فِيهِ عَظِيمٌ...

(وسائل الشیعة ج ۱ ص ۸۷)

۳۳- مَنْ لَقِيَ فَقِيرًا مُسْلِمًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ خِلَافَ سَلَامِهِ عَلَى الْغَنِيِّ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ.

(وسائل الشیعة ج ۸ ص ۴۴۲)

۳۴- تَرَاوَرُوا وَتَحَابُّوا....

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۴۷)

۳۵- لَتَأْتِيَنَّ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَأَذْنَبَ لَهُ.

(بخارا الانوار ج ۶ ص ۲۱)

۳۶- مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ التَّنَطُّفُ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۳۳. سات چیزیں، سات چیزوں کے بغیر (ایک قسم کا) مذاق ہیں، ۱۔ جو شخص زبان سے استغفار کرے مگر دل سے نادم نہ ہو تو اس نے اپنی ذات سے مذاق کیا، ۲۔ جو خدا سے توفیق کا سوال تو کرے مگر اسکے لئے کوشش نہ کرے تو اس نے اپنے آپ سے مذاق کیا ۳۔ جو دراندیشی کی طلب رکھے مگر اس کی رعایت نہ کرے تو اپنے ساتھ مسخرہ بن گیا، ۴۔ جو خدا سے جنت کا سوال کرے مگر شہوات پر صبر نہ کرے اس نے اپنے ساتھ مذاق کیا، ۵۔ جو خدا کی پناہ مانگے جنہم سے مگر خواہشات دنیا کو نہ چھوڑے اس نے اپنے ساتھ مسخرہ بازی کی، ۶۔ جو شخص خدا کو یاد کرے لیکن اس کی ملاقات کیلئے سبقت نہ کرے اس نے اپنے ساتھ مذاق کیا۔ «نوٹ: اس میں ساتویں بات چھوٹ گئی ہے مترجم ۴۴ بخارا ج ۷۸ ص ۳۵۴»

۳۲. صلہ رحم کو چاہے ایک گھونٹ پانی سے، اور سب سے افضل صلہ رحم (رشتہ داروں سے) اذیت دور کرنا ہے۔

۴۴ بخارا ج ۷۸ ص ۳۳۸»

۳۳. صدقہ دو چاہے تھوڑی سی چیز سے، اسلئے کہ خدا کی تھوڑی سی چیز بھی اگر صدقہ نیت سے ہو تو عظیم ہے۔

۴۴ وسائل الشیعة ج ۱ ص ۸۷»

۳۴. جو کسی مسلمان فقیر سے ملاقات پر اس کو اسکے برخلاف سلام کرے جس طرح مالدار پر سلام کرتا ہے تو قیامت کے دن خدا سے اس عالم میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس سے ناراض ہوگا۔

۴۴ وسائل الشیعة ج ۸ ص ۴۴۲»

۳۵. ایک دوسرے کی زیارت کرو تاکہ آپس میں محبت بڑھے۔

۴۴ بخارا ج ۷۸ ص ۳۴۷»

۳۶. گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔

۴۴ بخارا ج ۶ ص ۲۱»

۳۷. نظافت و پاکیزگی انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔

۴۴ بخارا ج ۷۸ ص ۳۳۵»

۳۷- أَفْضَلُ الْمَالِ مَا وَقِيَ بِهِ الْعِرْضُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۳۸- عَلَيْكُمْ بِسِلَاحِ الْأَنْبِيَاءِ «فَقِيلَ: وَمَا سِلَاحُ الْأَنْبِيَاءِ؟» قَالَ: الدُّعَاءُ.

(اصول الكافي ج ۲ ص ۴۶۸)

۳۹- وَأَعْلَمُ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَهَى عَنْ جَمِيعِ الْقِمَارِ وَأَمَرَ الْعِبَادَ بِالْإِجْتِنَابِ مِنْهَا وَسَمَّاهَا رِجْسًا فَقَالَ «رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ» مِثْلُ اللَّعِبِ بِالشَّطْرَنْجِ وَالتَّرْدِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْقِمَارِ وَالتَّرْدِ أَشْرٌ مِنَ الشَّطْرَنْجِ.

(مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۴۳۶)

۴۰- أَفْضَلُ الْعَقْلِ مَعْرِفَةُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۳۷- سب سے افضل مال وہ ہے جس سے آبرو بچائی جاسکے۔

بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۲

۳۸- تم لوگوں کیلئے سلاح انبیاء بہت ضروری ہے پوچھا گیا: انبیاء کا سلاح (پہنچایا) کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دعا!

اصول کافی ج ۲، ص ۴۶۸

۳۹- خدا تم پر رحمت نازل کرے یہ جان لو کہ خدا نے ہر قسم کے جوئے بازی سے ممانعت کی ہے، اور بندوں کو اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔ اور اسکو (قرآن میں) رِجْس کہا ہے اور فرمایا ہے: یہ سب ناپاک برے شیطان کی کام ہیں ان سے بچو۔ جیسے نرد و شطرنج بازی اور ان کے علاوہ دیگر جوئے کے اقسام نرد و شطرنج سے بھی زیادہ بڑے ہیں۔

مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۴۳۶

۴۰- افضل ترین عقل خود انسان کیلئے اپنے نفس کی معرفت ہے۔

بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۲



## موصوم یازدہم

## امام نہم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

اور آپ کی

چالیس حدیث

## موصوم یازدہم امام نہم حضرت جواد علیہ السلام

نام: --- محمد (ع)  
مشہور القاب: --- جواد، تقی، (ع)  
کنیت: --- ابو جعفر  
باپ: --- امام رضا  
ماں: --- خیزران  
تاریخ تولد: --- ۱۰ رجب --- جائے تولد: --- مدینہ منورہ  
سن تولد: --- ۱۹۵ھ  
تاریخ شہادت: --- آخر ذی قعدہ --- سن شہادت: --- ۲۲ھ ق  
سبب شہادت: --- معتصم عباسی کے حکم سے آپ کی بیوی ام الفضل (مامون کی لڑکی) نے زہر دیا  
جائے شہادت: --- بغداد  
عمر: --- ۲۵ سال  
جائے دفن: --- کاظمین، بغداد کے قریب  
دوران زندگی: --- اسکو درجوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، ۱۔ سات سال قبل امامت،  
۲۔ ۱۴ سال مدت امامت، آپ کے دور میں مامون و معتصم خلیفہ رہے۔ آپ سات  
سال کی عمر میں امام ہوئے اور ۲۵ سال کی عمر میں شہید ہو گئے۔ بچپن میں امام ہوئے اور  
سب سے زیادہ کم عمر میں شہید ہو گئے۔

## امام محمد تقیؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے خدا اسکو خوش کر دیتا ہے، اور جو خدا پر توکل کرتا ہے خدا اس کے تمام امور کی کفایت کرتا ہے، خدا پر اطمینان ایک ایسا قلعہ ہے جس میں مومن امین کے علاوہ کوئی پناہ نہیں لیتا، خدا پر توکل ہر برائی سے نجات اور ہر قسم کے دشمن سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ دین عزت اور علم خزانہ اور خاموشی نور ہے، زہد کی اتہا ہر گناہ سے پرہیز ہے بدی کی طرح کوئی چیز دین کو بر باد کرنے والی نہیں ہے اور طمع سے زیادہ کوئی چیز انسان کو فاسد کرنے والا نہیں ہے، لوگوں کے امور کی اصلاح ان کے رہبر سے ہوتی ہے، اور دعاؤں سے بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔

(عیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۵)

۲۔ جو کسی بدمعاش کو امید و ارباب دے (یا اس کی آرزو پوری کر دے) اس کی سب سے معمولی و چھوٹی سزا محرومی ہے۔

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۶)

۳۔ خداوند عالم نے بعض انبیاء کی طرف وحی فرمائی: تمہارے دل کا دنیا سے اچٹ ہوجانا تم کو جلد راحت و آرام پہنچانے والا ہے اور تمہارا میری طرف متوجہ ہوجانا (اور دوسروں سے منہ موڑ لینا) تمہارے لئے باعث عزت ہے جو میری طرف سے تم کو حاصل ہوتی ہے (مگر یہ سب چیزیں تو خود تمہارے اپنے لئے تھیں) لیکن (سوال یہ ہے کہ) کیا میری خاطر تم نے میرے کسی دشمن سے دشمنی مول لی؟ اور میرے کسی دوست سے میری خاطر دوستی کی؟

(تحف العقول، ص ۴۵۶)

## اربعون حدیثاً

عن الامام محمد التقی علیہ السلام

۱۔ مَنْ وَثِقَ بِاللَّهِ أَرَاهُ الشَّرُّورَ، وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفَاهُ الْأُمُورَ، وَالْيَقِينَةُ بِاللَّهِ حِصْنٌ لَا يَتَحَصَّنُ فِيهِ إِلَّا مُؤْمِنٌ أَمِينٌ وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ نَجَاةٌ مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَحِزْزٌ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ وَالذِّينُ عِزٌّ وَالْعِلْمُ كَنْزٌ وَالصَّمْتُ نُورٌ وَغَايَةُ الزُّهْدِ الْوَرَعُ، وَلَا هَذَا لِلدِّينِ مِثْلَ الْبِدْعِ، وَلَا أَفْسَدَ لِلرِّجَالِ مِنَ الْقَطْمَعِ، وَبِالزَّاعِي تَصْلُحُ الرَّعِيَّةُ، وَبِالدُّعَاءِ تُضْرَفُ النَّبِيَّةُ...  
(عیان الشیعہ طبع جدید ج ۲ ص ۳۵)

۲۔ مَنْ أَمَلَ فَاجِرًا كَانَ أذْنَى عُقُوبَتِهِ الْجِزْمَانُ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۶)

۳۔ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ بَعْضَ الْأَنْبِيَاءِ: أَمَا زُهِدَكَ فِي الدُّنْيَا فَتَعَجَلَكَ الرَّاحَةَ، وَأَمَا أَنْقَطَاعَكَ إِلَيَّ فَيُعَزِّزَكَ بِي، وَلَكِنْ هَلْ غَادَيْتَ لِي عَدُوًّا وَوَالَيْتَ لِي وَلِيًّا؟  
(تحف العقول ص ۴۵۶)

۴۔ مَنْ شَهِدَ أَمْرًا فَكِرْهُهُ كَأَنْ كَمَنْ غَابَ عَنْهُ، وَمَنْ غَابَ عَنْ أَمْرِ  
فَرَضِيَّتِهِ كَأَنْ كَمَنْ شَهِدَهُ. (تحف العقول ص ۴۵۶)

۵۔ لَوْ سَكَتَ الْجَاهِلُ مَا اخْتَلَفَ النَّاسُ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۲)

۶۔ كَفَى بِالْمَرْءِ خِيَانَةً أَنْ يَكُونَ أَمِينًا لِلْخَوَانَةِ.

(اعیان الشیعة (الطبع جدید) ج ۲ ص ۳۶)

۷۔ مَنْ أَضْعَى إِلَى نَاطِقٍ فَقَدْ عَبَدَهُ، فَإِنْ كَانَ النَّاطِقُ عَنِ اللَّهِ فَقَدْ عَبَدَ  
اللَّهَ، وَإِنْ كَانَ النَّاطِقُ يَنْطِقُ عَنْ لِسَانِ إِبْلِيسَ فَقَدْ عَبَدَ إِبْلِيسَ.

(تحف العقول ص ۴۵۶)

۸۔ تَأْخِيرُ النَّوْتَةِ أَغْرَارٌ، وَظُلُومُ النَّسْوِفِ خَيْرَةٌ. وَالْإِغْتِلَالُ عَلَى اللَّهِ  
هَلَكَةٌ، وَالْإِضْرَارُ عَلَى الدَّنْبِ أَمْنٌ لِمَكْرِ اللَّهِ «وَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا  
الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ».

(تحف العقول ص ۴۵۶)

۹۔ مَا عَظَّمْتَ نِعْمَ اللَّهِ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَظَّمْتَ إِلَيْهِ خَوَائِجَ النَّاسِ، فَمَنْ لَمْ  
يَحْتَمِلْ نِلكَ الْمُؤُونَةَ عَرَّضَ نِلكَ النِّعْمَةِ لِلزَّوَالِ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۲۸)

۱۰۔ أَرْبَعُ خِصَالٍ تُعِينُ الْمَرْءَ عَلَى الْعَمَلِ: الصِّحَّةُ وَالْغِنَى وَالْعِلْمُ وَالنَّوْفِيقُ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۶)

۱۱۔ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ لَنْ تَخْلُوفَ مِنْ عِنِّي اللَّهُ، فَانظُرْ كَيْفَ تَكُونُ.

(تحف العقول ص ۴۵۵)

۴۔ جو شخص کسی کام میں موجود ہو مگر اس سے راضی نہ ہو وہ مثل غائب شخص کے ہے اور  
جو کسی کام میں غائب ہو مگر اس پر خوش ہو اور راضی ہو تو وہ موجود شخص کی طرح ہے۔

تحف العقول ص ۴۵۶

۵۔ اگر جہاں دنیا آگاہ شخص خاموش رہے تو لوگوں میں اختلاف نہ رہے۔

احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۲

۶۔ انسان کے خیانت کار ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ خائنوں کا امین ہو۔

اعیان الشیعة (الطبع جدید) ج ۲ ص ۳۶

۷۔ جو بولنے والے کی بات کان دھر کے سننے اس نے (گویا) اس کی پرستش کی پس اگر بولنے  
والا خدا کی بات کہہ رہا ہے تو اس نے خدا کی عبادت کی، اور اگر بولنے والا شیطان کی زبان بول  
رہا ہے تو اس نے شیطان کی پرستش کی۔

تحف العقول ص ۴۵۶

۸۔ تو بہ میں تاخیر کرنا دھوکہ ہے، اور تاخیر تو بہ کو بہت طولانی کر دینا حیرت و سرگردانی ہے  
اور خدا سے مال منگول کرنا ہلاکت ہے اور گناہ کا بار بار کرنا مکر خدا سے امین ہونا ہے اور مکر خدا سے  
صرف کھانا اٹھانے والے ہی بے خوف ہوتے ہیں (سورہ اعراف آیت ۹۹)

(تحف العقول ص ۴۵۶)

۹۔ جس پر خدا کی نعمتیں عظیم ہوتی ہیں لوگوں کی ضرورتیں بھی اس کی طرف زیادہ ہوتی ہیں۔ پس  
جو شخص دنیا والی نعمتوں کے بعد لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مشغول ہو کر براہ راست نہ  
کرے ان نعمتوں کے زوال کا انتظار کرے۔

احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۲۸

۱۰۔ چار باتیں انسان کو عمل پر ابھارتی ہیں۔ صحت، مالداری، علم، توفیق،

احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۶

۱۱۔ یہ سمجھ لو کہ خدا کی نظروں سے تم باہر نہیں ہو رہے اسلئے یہ دیکھو کہ تم کس حال میں ہو۔

تحف العقول ص ۴۵۵



۱۲. الْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ وَالرَّاضِي شُرَكَاءُ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۲)

۱۳. مَنْ أَسْتَعْنَى بِاللَّهِ افْتَقَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَمَنْ أَتَى اللَّهَ أَحَبَّهُ النَّاسُ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۲۹)

۱۴. ثَوَابُ النَّاسِ بَعْدَ ثَوَابِ اللَّهِ، وَرِضَا النَّاسِ بَعْدَ رِضَا اللَّهِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۶۰)

۱۵. اَلتَّقَى بِاللَّهِ تَعَالَى تَمَنُّ لِكُلِّ غَالٍ، وَسَلَّمَ إِلَى كُلِّ غَالٍ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۱۶. كَيْفَ يُضَيِّعُ مِنَ اللَّهِ كَافِلُهُ؟ وَكَيْفَ يَنْجُو مِنَ اللَّهِ طَالِبُهُ؟

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۶)

۱۷. اِنَّا لَا نَنَالُ مَحَبَّةَ اللَّهِ اِلَّا بِبُغْضِ كَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۶۳)

۱۸. وَالْحِلْمُ لِبَاسِ الْعَالِمِ فَلَا تَعَرَّزَنَّ مِنْهُ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۶۲)

۱۹. وَالْعُلَمَاءُ فِي اَنْفُسِهِمْ خَانَةٌ اِنْ كَتَمُوا النَّصِيحَةَ، اِنْ رَاَوْا ثَابِتًا ضَالًّا

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۶۱)

لَا يَهْدُونَهُ، اَوْ مَيِّتًا لَا يُحْيُونَهُ.

۱۲۔ ظالم، اسکے مددگار، اس پر راضی رہنے والے سب ہی (ظلم میں) شریک ہیں۔

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۲)

۱۳۔ جو خدا کی مدد سے مالدار ہو گا لوگ اسکے محتاج ہوں گے، جو متقی ہوں گے لوگ ان سے محبت کریں گے۔

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۲۹)

۱۴۔ لوگوں کی جزا خدا کی جزا کے بعد ہے اور لوگوں کی خوشنودی کا نمبر "خدا کی خوشنودی کے بعد آتا ہے" (یعنی انسان پہلے خدا کی خوشنودی چاہے اسکے بعد لوگوں کی)

(بخارا، ج ۷۸، ص ۳۶۰)

۱۵۔ خدا پر اطمینان ہر متاع کراں قیمت کی قیمت ہے اور ہر بلند جگہ کی سیر بھی ہے۔

(بخارا، ج ۷۸، ص ۳۶۴)

۱۶۔ جس کی کفالت خدا کرے وہ کیونکر ضائع ہو سکتا ہے؟ اور جس کی تلاش میں خدا ہو وہ کیونکر (بھگا کر) نجات پاسکتا ہے؟

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۶)

۱۷۔ بہت سے لوگوں سے دشمنی کے بغیر خدا کی محبت حاصل نہیں کی جاسکتی۔

(بخارا، ج ۷۸، ص ۳۶۳)

۱۸۔ حلم عالم کا لباس ہے لہذا اس لباس کو نہ اتارو۔

(بخارا، ج ۷۸، ص ۳۶۲)

۱۹۔ اگر علماء اپنی نصیحت کو چھپائیں (یعنی) سرگرداں اور گمراہ ان کو دیکھ کر اسکو ہدایت نہ کریں یا (منصوبی) مردہ کو دیکھ کر اسے زندہ نہ کریں تو انہوں نے اپنے ساتھ خیانت کی۔

(بخارا، ج ۷۸، ص ۳۶۱)

۲۰... فَأَنبِي أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، فَإِنَّ فِيهَا السَّلَامَةَ مِنَ التَّلَافِ، وَالغَنِيمَةَ فِي الْمُنْقَلَبِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبِي بِالتَّقْوَى عَنِ الْعَبِيدِ مَا عَزَبَ عَنْهُ عَقْلُهُ، وَيُنْجِي بِالتَّقْوَى عَنْهُ عَمَاءَهُ وَجَهْلَهُ، وَيَالْتَقِي نَجَا نُوحٍ وَمَنْ مَعَهُ فِي السَّفِينَةِ، وَصَالِحٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الصَّاعِقَةِ، وَبِالتَّقْوَى فَازَ الصَّابِرُونَ...

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۵۸)

۲۱ إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الشَّرِيرِ، فَإِنَّهُ كَالسَّيْفِ يَحْسُنُ مَنظَرَهُ وَيُفْجِعُ آثَرَهُ.

(بخارا ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۲ قَدْ غَاذَاكَ مَنْ سَتَرَ عَنكَ الرُّشْدَ اتَّبَاعًا لِمَا تَهْوَاهُ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۳ عِزُّ الْمُؤْمِنِ فِي غِنَاةٍ عَنِ النَّاسِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۶۵)

۲۴ مَنْ عَمِلَ عَلَى غَيْرِ عِلْمٍ، مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۵ مَنْ أَطَاعَ هَرَاهُ أُعْطِيَ عِدْوَهُ مُنَاةً.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۶ الْمُؤْمِنُ يَخْتِاجُ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ: تَوْفِيقٍ مِنَ اللَّهِ، وَوَاعِظٍ مِنْ نَفْسِهِ، وَقَبُولٍ مِمَّنْ بَنَصَحَهُ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۵۸)

۲۰۔ میں تم کو تقویٰ الہی کی وصیت کرتا ہوں اسلئے کہ اس میں ہلاکت سے بچت ہے اور وہ آخرت کیلئے غنیمت ہے، بندگی عقل نے اسکو جس چیز سے دور کر دیا ہے تقویٰ کی وجہ سے خدا اس کو اس (کے شر) سے محفوظ رکھتا ہے تقویٰ کے ذریعہ اس کی جہالت و اندھے پن کو دور کر دیتا ہے۔ نوح اور ان کی کشتی کے ساتھی تقویٰ ہی کی وجہ سے (طوفان سے) نجات پائے، جناب صالح اور ان کے ساتھی تقویٰ ہی کی وجہ سے صاعقہ سے محفوظ رہے، اور تقویٰ ہی کے سبب صابریں کامیاب ہوئے ...

بخارا ج ۷۸، ص ۳۵۸

۲۱۔ خبردار شریر کی صحبت میں نہ رہا کیونکہ وہ دیکھنے میں اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا اثر بہت برا ہوتا ہے۔

بخارا ج ۷۸، ص ۳۶۴

۲۲۔ جس شخص نے تمہاری خواہشوں کی پیروی کرتے ہوئے راہ رشد و صلاح کو تم سے پھیر دیا رکھا اس نے تمہارے ساتھ دشمنی کی۔

بخارا ج ۷۸، ص ۳۶۴

۲۳۔ مومن کی عزت اسی میں ہے کہ لوگوں سے بے نیاز رہے۔

بخارا ج ۷۸، ص ۳۶۵

۲۴۔ جو بنیبر علم کے عمل کرے گا وہ اصلاح کرنے سے زیادہ تباہی مچائے گا۔

بخارا ج ۷۸، ص ۳۶۴

۲۵۔ جو خواہشات نفس کی پیروی کرے گا وہ دشمن کی خواہشات پوری کرے گا۔

بخارا ج ۷۸، ص ۳۶۴

۲۶۔ مومن تین باتوں کا محتاج ہے، خدا کی توفیق، اپنے اندر سے ایک واعظ، نصیحت کرنے والے کی بات کو ماننا۔

بخارا ج ۷۸، ص ۳۵۸

۲۷۔ الْعِفَافُ زِينَةُ الْفَقِيرِ، وَالشُّكْرُ زِينَةُ الْغَنِيِّ، وَالصَّبْرُ زِينَةُ الْبَلَاءِ  
وَالتَّوَاضُعُ زِينَةُ الْحَسَبِ، وَالْفَصَاحَةُ زِينَةُ الْكَلَامِ وَالْحِفْظُ زِينَةُ الرِّوَايَةِ،  
وَحَفْضُ الْجَنَاحِ زِينَةُ الْعِلْمِ. وَحُسْنُ الْأَدَبِ زِينَةُ الْعَقْلِ، وَنَسْطُ الْوَجْهِ زِينَةُ  
الْكَرَمِ، وَتَرَكُّ الْمَنِّ زِينَةُ الْمَعْرُوفِ، وَالْحُسُوعُ زِينَةُ الصَّلَاةِ، وَالتَّقَلُّبُ زِينَةُ  
الْقَنَاعَةِ، وَتَرَكُّ مَا لَيْغِي زِينَةُ الْوَجْعِ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۴)

۲۸۔ اِنَّتُدُّ تُصِبُ اَوْتَكَدُّ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۹۔ اِنْ اِخْوَانَ الْيَقِيَةِ دَخَايَرُ، بَعْضُهُمْ لِيَبْغِي.

(بحار الانوار ج ۷۸، ص ۳۶۲)

۳۰۔ لَا يَنْقَطِعُ الْمَزِيدُ مِنَ اللَّهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ الشُّكْرُ مِنَ الْعِبَادِ.

(تحف قول ص ۴۵۷)

۳۱۔ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ إِلَى اضْطِنَاعِهِ أَخْوَجُ مِنْ أَهْلِ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ، لِأَنَّ لَهُمْ  
أَجْرَهُمْ وَفَخْرَهُ وَذِكْرَهُ، فَمَا اضْطَنَّعَ الرَّجُلُ مِنْ مَعْرُوفٍ فَإِنَّمَا يَبْدَأُ فِيهِ  
بِنَفْسِهِ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۷)

۳۲۔ ثَلَاثٌ يَتَلَفَنَ بِالْعَبْدِ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى: كَثْرَةُ الْإِسْتِغْفَارِ، وَلِينُ  
الْجَانِبِ، وَكَثْرَةُ الصَّدَقَةِ. وَثَلَاثٌ مِنْ كُنَّ فِيهِ لَمْ يَنْدَمْ: تَرَكُّ الْعَجَلَةِ،  
وَالْمَشْوَرَةُ، وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ عِنْدَ الْعَزْمِ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۸)

۲۴۔ حقیر کی زینت عفت ہے، مالدار کی زینت شکر کرنا ہے، بلا کی زینت جس ہے،  
بشخصیت انسان کی زینت تواضع ہے، کلام کی زینت فصاحت ہے، روایت کی زینت  
حفظ ہے، علم کی زینت فروتنی ہے، عقل کی زینت حسن ادب ہے، کرم کی زینت خوشنودی  
ہے، نیکی کی زینت ترک احسان ہے، نماز کی زینت حضور ہے، قناعت کی زینت کم خرچی ہے  
ورع کی زینت لایعنی باتوں کا ترک کر دینا ہے،

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۴)

۲۸۔ ثابِتِ قَدَمِ رَهْوَ تَاكَ مَقْصِدِكَ يَا اسَ كَ قَرِيبٌ تَكِ پھونچ جاؤ۔

(بحار ج ۷۸، ص ۳۶۴)

۲۹۔ مَخْلُصٌ وَقَالَ اطمینان دوست ایک دوسرے کیلئے ذخیرہ ہیں۔

(بحار ج ۷۸، ص ۳۶۲)

۳۰۔ جب تک بندوں کی طرف سے شکر و سپاس ختم نہیں ہوتا خدا کی طرف سے اجر و ثواب  
میں کمی نہیں ہوتی۔

(تحف العقول، ص ۴۵۷)

۳۱۔ نیک لوگ نیکی کرنے میں حاجت مندوں کے زیادہ محتاج ہیں اس لئے کہ وہ لوگ اجر و  
فخر و ذکر کے زیادہ محتاج ہیں، پس جو شخص نیک کام کرتا ہے اس کا سب سے پہلے فائدہ اسی  
کو پہنچتا ہے۔

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۷)

۳۲۔ تین چیزیں بندہ کو خدا کی خوشنودی تک پہنچاتی ہیں۔ ۱۔ کثرت استغفار، ۲۔ نرم خوئی  
۳۔ کثرت صدقہ۔ اور تین ہی چیزیں ایسی ہیں کہ جس کے اندر ہوں گی وہ کبھی پشیمان نہیں ہوگا  
۱۔ جلدی کرنا، ۲۔ مشورہ کرنا، ۳۔ عزم کے وقت خدا پر بھروسہ کرنا۔

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۸)

۳۳. مَنْ هَجَرَ الْمُدَارَاةَ فَارْتَبَهُ الْمَكْرُوهُ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۳۴. مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْمَوَارِدَ أَعْيَنَهُ الْمَصَادِرُ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۳۵. مَنْ انْقَادَ إِلَى الظَّمَائِنَةِ قَبْلَ الْخَيْرَةِ فَقَدْ عَرَّضَ نَفْسَهُ لِلْهَلَكَةِ وَالْعَاقِبَةُ الْمُنْعِبَةُ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۳۶. رَاكِبُ الشَّهَوَاتِ لَا تَقَالُ عَثْرَتُهُ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۳۷. نِعْمَةٌ لَا تُشْكُرُ كَسْبِيَّةٌ لَا تُفْقَرُ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۵)

۳۸. وَالْعَاقِبَةُ أَحْسَنُ عَطَاءٍ

(أعيان الشيعة الطبع الجديد ج ۲ ص ۳۶)

۳۹. لَا تُعَالِجُوا الْأَمْرَ قَبْلَ بُلُوغِهِ فَتَنْدُمُوا، وَلَا يَطْوِلَنَّ عَلَيْكُمْ الْأَمَدُ فَتَقْسُوا فَلَوْ بُكُمُ، وَأَزْحَمُوا ضَعْفَاءَ كُمْ، وَأَظْلَمُوا مِنَ اللَّهِ الرَّحْمَةَ بِالرَّحْمَةِ فِيهِمْ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۱)

۴۰. وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْحَلِيمُ الْعَلِيمُ إِنَّمَا غَضَبُهُ عَلَى مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ رِضَاهُ، وَإِنَّمَا يَمْتَنِعُ مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ عَطَاؤُهُ وَإِنَّمَا يُضِلُّ مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ هُدَاؤُهُ

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۵۹)

۳۳. جو لوگوں کے ساتھ خوش رفتاری چھوڑ دے گا۔ رنج و ناگواری اس کے قریب آئے گی۔

بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۳۴. جو کسی کام میں داخل ہونے کے راستوں کو نہ پہچانے گا، نکلنے کے راستوں میں عاجز ہو جائے گا۔

بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۳۵. جو شخص امتحان سے پہلے کسی کتاب کو جانے کا وہ اپنے کو ہلاکت اور تھکادینے والے انجام میں مبتلا کر دے گا۔

بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۳۶. شہوتوں (کے گھوڑے) پر سوار شخص کی ٹھوکریں قابل علاج نہیں ہوا کرتیں۔

بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۳۷. جس نعمت کا شکر یہ ادا نہ کیا جائے وہ اس گناہ کے مثل ہے جو بخشا نہ جائے۔

بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۵

۳۸. عاقبت بہترین عطیہ خداوندی ہے۔

اعیان الشيعة طبع جدید ج ۲ ص ۳۶

۳۹. کسی چیز کے اصلاح کا وقت پہنچنے سے پہلے اصلاح نہ کرو ورنہ نادام و پشیمان ہو گے۔ اور (عمر کی) مدت دراز نہ ہو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اپنے کمزوروں پر رحم کرو۔ اور کمزور پر رحم کر کے خدا سے اپنے لئے رحمت کا سوال کرو۔

احقاق الحق، ج ۱۲ ص ۴۳۱

۴۰. یاد رکھو خدا حلیم و علیم ہے۔ اس کا غضب صرف ان پر ہے جو اس سے اس کی رضا مندی نہ طلب کریں۔ اور جو عطیہ خدا کو قبول نہیں کرتا اسی کو عطیہ الہی نہیں پہنچتا۔ اور جو خدا کی ہدایت نہیں قبول کرتا ہے اسی کو گمراہی نصیب ہوتی ہے۔

بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۵۹

## معصوم دوازدهم

## معصوم دوازدهم امام دہم حضرت امام علی نقی علیہ السلام

- نام: ----- علی راع  
مشہور القاب: ----- ہادی، نقی  
کنیت: ----- ابوالحسن، سوم  
باپ: ----- حضرت محمد تقی  
ماں: ----- جناب سمانہ دوس  
جائے ولادت: ----- مدینہ منورہ "----- تاریخ ولادت: ----- ۱۵ ذی الحجہ، سن ولادت: ----- ۲۱۲ ہجری  
تاریخ شہادت: ----- سوم رجب "----- محل شہادت: ----- شہر سامراء  
سبب شہادت: ----- مقتدر نے محمد کے واسطے سے زہر دلوایا  
سن شہادت: ----- ۲۵۴ ہجری "----- عمر شریف: ----- ۴۲ سال  
قبر: ----- سامراء "عراق"  
دوران زندگی: اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ۱۔ قبل از امامت آٹھ سال (۲۱۲ سے لیکر ۲۲۰ تک) ۲۔ دوران امامت در زمان خلفائے قبل از متوکل ۱۲ سال (۲۲۰ سے لیکر ۲۳۳ ہجری تک) ۳۔ دوران امامت ۱۲ سال متوکل کے زمانہ میں اور اس کے بعد والے خلفائے کے زمانہ میں۔

## امام دہم حضرت امام علی الحادی علیہ السلام

کی چالیس حدیثیں

## امام ہادی کی چالیس حدیث

- ۱۔ جو شخص اپنی قدر و منزلت نہ جانتا ہو اس کے شر سے بچو،  
تحف العقول ص ۴۸۳
- ۲۔ دنیا ایک بازار ہے جس میں کچھ لوگوں کو فائدہ اور کچھ لوگوں کو نقصان ہوتا ہے۔  
تحف العقول ص ۴۸۳
- ۳۔ جو اپنی ذات سے راضی ہوگا اس سے بہت سے لوگ ناراض ہوں گے۔  
"بخاری ج ۱ ص ۳۶۹" "انوار البیہ ص ۱۴۳"
- ۴۔ فقر کشتی نفس کا سبب اور شدید ناامید کا ہے۔  
"بخاری ج ۱ ص ۳۶۸"
- ۵۔ نیکی سے بہتر نیکی کرنے والا ہے، اور جہل سے جہل تر جہل کا بیان کرنے والا ہے  
علم سے بزرگ علم کا حامل ہے، برائی سے بدتر برائی کرنے والا ہے، وحشت سے زیادہ  
وحشتناک وحشت پر سوار ہونے والا ہے۔  
"اعیان الشیعہ ج ۲، طبع جدید، ص ۳۹"

## اربعون حدیثاً

عن الامام علي النقي عليه السلام

- ۱- مَنْ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فَلَا تَأْمَنُ شَرَّهُ.  
(تحف العقول ص ۴۸۳)
- ۲- أَلَدُنْيَا سُوقٌ، رِبْحٌ فِيهَا قَوْمٌ وَخَيْسَرٌ آخَرُونَ.  
(تحف العقول ص ۴۸۳)
- ۳- مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهِ كَثُرَ السَّخِطُونَ عَلَيْهِ.  
(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۹) (الانوار البیہ ص ۱۴۳)
- ۴- أَلْفَقْرُ شَرُّهُ النَّفْسِ وَشِدَّةُ الْقُنُوطِ.  
(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۸)
- ۵- خَيْرٌ مِنَ الْخَيْرِ فَاعِلُهُ، وَأَجْمَلُ مِنَ الْجَمِيلِ فَائِلُهُ وَأَرْجَحُ مِنَ الْعِلْمِ  
حَامِلُهُ، وَشَرٌّ مِنَ الشَّرِّ جَالِبُهُ وَأَهْوَلُ مِنَ الْهَوْلِ رَاكِبُهُ.  
(اعیان الشیعہ ج ۲ (الطبع الجديد) ص ۳۹)

گفتار دلنشین چہارده معصوم (ع)

۶- إِنَّ اللَّهَ لَا يُوصَفُ إِلَّا بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ؛ وَأَتَى بِوَصْفِ الَّذِي تَعَجَّرُ الْخَوَاسِثُ أَنْ تُذَرِكَهُ، وَالْأَوْهَامُ أَنْ تَنَالَهُ، وَالْخَطَرَاتُ أَنْ تُحَدَّهُ، وَالْأَبْصَارُ عَنِ الْإِحَاطَةِ بِهِ.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

۷- فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مُجَبَّرٌ عَلَى الْمَعَاصِي فَقَدْ أَحَالَ بِذَنبِهِ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ ظَلَمَهُ فِي عُقُوبَتِهِ.

(تحف العقول ص ۴۶۱)

۸- إِنَّ لِلَّهِ بِقَاعًا يُحِبُّ أَنْ يُدْعَا فِيهَا فَيَسْتَجِيبَ لِمَنْ دَعَاهُ وَالْحَيْرُ مِنْهَا.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

۹- إِذَا كَانَ زَمَانُ الْعَدْلِ فِيهِ أَغْلَبَ مِنَ الْجَوْرِ، فَحَرَامٌ أَنْ تَظُنَّ أَحَدًا بِأَحَدٍ سُوءَ حَتَّى يَتَعَلَّمَ ذَلِكَ مِنْهُ، وَإِذَا كَانَ زَمَانُ الْجَوْرِ أَغْلَبَ فِيهِ مِنَ الْعَدْلِ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَظُنَّ بِأَحَدٍ خَيْرًا مَا لَمْ يَتَعَلَّمَ ذَلِكَ مِنْهُ.

(اعیان الشیعة ج ۲ (طبع جدید) ص ۳۹)

۱۰- ... فَمَنْ مَاتَ عَلَى ظَلَبِ الْحَقِّ وَلَمْ يُذْرِكْ كَمَا لَهُ فَهُوَ عَلَى خَيْرٍ؛ وَذَلِكَ قَوْلُهُ: «وَمَنْ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ... الْآيَةُ.

(تحف العقول ص ۴۷۲)

۱۱- مَنْ أَتَى اللَّهَ بِتَقْوَى وَمَنْ أَطَاعَ اللَّهَ بَطْغًا.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

گفتار معصوم دوازدهم امام ہادیؑ

۴- خدا کی توصیف انہیں اوصاف سے کی جا سکتی ہے جن سے اس نے خود اپنی توصیف کی ہے اور اس خدا کی توصیف کیسے کی جا سکتی ہے جسکے ادراک سے تو اس عاجز ہیں اور اوہام کی وہاں تک رسائی نہیں ہے، تصورات جس کی حد بندی نہیں کر سکتے، آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔

«تحف العقول، ص ۳۸۲»

۵- جسکا گمان یہ ہے کہ وہ گناہ کرنے پر مجبور ہے (جبر کا عقیدہ رکھتا ہے) اس نے اپنے گناہوں کو خدا (کی گردن) پر ڈال دیا اور اس کو بندوں کے تبار دینے کے سلسلہ میں ظالم قرار دیا۔

«تحف العقول، ص ۳۹۱»

۸- خدا کی زمین پر ایسے بھی مگڑے ہیں جہاں خدا دوست رکھتا ہے کہ ان مقامات پر دعا کی جائے تو خدا اس کو قبول کرے اور حائر (امام حسینؑ) انہیں مقامات میں سے ہے۔

«تحف العقول، ص ۳۸۲»

۹- جب کبھی ایسا زمانہ آئے جس میں عدل و انصاف کو ظلم و جور پر غلبہ ہو تو کسی کو کسی کے بارے میں بدگمانی کرنا حرام ہے جب تک اس کی برائی کا علم نہ حاصل ہو جائے۔ اور جب کبھی ایسا زمانہ آجائے کہ جس میں ظلم و جور کو عدل و انصاف پر غلبہ ہو جائے تو کسی کو کسی کے بارے میں خوشگمانی نہیں رکھنا چاہیے جب تک اس کے بارے میں نیکی کا علم نہ ہو جائے۔

«اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹»

۱۰- جو شخص تحصیل سعادت و خیر کے راستہ میں قدم اٹھائے اور کمال تک پہنچنے سے پہلے مرجائے تو اس کی موت خیر پر ہوتی ہے جیسا کہ قرآن نے کہا ہے: وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُجَاهِدًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ... الخ «جو شخص اپنے گھر سے خدا و رسول کی طرف ہجرت کے لئے قدم نکالے اور مرجائے تو اس کی جہاد پر ہے۔

تحف العقول، ص ۴۷۲

۱۱- جو خدا سے ڈرے گا لوگ اس سے ڈریں گے اور جو خدا کی اطاعت کرے گا لوگ اسکی فرمانبرداری کریں گے۔

«تحف العقول، ص ۳۸۲»

۱۲- اذْ كُنْ حَسْرَاتِ التَّفْرِيطِ بِأَخِيذِ تَقْدِيمِ الْحَزْمِ.

(بحار الانوار، ۷۸/۳۷۰)

۱۳- اَلْحَسَدُ مَا حَيَّ الْحَسَنَاتِ جَابِئِ الْمَقْتِ.

(اعیان الشیعہ، الطبع جدید، ج ۲ ص ۳۹)

۱۴- اَلْعُفُوقُ يُعَقِّبُ الْفَيْلَةَ وَيُوَدِّي إِلَى الذِّلَّةِ.

(بحار الانوار، ج ۷۸ ص ۳۶۹)

۱۵- اَلْإِعْتَابُ مِفْتَاحُ التَّقَالِ، وَالْإِعْتَابُ خَيْرٌ مِنَ الْحَقْدِ.

(اعیان الشیعہ، الطبع جدید، ج ۲ ص ۳۹)

۱۶- مَنْ أَطَاعَ الْخَالِقَ لَمْ يُبَالِ سَخَطَ الْمَخْلُوقِينَ وَمَنْ أَشَخَطَ الْخَالِقَ فَلْيَتَّقِنِ أَنْ يَحِلَّ بِهِ سَخَطُ الْمَخْلُوقِينَ.

(تحف العقول، ص ۴۸۲)

۱۷- إِقَانُ الْعَالِمِ وَالْمُتَعَلِّمِ شَرِيكَانِ فِي الرُّشْدِ.

(بحار الانوار، ج ۷۸ ص ۳۶۷)

۱۸- اَلسَّهْرُ الَّذِي لَيْلَتَانِ، وَالْجُوعُ يَزِيدُ فِي طَيِّبِ الْقَلَامِ.

(اعیان الشیعہ، ج ۲ ص ۳۹)

۱۲- دورانہ شیشی کے ذریعہ پہلے تفریط کے نقصانات کو یاد کر کے ان کا تدارک کرو۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۰)

۱۳- حسد نیکویوں کو مٹانے والا اور خدا (و مخلوق) کی ناراضگی پیدا کرنے والا ہے۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹)

۱۴- والدین کی نافرمانی قلت روزی اور ذلت و رسوائی کا سبب ہوتا ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۹)

۱۵- سرزنش (وسختی کرنا) شدید دشواریوں کا سبب ہے مگر گیند سے بہر حال بہتر ہے۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹)

۱۶- جو خدا کی اطاعت کرے اسکو مخلوق کی ناراضگی سے نہیں ڈرنا چاہیے۔ لیکن جو خدا کو ناراض کر دے اس کو یقین رکھنا چاہیے کہ مخلوق اس سے ضرور ناراض ہوگی۔

(تحف العقول، ص ۴۸۲)

۱۷- طالب علم اور معلم دونوں رشد میں شریک ہیں۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۷)

۱۸- شب بیداری نیند کو لذیذ بنا دیتی ہے اور بھوک غذا کو خوش مزہ بنا دیتی ہے۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹)



۱۹- اذْ كُرْ مَضْرَعَكَ بَيْنَ يَدَيْ اَهْلِكَ وَلَا طَيْبَ يَمْتَنِعُ وَلَا حَبِيبَ يَنْفَعُكَ

(اعیان الشیعة (الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹)

۲۰... فَمَنْ فَعَلَ فِعْلًا وَكَانَ بَيْنَ لَمْ يَغْفِرْ قَلْبُهُ عَلَى ذَلِكَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ عَمَلًا إِلَّا بِصَدَقِ التَّيَّةِ...

(تحف العقول ص ۴۷۳)

۲۱- مَنْ أَمِنَ مَكْرَ اللَّهِ وَأَلِيمَ أَخِيذِهِ تَكَبَّرَ حَتَّى يَحَلَّ بِهِ قَضَاؤُهُ وَنَافِذُ أَمْرِهِ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۲۲- أَبْقُوا التَّيَمَّ بِخُسْنِ مُجَابَرَتِهَا وَالتَّمِسُوا الزِّيَادَةَ فِيهَا بِالشُّكْرِ عَلَيْهَا.

(اعیان الشیعة (الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹)

۲۳- مَنْ كَانَ عَلَى بَيْتِهِ مِنْ رَبِّهِ هَانَتْ عَلَيْهِ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَلَوْ فَرِضَ وَنُشِرَ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۲۴- إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الدُّنْيَا دَارَ بَلْوَى، وَالْآخِرَةَ دَارَ عَقْبَى وَجَعَلَ بَلْوَى الدُّنْيَا لِنَوَابِ الْآخِرَةِ سَبَبًا، وَنَوَابِ الْآخِرَةِ مِنْ بَلْوَى الدُّنْيَا عَوَضًا.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۲۵- إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا إِذَا عُوذَ قَبْلَ.

(تحف العقول ص ۴۸۱)

۲۶- إِنَّ الْمُحِقَّ السَّعْيَةَ يَكَادُ أَنْ يُظْفِي نُورَ حَقِّهِ بِسَفْهِهِ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۱۹- اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے اہل و عیال کے سامنے پڑے ہو گے اس وقت نہ کوئی طیب تم کو موت سے بچا سکتا ہے اور نہ کوئی دوست تمہارے کام آسکتا ہے۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۲۰- اگر کوئی ایسا کام کرے جس کا مصیبت دل سے موافق نہ ہو تو خدا اس سے اس عمل کو قبول نہ کرے گا۔ بس وہ تو صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جس میں صدق نیت ہو۔

تحف العقول، ص ۱۲۳

۲۱- جو شخص مکر خدا سے مطمئن ہو اور اس کی دردناک گرفت سے بے خوف ہو تو وہ متکبر ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قضا اور اس کا حکم نافذ (اسکے گریبان کو) پکڑے۔

تحف العقول، ص ۴۸۳

۲۲- نعمتوں کو اچھی ہمسائیگی (یعنی صحیح مصرف میں صرف کر) کے ساتھ باقی رکھو اور شکر ادا کر کے اس میں زیادتی چاہو۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۲۳- جو شخص خدا کی طرف سے واضح دلیل رکھتا ہو وہ دنیا کے ہر مصائب کو آسان سمجھتا ہے چاہے اس کے گمراہے کر دیئے جائیں۔

تحف العقول، ص ۴۸۳

۲۴- خدائے دنیا کو مصیبتوں کا گھر بنایا ہے۔ اور آخرت کو جزا کا گھر، قرار دیا ہے اور دنیا کی مصیبتوں کو آخرت کے ثواب کا ذریعہ قرار دیا ہے اور آخرت کے ثواب کو دنیا کی مصیبتوں کا عوض قرار دیا ہے۔

تحف العقول، ص ۴۸۳

۲۵- خدا جب کسی بندے کیلئے خیر چاہتا ہے تو جب ناصحوں کی طرف سے اس کو تویخ کی جاتی ہے تو قبول کر لیتا ہے۔

تحف العقول، ص ۴۸۱

۲۶- حق بجانب ہو تو حق اپنی ہی توفیق کی وجہ سے نور حق کو قریب آکر بھٹا دے۔

تحف العقول، ص ۴۸۳

۲۷۔ شعرا نشدہ الامام علیہ السلام، مخاطب بہ المتوکل العباسی:

بَاتُوا عَلَى قَلْبِ الْأَجْبَالِ تَخَرُّهُمْ  
 وَأَشْتُنْزَلُوا بَعْدَ عِزِّ عَن مَعَاقِلِهِمْ  
 وَأَسْكِنُوا حَقْرًا يَا بَيْتَنَ مَا نَزَلُوا  
 نَادَاهُمْ صَاحٌّ مِنْ بَعْدِ دَفْنِهِمْ  
 أَيْتَنَ الْأَسَاوِرَ وَالسَّبِيحَانَ وَالْحُلَّةَ  
 أَيْتَنَ الْوُجُوهُ الَّتِي كَانَتْ مُتَقَمَّةً  
 مِنْ دُونِهَا تُضْرَبُ الْأَشْيَارُ وَالْكَلْبُ  
 فَأَفْصَحَ الْقَبْرُ عَنْهُمْ حِينَ سَاءَ لَهُمْ  
 بَيْنَكَ الْوُجُوهُ عَلَيْهَا الدُّوْدُ بِفَتْنِ  
 قَدْ ظَالَمُوا أَكَلُوا دَهْرًا وَقَدْ شَرُّوا  
 فَأَضْحَكُوا الْيَوْمَ بَعْدَ الْأَكْلِ قَدْ كَلُوا  
 وَظَالَمُوا عَمَرُوا دُونًَا لِقَسَمِكِنَّهُمْ  
 فَفَارَقُوا الدُّوْرَ وَالْأَهْلِينَ وَأَنْتَقَلُوا  
 وَظَالَمُوا كَنَزُوا الْأَمْوَالَ وَأَدَّخَرُوا  
 فَفَرَّقُواهَا عَلَى الْأَعْدَاءِ وَأَرْتَحَلُوا  
 (اعیان الشیعة (الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۸)

۲۸۔ الْغِنَى: قِلَّةُ تَمَنِّيكَ وَالرِّضَا بِمَا يَكْفِيكَ.

(اعیان الشیعة (الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹)

۲۹۔ الْعَضْبُ عَلَى مَنْ تَمَلِّكَ لَوْمٌ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۰)

۲۷۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر برسی مونی گردنوں والے (بہادر لوگ) جبکہ وہ ان چوٹیوں پر شب بسر کرتے تھے، ان کی حفاظت کرتے رہے۔ لیکن وہ چوٹیاں ان کو فائدہ نہ پہنچا سکیں۔

(۱۱) عزت کے بعد ان کو ان کی پناہ گاہوں سے تارگڑھے میں رکھ دیا گیا اور وہ کتنی بری جگہ سے۔

(۱۲) ان کے مرنے کے بعد مزای نے مذیادی: انکے طلانی دستبند، انکے تاج، ان کے زیور یہ سب کہاں گئے۔

(۱۳) وہ صرف چہرے جھکے سامنے پردے اور پھر دنیا لٹکانی جاتی تھیں وہ کیا ہوئے۔  
 (۱۴) جب ان سے سوال کیا گیا تو قبر نے ان کی طرف سے جواب دیا اب تو ان کے چہروں پر کیرے چل رہے ہیں۔

(۱۵) زمانہ تک انہوں نے کھایا پیا مگر آج کھانے کے بعد ان کو کھایا گیا۔

(۱۶) انہوں نے اپنے رہنے کے لئے بہت سے گھر بنائے لیکن ان گھروں سے اور اپنے اہل و عیال سے منتقل ہو گئے۔

(۱۷) مالوں کا خزانہ اور ذخیرہ کیا تھا لیکن اسکو دشمنوں پر تقسیم کر کے خود کوچ کر گئے:

ان اشعار کو امام نے متوکل کے سامنے پڑھا تھا:

اعیان الشیعة، طبع جدید، ص ۳۸، ج ۲، ص ۱۱

۲۸۔ کم امید اور ماجرا کفایت پر راضی رہنا ہی مالدار ہے۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹، ص ۱۱

۲۹۔ اپنے مملوک پر غضب ناک ہونا قابل ملامت ہے۔

بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۰، ص ۱۱

۳۰- الشَّاكِرُ أَشْعَدُ بِالشُّكْرِ مِنْهُ بِالتَّعَمُّةِ الَّتِي أَوْجَبَتِ الشُّكْرَ، لِأَنَّ النِّعَمَ مَتَاعٌ وَالشُّكْرَ نِعْمٌ وَعَقْبَى.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۳۱- التَّاسُ فِي الدُّنْيَا بِالْأَمْوَالِ وَفِي الْآخِرَةِ بِالْأَعْمَالِ.

(اعیان الشیعة، الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹

۳۲- يَاكَ وَالْحَسَدَ فَإِنَّهُ يَبِينُ فِيكَ، وَلَا يَعْمَلُ فِي عَدْوِكَ.

(اعیان الشیعة (الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹)

۳۳- الْحِكْمَةُ لَا تَنَجُّعُ فِي الطَّبَاعِ الْفَاسِدَةِ.

(اعیان الشیعة (الطبع الجدید) ج ۲، ص ۳۹)

۳۴- الْمِرَاءُ يُفْسِدُ الصَّدَاقَةَ الْقَدِيمَةَ.

(اعیان الشیعة (الطبع الجدید) ج ۲، ص ۳۹)

۳۵- لَا تَطْلُبِ الصَّفَاءَ مِمَّنْ كَدَّرَتْ عَلَيْهِ، وَلَا الْوَفَاءَ مِمَّنْ عَدَّرَتْ بِهِ،

(اعیان الشیعة، (الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹)

۳۶- رَاكِبُ الْحَرُونِ أُسِرَ نَفْسِهِ وَالْجَاهِلُ أُسِرَ لِسَانِهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۹)

۳۰- شکر گزار کے شکر کی سعادت اس نعمت کی سعادت سے زیادہ ہے جس کا ہر انسان نے شکر کیا ہے۔ اس لئے کہ نعمت زندگی کی حاجت ہے۔ لیکن شکر نعمت بھی ہے اور جزا بھی ہے۔

تحف العقول ص ۴۸۳

۳۱- انسان کی عزت و شخصیت دنیا میں اموال سے ہے اور آخرت میں اعمال سے ہے۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۳۲- حسد سے پرہیز کرو کیونکہ اس کا برا اثر تم میں ظاہر ہوگا اور تمہارے دشمن میں بڑھائے گا۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۳۳- فاسد طبیعتوں میں حکمت کا اثر نہیں ہوتا۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۳۴- جنگ و جدال پر اپنی دوستی کو خراب کر دیتی ہے۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۳۵- اس شخص سے صفا و نیکی طلب کرو جس پر غصہ ہو، اور جس سے غلامی کی بات سے وفا کی توقع نہ کرو۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۳۶- کھڑے (اور بے حرکت)، جانور پر سوار شخص اپنا قیدی ہے۔ اور جال کی لہریں کا قیدی ہے۔

بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۹

۳۷۔ مَنْ جَمَعَ لَكَ وَدَّهُ وَرَأِيَهُ فَاجْمَعْ لَهُ طَاعَتَكَ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۳۸۔ الْهَزْلُ فُكَاهَةُ السُّقَاهِ، وَصِنَاعَةُ الْجُهَالِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۹)

۳۹۔ الْمُصِيبَةُ لِلصَّابِرِ وَاحِدَةٌ وَلِلْجَازِعِ اثْنَانِ.

(اعیان الشیعة ج ۲ طبع جدید) ص ۳۹

۴۰۔ الْعَجْبُ ضَارِفٌ عَنِ ظَلَبِ الْعَلِمِ، ذَاعَ إِلَى الْعَمَاطِ وَالْجَهْلِ.

(اعیان الشیعة (الطبع جدید) ج ۲ ص ۳۹)

۳۷۔ جو شخص اپنی محبت اور رائی (دو دونوں) تمہارے لئے (مخصوص) کر دے۔ تم اپنی اطاعت اس کیلئے مخصوص کر دو۔

تحف العقول، ص ۴۸۳

۳۸۔ بیہودہ گوئی بیوقوفوں کیلئے لذت بخش، اور نادانوں کا کام ہے۔

بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۹

۳۹۔ صبر کرنے والے انسان کیلئے مصیبت ایک ہوتی ہے اور جزع و فزع کرنے والے کے لئے دو ہوتی ہے۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۴۰۔ خود پسندی طلب علم سے رہتی ہے اور انسان کے پستی و جہالت کا سبب بنتی ہے۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹



## معصوم سینزدہم

گیارہویں امام، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

کی چالیس حدیث

## معصوم سینزدہم امام یازدہم امام حسن عسکری علیہ السلام

نام: --- حسن د،  
شہرتقب: --- عسکری،

کنیت: --- ابو محمد،

باپ: --- امام علی نقی د،

ماں: --- سلیل د،

تاریخ ولادت: --- ۸ ربیع الآخر یا ۲۲ ربیع الاول،

سن ولادت: --- ۲۳۲ ہجری قمری، --- جانے ولادت: --- مدینہ منورہ: ،

تاریخ شہادت: --- ۸ ربیع الاول، --- سن شہادت: --- ۲۶۰ ہجری قمری: ،

جانے شہادت: سامراء --- سبب شہادت: --- متمدن زہر دلوایا،

عمر مبارک: --- ۲۸ سال، --- مدفن: --- شہر سامراء "۔

دوران زندگی: --- اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے،

۱۔ قبل از امامت (۲۲ سال) ۲۳۲ سے لیکر سن ۲۵۴ ہجری ق، تک۔

۲۔ دوران امامت (۶ سال) ۲۵۴ سے لیکر ۲۶۰ ہجری ق، تک۔

آپ زندگی بھر اپنے زمانہ کے بادشاہوں کے زیر نظر تھے اور آخر میں زہر دیکر شہید کر دیا گیا۔

## امام حسن عسکریؑ کی چالیس حدیث

۱۔ اللہ وہ ذات ہے کہ ہر مخلوق شدت اور ضرورتوں کے وقت جب ہر طرف سے اس کی امید منقطع ہو جائے اور اس کے علاوہ تمام مخلوقات کے وسائل ٹوٹ جائیں تو اس کی پناہ لیتی ہے۔  
 (بخاری، ج ۲، ص ۲۱)

۲۔ نیک لوگوں کی نیک لوگوں سے دوستی و محبت نیک لوگوں کیلئے ثواب ہے۔ اور برے لوگوں کی نیک لوگوں سے محبت نیک لوگوں کی فضیلت ہے۔ اور بدکار لوگوں کی نیکو کاروں سے بغض نیکو کاروں کیلئے باعث زینت ہے، اور نیکو کاروں کا بدکاروں سے بغض کھنا بدکاروں کی رسوائی ہے۔  
 (تحف العقول، ص ۲۸۷)

۳۔ جس عزت دار نے حق کو چھوڑا وہ ذلیل ہوا۔ اور جس ذلیل نے حق پر عمل کیا وہ صاحب عزت ہو گیا۔  
 (تحف العقول، ص ۲۸۹)

۴۔ فقہاء میں سے جو اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا ہو، اور دین کی حفاظت کرنے والا ہو، خواہشات نفس کی مخالفت کرنے والا ہو، اپنے آقا کے حکم کی اطاعت کرنے والا ہو، علوم کو چاہیے کہ اس کی تقلید کریں۔  
 (وسائل الشیعہ، ج ۱۸، ص ۹۵)

## اربعون حدیثاً

عن الامام الحسن العسکری علیہ السلام

۱۔ اللہ ہُوَ الَّذِي يَتَأَلَّهُ يَتَأَلَّهُ إِلَيْهِ عِنْدَ الْخَوَائِجِ وَالشَّدَائِدِ كُلُّ مَخْلُوقٍ، عِنْدَ انْقِطَاعِ الرَّجَاءِ مِنْ كُلِّ مَنْ دُونَهُ، وَتَقَطُّعِ الْأَسْبَابِ مِنْ جَمِيعِ مَنْ سِوَاهُ.  
 (بخارالانوار، ج ۳، ص ۴۱)

۲۔ حُبُّ الْأَبْرَارِ لِلأَبْرَارِ ثَوَابٌ لِلأَبْرَارِ. وَحُبُّ الْفُجَّارِ لِلأَبْرَارِ فَضِيلَةٌ لِلأَبْرَارِ. وَبُغْضُ الْفُجَّارِ لِلأَبْرَارِ، زَيْنٌ لِلأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْأَبْرَارِ لِلْفُجَّارِ حِزْبِي عَلَى الْفُجَّارِ.  
 (تحف العقول، ص ۴۸۷)

۳۔ مَا تَرَكَ الْحَقَّ عَزِيزًا إِلَّا ذَلَّ، وَلَا أَخَذَ بِهِ دَلِيلٌ إِلَّا عَزَّ.  
 (تحف العقول، ص ۴۸۹)

۴۔ فَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ صَائِنًا لِنَفْسِهِ، حَافِظًا لِدِينِهِ، مُخَالِفًا عَلَى هَوَاهُ مُطِيعًا لِأَمْرِ مَوْلَاهُ، فَلْيَعْوَمِ أَنْ يُقْلِدُوهُ.  
 (وسائل الشیعہ، ج ۱۸، ص ۹۵)

۵- سَيَاتِي زَمَانٌ عَلَى النَّاسِ وَجُوهُهُمْ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ، وَقُلُوبُهُمْ مُظْلِمَةٌ مُتَكَدِّرَةٌ، السَّنَةُ فِيهِمْ بَدْعَةٌ، وَالْبَدْعَةُ فِيهِمْ سُنَّةٌ، الْمُؤْمِنُ بَيْنَهُمْ مُحَقَّرٌ، وَالْفَاسِقُ بَيْنَهُمْ مُوقَّرٌ، أَمْرًاؤُهُمْ جَاهِلُونَ جَائِرُونَ وَعُلَمَاؤُهُمْ فِي أَبْوَابِ الظُّلْمَةِ...

(مستدرک الوسائل ۲ ص ۳۲۲)

۶- مَنْ وَعَظَ أَخَاهُ سِرًّا فَقَدْ زَانَهُ. وَمَنْ وَعَظَهُ عَلَانِيَةً فَقَدْ شَانَهُ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۷- خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِحْسَانَكَ إِلَيْهِ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۸- قَلْبُ الْأَخْمَقِ فِي قِمِهِ وَقَمُ الْحَكِيمِ فِي قَلْبِهِ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۹- مَنْ رَكِبَ ظَهَرَ الْبَاطِلِ نَزَلَ بِهِ دَارًا لِنَدَامَةٍ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۱۰- الْفَصُّ مِفْتَاحُ كُلِّ سَرِي.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۳)

۱۱- لَا تُمَارِقِيذْ هَبْ تَهَاؤُكَ، وَلَا تُمَارِخْ فَيَجْتَرَأَ عَلَيْكَ.

(تحف العقول ص ۴۸۶)

۵- عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ان کے چہرے خنداں و شادماں ہوں گے، ان کے دل تیرہ و تاریک ہوں گے سنت خدا بدعت، اور بدعت الہی سنت ہوگی، ان کے درمیان مومن حقیر اور فاسق محترم ہوگا، ان کے علماء ظالموں کے دربار میں ہوں گے، ان کے فرمان روا جاہل و ستمگر ہوں گے۔

«مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۳۲۲»

۶- جس نے اپنے برادر مومن کو پوشیدہ طور سے نصیحت کی اس نے اس کو آراستہ کیا اور جس نے علانیہ نصیحت کی اس نے اس کے ساتھ برائی کی۔

«تحف العقول، ص ۴۸۹»

۷- تمہارا بہترین بھائی وہ ہے جو تمہارے گناہ بھول جائے اور تم نے جو اس پر احسان کیا ہے اس کو یاد رکھے۔

«بخارالانوار ج ۷۸، ص ۳۷۹»

۸- احمق کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے اور حکیم کا منہ اس کے دل میں ہوتا ہے۔

«بخارالانوار ج ۷۸، ص ۳۷۴»

۹- جو پشت باطل پر سوار ہوگا (غلط کام کرے گا) وہ پشیمانی کے گھر میں اترے گا۔

«بخارالانوار ج ۷۸، ص ۳۷۹»

۱۰- ہر برائی کی کلید غصہ ہے۔

«بخارالانوار ج ۷۸، ص ۳۷۳»

۱۱- جنگ و جدال نہ کرو ورنہ تمہاری عزت و برکت ختم ہو جائے گی۔ اور مذاق و شوخی نہ کرو ورنہ لوگوں کی جرات بڑھ جائے گی۔

«تحف العقول، ص ۴۸۶»

۱۲۔ مَا أَفْجَحَ بِالْمُؤْمِنِ تَكُونُ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ

(انوار الہیۃ، ص ۳۵۲)

۱۳۔ الْمُؤْمِنُ بَرَكَهٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَحُجَّةٌ عَلَى الْكَافِرِ

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۱۴۔ خَصَلْتَانِ لَيْسَ فَوْقَهُمَا شَيْءٌ، إِلَّا يَمَانُ بِاللَّهِ وَنَفْعُ الْإِخْوَانِ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۱۵۔ مِنَ الْفَوَاقِرِ الَّتِي تَقْصِمُ الظُّهْرَ: جَارٌ، إِنْ رَأَى حَسَنَةً أَخْفَاهَا وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۷۲)

۱۶۔ لَتَوَاضِعُ نِعْمَةً لَا يُحْسَدُ عَلَيْهَا.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۱۷۔ لَيْسَ مِنَ الْأَدَبِ إِظْهَارُ الْقَرَحِ عِنْدَ الْمُخْرُونِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۱۸۔ أَقْلُ النَّاسِ رَاحَةُ الْحَقْوَدِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۷۳)

۱۹۔ جُعِلَتِ الْخَبَائِثُ فِي بَيْتِ وَالْكَذِبُ مَقَاتِلُهَا.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۱۲۔ مومن کیلئے کتنی بری بات ہے کہ ایسی چیز کی طرف رغبت رکھے جو اس کی ذلت و رسوائی کا سبب ہو۔

انوار الہیۃ، ص ۳۵۳،

۱۳۔ مومن، مومن کیلئے باعث برکت اور کافر کیلئے حجت ہے۔

تحف العقول، ص ۴۸۹

۱۴۔ دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے اوپر کوئی شئی نہیں ہے۔ ۱۔ ایمان باللہ، ۲۔ برادر مومن کو نفع پہنچانا۔

تحف العقول، ص ۴۸۹

۱۵۔ گھر گن مصالح میں سے وہ پڑوسی ہے جو اچھی بات کو چھپالے اور بری بات کو طشت از بام کر دے۔

بخارا، ج ۷۸، ص ۳۷۲

۱۶۔ انکساری ایک ایسی نعمت ہے جس پر حسد نہیں کیا جاسکتا۔

تحف العقول، ص ۴۸۹

۱۷۔ ننگین آدمی کے سامنے اظہار خوشی کرنا خلاف ادب ہے۔

بخارا، ج ۷۸، ص ۳۷۹

۱۸۔ کینہ رکھنے والے لوگ سب سے زیادہ ناراحت ہیں۔

بخارا، ج ۷۸، ص ۳۷۳

۱۹۔ تمام برائیوں کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا ہے اور اس کی کلید جھوٹ کو قرار دیا گیا ہے،

بخارا، ج ۷۸، ص ۳۷۹



۲۰۔ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي لَا تُغْفَرُ: لَيْتَنِي لَا أُوَاحِدُ إِلَّا بِهَذَا. ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:  
الْإِشْرَاكُ فِي النَّاسِ أَخْفَى مِنْ ذَيْبِ النَّمْلِ عَلَى الْمَسْحِ الْأَسْوَدِ فِي اللَّيْلَةِ  
الْمُظْلِمَةِ. (تحف العقول ص ۴۸۷)

۲۱۔ لَا يَعْرِفُ التَّعَمَّةَ إِلَّا الشَّاكِرُ، وَلَا يَشْكُرُ التَّعَمَّةَ إِلَّا الْعَارِفُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۲۔ مَنْ مَدَحَ غَيْرَ الْمُسْتَحِقِّ فَقَدْ قَامَ مَقَامَ الْمُتَّهَمِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۳۔ أَضْعَفُ الْأَعْدَاءِ كَيْدًا مَنْ أَظْهَرَ عِدَاوَتَهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۲۴۔ رِيَاضَةُ الْجَاهِلِ وَرَدُّ الْمُفْتَادِ عَنْ عَادَتِهِ كَالْمُعْجِزِ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۲۵۔ وَاعْلَمْ أَنَّ الْإِلْحَاحَ فِي الْمَطَالِبِ يَسْلُبُ الْبُهَاءَ وَيُورِثُ التَّعَبَ وَالْعَنَاءَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۶۔ كَفَاكَ أَدْبَابًا تَجْتَبِكُ مَا تَكْرَهُ مِنْ غَيْرِكَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۰۔ جین گناہوں کو نہیں بخشا جائیگا (ان میں سے ایک گناہ یہ کہنا ہے) کاش مجھ سے اس کے  
علاوہ کسی اور گناہ کا مواخذہ نہ کیا جائے۔ اس کے بعد امام نے فرمایا: لوگوں کے درمیان شرک  
چیونٹی کی اس چال سے بھی زیادہ باریک پایا جاتا ہے جو تاریک رات میں کالی گدڑی پھیل  
رہی ہو۔ (تحف العقول، ص ۴۸۷)

۲۱۔ نعمت کو شکر گزار کے علاوہ کوئی نہیں پہچانتا اور عارف کے علاوہ کوئی نعمت کا شکر نہیں  
ادا کرتا۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۸)

۲۲۔ جو غیر مستحق کی مدح کرے وہ اپنے کو متہم شخص کی جگہ پیش کرتا ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۸)

۲۳۔ فریب نظر کے اعتبار سے سب سے کمزور شخص وہ ہے جو اپنی ذمہ داری کو ظاہر کرے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۸)

۲۴۔ جاہل کو تربیت دینا اور کسی شئی کے عادی کو اس کی عادت چھڑانا مثل مجذومہ کے ہے (یعنی  
بہت مشکل ہے) (تحف العقول، ص ۴۸۹)

۲۵۔ سوال میں گمراہی آبروئی اور باعث رنج و زحمت ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۸)

۲۶۔ تمہارے بالاب ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ دوسروں کی جس بات کو ناپسند کرتے ہو خود  
اس سے اجتناب کرو۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۷)

۲۷۔ إِنَّ لِلسَّخَاءِ مِقْدَارًا، فَإِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ سَرَفٌ، وَلِلْحَزْمِ مِقْدَارًا، فَإِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ جُنُنٌ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۸۔ وَإِلَّا فَيُنَادِ مِقْدَارًا فَإِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ بَخْلٌ، وَلِلشَّجَاعَةِ مِقْدَارًا فَإِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ تَهَوُّرٌ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۹۔ مَنْ كَانَ الْوَرَعِ سَجِيَّةً، وَالكَرَمِ طَبِيعَةً، وَالْحِلْمِ خُلُقَةً كَثُرَ صَدِيقُهُ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۳۰۔ إِذَا نَشِطَتِ الْقُلُوبُ فَأَوْدِعُوهَا وَإِذَا نَفَرَتْ فَوَدِّعُوهَا.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۳۱۔ فَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى الصَّوْمَ لِيَجِدَ الْغَنِيُّ مَسَّ الْجُوعِ لِيَتَحَنَّنَ عَلَى الْفَقِيرِ.

(كشف الغمة ج ۲ ص ۱۹۳)

۳۲۔ لَا يَشْغَلُكَ رِزْقٌ مَضْمُونٌ عَنْ عَمَلٍ مَفْرُوضٍ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۳۳۔ إِيَّاكَ وَالْإِدَاعَةَ وَظَلَّتِ الرِّيَاسَةُ فَإِنَّهُمَا يَدْعُوَانِ إِلَى الْهَلَكَةِ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۱)

۲۶۔ سخاوت کی ایک مقدار ہوتی ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو فضول خرچی ہے، اور دراندیشی (اور احتیاط) کی ایک حد ہوتی ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو بزدلی ہے۔

بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷

۲۸۔ میانہ روی کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو بخل ہے شجاعت کی بھی ایک حد ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو وہ تہور ہے۔

بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷

۲۹۔ جس کی عادت تقویٰ ہو، کرم طبیعت ہو، حلم اس کی خلت ہو اس کے دوست بہت ہوں گے۔

بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹

۳۰۔ جس وقت قلوب مسرور ہوں (علم و کمال) ان میں ودیعت کرو، اور جس وقت خالی و متفر ہوں ان کو چھوڑ دو۔

بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹

۳۱۔ خداوند عالم نے روزہ اس لئے واجب قرار دیا ہے تاکہ مالدار (بھوک و پیاس کا مزہ چکھے اور اس کی وجہ سے فقیر پر مہربانی کرے۔

كشف الغمة ج ۲ ص ۱۹۳

۳۲۔ جس رزق کی خدانے ضمانت دی ہے (اس کی طلب) تم کو واجب عمل سے نڈر رکھ دے۔

بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴

۳۳۔ خبردار ریاست و شہرت طلبی سے بچو کیونکہ یہ دونوں ہلاکت کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔

بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۱

۳۴۔ لَيْسَتْ الْعِبَادَةُ كَثْرَةَ الصَّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّمَا الْعِبَادَةُ كَثْرَةُ التَّفَكُّرِ فِي أَمْرِ اللَّهِ.

(تحف العقول ص ۴۸۸)

۳۵۔ اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا زَيْنًا وَلَا تَكُونُوا سَيْنًا.

(تحف العقول ص ۴۸۸)

۳۶۔ لَا يُدْرِكُ حَرِيصٌ مَا لَمْ يُقَدِّرْ لَهُ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۳۷۔ جُرْأَةُ الْوَالِدِ عَلَى الْوَالِدِ فِي صِغَرِهِ تَدْعُو إِلَى الْعُقُوقِ فِي كِبَرِهِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۳۸۔ مِنَ الْجَهْلِ الضَّحْكُ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ

(تحف العقول ص ۴۸۷)

۳۹۔ إِنَّا نَكْمُ فِي أَجَالٍ مَنقُوضَةٍ، وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ، وَالْمَوْتُ يَأْتِي بَغْتَةً، مَنْ يَزْرَعْ خَيْرًا يَخْصِدْ غِنًى، وَمَنْ يَزْرَعْ شَرًّا يَخْصِدْ نَدَامَةً، لِكُلِّ زَارِعٍ مَا زَرَعَ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۴۰۔ مَنْ لَمْ يَتَّقِ وَجْهَ النَّاسِ لَمْ يَتَّقِ اللَّهَ

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۳۳۔ روزہ و نماز کی کثرت عبادت نہیں ہے بلکہ مر خدا کے بارے میں غور و فکر کرنا عبادت ہے۔

تحف العقول، ص ۴۸۸

۳۵۔ تقویٰ الہی اختیار کرو۔ اور (ہمارے لئے) باعث زینت بنو، باعث برائی نہ بنو

تحف العقول، ص ۴۸۸

۳۶۔ حرص آدمی اپنے مقصد سے زیادہ نہیں حاصل کر سکتا۔

تحف العقول، ص ۴۸۹

۳۷۔ بچپن میں بچے کی اپنے باپ سے جہارت، اس کو بڑے ہونے پر عاق ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔

بخارا، ج ۷۸، ص ۳۷۴

۳۸۔ بیزیرتیب کے مہنسا جہالت کی علامت ہے۔

تحف العقول، ص ۴۸۷

۳۹۔ تم کو کم ہونے والی عمریں ملی ہیں اور چند گنے چنے دن ملے ہیں، موت کسی بھی وقت اچانک آ سکتی ہے، جو خیر کی زراعت کرے گا وہ خوشی و نفع کاٹے گا۔ اور جو شر و برائی کی کاشت کرے گا وہ ندامت کاٹے گا۔ ہر شخص کو وہی چیز ملے گی جس کی وہ کاشت کرے گا۔

تحف العقول، ص ۴۸۹

۴۰۔ جو لوگوں کے سامنے برائی کرنے سے نہیں بچے گا (اور گناہ کرے گا) وہ خدا سے بھی نہیں ڈرے گا۔

بخارا، ج ۷۸، ص ۳۷۷

امام دواز دہم، حضرت امام مہدی، امام زمانہ، عجل اللہ فرجه

اور آپ کی چالیس حدیث

معصوم چہار دہم  
امام دواز دہم  
حضرت مہدی، عجل اللہ فرجه

- نام : ---- رسول خدا کے بہنمام (م - ح - م - د) علیہ السلام۔  
مشہور لقب: -- مہدی موعود، امام عصر، صاحب الزمان، بقیۃ اللہ، قائم و... اور احوالہ  
باپ : ---- امام حسن عسکریؑ،  
ماں : ---- جناب زینب خاتون،  
تاریخ ولادت: -- ۱۵ شعبان،  
سال ولادت: -- ۲۵۵ یا ۲۵۶ ہجری قمری،  
جائے ولادت: -- سادراء۔ تقریباً پانچ سال تحت کفالت پدر تھے اور پوشیدہ تھے۔  
دوران زندگی: -- اس کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔  
۱۔ بچپن: -- پانچ سال اپنے والد ماجد کے زیر سرپرستی تھے۔ اور پوشیدہ تھے تاکہ دشمنوں کے  
گمزد سے محفوظ رکھیں۔ اور جب ۲۶ ہجری میں امام حسن عسکریؑ کا انتقال ہو گیا تو عہدہ امامت  
آپ کے سپرد ہوا۔  
۲۔ غیبت صغریٰ: -- سن ۲۶ ہجری سے شروع ہوئی اور سن ۳۲۹ ہجری تک تقریباً  
سال تک باقی رہی۔ (اس میں دیگر اقوال بھی ہیں)  
۳۔ غیبت کبریٰ: ۳۲۹ ہجری سے شروع ہوئی ہے اور جب تک خدا چاہے گا باقی  
رہے گی۔  
۴۔ ظہور کا زمانہ: یہ بھی شیت الہی پر موقوف ہے۔ ظہور کے بعد آپ کی حکومت ہوگی۔

## حضرت حجت کی چالیس حدیث

۱۔ مقدرات الہی کبھی مغلوب نہیں ہو کرتے۔ ارادہ الہی کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اور توفیق الہی پر کوئی چیز بھی سبقت نہیں لے جاسکتی۔  
"بخاری، ج ۵۳، ص ۱۹۱"

۲۔ خداوند عالم نے مخلوقات کو بیکار نہیں پیدا کیا اور نہ ان کو بے مقصد چھوڑ رکھا ہے۔  
"بخاری، ج ۵۳، ص ۱۹۲"

۳۔ خداوند عالم حضرت محمد کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر مبعوث کیا اور ان کے ذریعہ نعمتوں کو تمام کیا، اور ان پر سلسلہ نبوت کو ختم کیا، اور تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔  
"بخاری، ج ۵۳، ص ۱۹۳"

۴۔ خداوند عالم کا ارشاد ہے۔

۴۔ اے اللہ، کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ صرف (تساؤد) دینے سے کہ وہ ہم ایمان لائے، چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ "پتہ ۲۹ (مکتبہ) آیت ۲۰۱"  
لوگ کس طرح آزمائش میں مبتلا ہو گئے ہیں اور کس طرح حیرت و سرگردانی میں مارے مارے پھرتے ہیں، دائیں بائیں ٹھکتے ہیں (دیوگ) دین سے جدا ہو گئے ہیں یا شک و شبہ میں مبتلا ہو گئے ہیں یا حق کے دشمن ہو گئے ہیں یا سچی روایات اور اخبار صحیحہ سے جاہل ہیں یا جان بوجھ کر بھلا دیتے ہیں؟ (آگاہ ہو جاؤ) زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہتی خواہ ظاہر بظاہر ہو، یا پوشیدہ ہو،  
(کمال الدین ج ۲، ص ۵۱۱) باب (توفیق من صلا الزمان)

اربعون حدیثاً

عن الامام المهدي (عجل الله تعالى فرجه)

۱- أَفَدَارُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَا تُعَالَبُ، وَإِرَادَتُهُ لَا تُرَدُّ، وَتَوْفِيقُهُ لَا يُسْتَبَقُ.

(بخاری، ج ۵۳، ص ۱۹۱)

۲- «... إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَخْلُقِ الْخَلْقَ عَبَثًا وَلَا أَهْمَلَهُمْ سُدَّتِي...»

(بخاری، ج ۵۳، ص ۱۹۲)

۳- «... بَعَثْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَتَمَّمْتُ بِهِ نِعْمَتَهُ وَخَتَمْتُ بِهِ أَنْبِيَآءَهُ وَأَرْسَلْتُهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً...»

(بخاری، ج ۵۳، ص ۱۹۳)

۴- فَإِنَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: «إِلْمَ أَحْسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ» كَيْفَ يَتَسَاقَطُونَ فِي الْفِتْنَةِ وَتَتَرَدَّدُونَ فِي الْحَيْرَةِ وَيَتَأْخِذُونَ يَمِينًا

وَشِمَالًا فَأَرْقُوا دِيْنَهُمْ أَمْ اِزْتَابُوا أَمْ غَانَدُوا الْحَقَّ أَمْ جَهَلُوا مَا جَاءَتْ بِهِ الرِّوَايَاتُ

الصَّادِقَةُ وَالْأَخْبَارُ الصَّحِيحَةُ أَوْ عَلِمُوا ذَلِكَ فَتَنَسَّوْا مَا يَعْلَمُونَ أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو

مِنْ حُجَّةٍ إِذَا ظَاهِرًا وَأَمَّا مَغْمُورًا.

(کمال الدین ج ۲، ص ۵۱۱) باب (توفیق من صاحب الزمان)

۵- أَمَا سَمِعْتُمُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ»، هَلْ أَمَرَ إِلَّا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ أَوَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لَكُمْ مَعَاقِلَ تَأْوُونَ إِلَيْهَا وَأَعْلَامًا تَهْتَدُونَ بِهَا مِنْ لَدُنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى أَنْ ظَهَرَ الْمَاضِي (أَبُو مُحَمَّدٍ) صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كُلَّمَا غَابَ عِلْمٌ بَدَأَ عِلْمٌ وَإِذَا أَقْلَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ، فَلَمَّا قَبِضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ طَلَعْنَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَطَعَ السَّبَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ. كَلَّا مَا كَانَ ذَلِكَ وَلَا يَكُونُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَتُظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُمْ كَارِهِوْنَ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۷)

۶- «... إِنَّ الْمَاضِي (ع) مَضَى سَعِيداً قَبِيداً عَلَى مِنْهَاجِ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَذْوِ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَفِينَا وَصِيَّتُهُ وَعِلْمُهُ وَمَنْ هُوَ خَلْفُهُ وَمَنْ يَسُدُّ مَسَدَهُ وَلَا يَنْزِعُنَا مَوْضِعَهُ إِلَّا ظَالِمٌ آئِمٌّ وَلَا يَتَدَّ عِيَهُ دُونََنَا إِلَّا جَائِدٌ كَافِرٌ وَلَوْلَا أَنْ أَمَرَ اللَّهُ لَا يُغْلَبُ وَيَسْرَهُ لَا يُظْهَرُ وَلَا يُغْلَبُ لَظَهَرَ لَكُمْ مِنْ حَقِّنَا مَا تَبْهَرُ مِنْهُ عُقُولُكُمْ وَيُزِيلُ سُكُوكَكُمْ لَكِنَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَسَلِّمُوا لَنَا.

(البحار ج ۵۳ ص ۱۷۹)

۷- وَأَمَّا الْحَوَادِثُ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوا فِيهَا إِلَى زُوَاةِ حَدِيثِنَا، فَإِنَّهُمْ حُجَّتِي عَلَيْكُمْ، وَأَنَا حُجَّةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴)

۵- کیا تم نے خدا کا قول نہیں سنا کہ ارشاد ہے: ایمان والو! خدا، رسول اور اصحابان امر کی (جو تم میں سے ہیں) اطاعت کرو کیا خداوند عالم نے قیامت تک ہونے والی عداوت کو کسی اور کو حکم دیا ہے؟ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے تمہارے لئے ایسا نیک کام قرار دیا ہے جس میں تم اگر پناہ لیتے ہو اور کیا جناب آدمؑ سے لیکر امام حسن عسکریؑ تک ایسا نیک کام نہیں قرار دیا کہ جن سے تم ہدایت حاصل کرو۔ جب بھی ایک پرچم گمراہ اس کی گمراہی پر چمک اٹھتا ہے یا جب بھی ایک ستارہ ڈوبے اور اس کی جگہ طالع ہوا۔ اور جب امام حسن عسکریؑ کا انتقال ہو گیا تو تم کو گمان ہوا کہ خدا نے اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان کا واسطہ ختم کر لیا ہے کہ نہیں! نہ ایسا ہوا ہے نہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔ خدا کا امر ظاہر ہو کے رہے گا یہ دیکھنا ہی ناپسند کریں۔

۴۸۸

۶- امام نریشہ (امام حسن عسکریؑ) باکمال سعادت اپنے آباء (واجبہ) کے لئے قدم پر چلتے ہوئے ہماری نظروں سے پوشیدہ ہو گئے، ہمارے درمیان ان کا وصی، ان کا امام بنا گیا، ان کا قائم مقام موجود ہے۔ جو شخص بھی ان کی جانشینی کے سلسلے میں ہم سے جنگ کرے اور ظلم و ستم کرے ہوگا، اور اس کا دعویٰ ہمارے علاوہ وہی ہو سکتا ہے جو منکر و کافر ہو، اور ہرگز ان کے مخلوق نہیں ہو سکتا اور اس کا راز ظاہر نہیں کیا جاسکتا اور نہ اس کا اعلان کیا جاسکتا ہے۔ انہیں اپنے حق کا اس طرح اظہار کرتے کہ تمہاری عقلیں روشن ہو جائیں اور تمہارا دل رنگ و رنگ زائل ہو جاتے۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور ہر شئی کیلئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے لہذا تم لوگ تقویٰ الہی اختیار کرو اور ہمارے سامنے سر تسلیم خم کر دو۔

۱۴۹

۲۴- لیکن واقع ہونے والے حوادث میں تم ہمارے حدیثوں کے راویوں کی طرف رجوع کرو، کیونکہ وہ لوگ میری طرف سے تمہارے اوپر حجت ہیں، اور میں انہیں ان سے ان پر حجت ہوں۔

۴۸۴

۸- «اللَّهُمَّ.. وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ عُلَمَائِنَا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيحَةِ، وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِينَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ، وَعَلَى الْمُسْتَمِيعِينَ بِالِاتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلَى مَرْضَى الْمُسْلِمِينَ بِالشِّفَاءِ وَالرَّاحَةِ، وَعَلَى مَوْتَاهُمْ بِالرَّاقَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَعَلَى مُشَائِكُنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ، وَعَلَى الشَّبَابِ بِالِإِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ، وَعَلَى النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ وَالْعِفَّةِ، وَعَلَى الْأَغْيَاءِ بِالتَّوَاضُّعِ وَالسَّعَةِ، وَعَلَى الْفُقَرَاءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ...

(المصباح للكفعمی ص ۲۸۱)

۹- «... قُلُوبُنَا أَوْعِيَةً لِمَشِيئَةِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ سُنَّا...»

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۵۱)

۱۰- فَاَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرَابَةٌ.

(كمال الدين ج ۲ ص ۴۸۴)

۱۱- «... وَلْيَعْلَمُوا أَنَّ الْحَقَّ مَعَنَا وَفِينَا لَا يَقُولُ ذَلِكَ سِوَانَا إِلَّا كَذَّابٌ مُفْتَرٍ وَلَا يَدْعِيهِ غَيْرُنَا إِلَّا ضَالٌّ غَوِيٌّ...»

(كمال الدين ج ۲ ص ۵۱۱)

۱۲- إِلَهِي بِحَقِّ مَنْ نَاجَاكَ، وَبِحَقِّ مَنْ دَعَاكَ فِي الْبَحْرِ وَالْبَرِّ، صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ فَقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْعِنْيَةِ وَالسَّعَةِ، وَعَلَى مَرْضَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَاءِ وَالصَّحَّةِ وَالرَّاحَةِ، وَعَلَى أَحْيَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللِّطْفِ وَالْكَرَامَةِ، وَعَلَى أَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَعَلَى غُرَبَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرِّدِّ إِلَى أَوْطَانِهِمْ سَالِمِينَ غَانِمِينَ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ.

(المصباح للكفعمی ص ۳۰۶)

۸- حذایا، ہمارے علما، کوزہد و نصیحت کی، اور طلاب کو تحصیل علم کی کوشش و رغبت کی توفیق عطا فرما، سننے والوں کو پیروی اور مواعظ (قبول کرنے کی) توفیق دے، ہمارے بیماروں کو شفا اور راحت عطا فرما، ہمارے مردوں پر مہربانی و رحم فرما، بزرگوں کو بکراں و وقار عطا فرما، جوانوں کو توبہ و انابت کی توفیق دے، عورتوں کو حیا و عفت عطا کر، مالداروں کو انکساری اور کشادہ دہی مرحمت فرما، فقیروں کو صبر و قناعت عطا فرما...

«مصباح کفعمی، ص ۲۸۱»

۹- ہمارے قلوب مشیت الہی کے ظرف ہیں جب وہ چاہتا ہے ہم بھی چاہتے ہیں۔

«بحار، ج ۵۲، ص ۵۱»

۱۰- یہ جان لو کہ خدا اور کسی کے درمیان کوئی قرابت نہیں ہے۔

«كمال الدين، ج ۲، ص ۴۸۴»

۱۱- یہ بھی جان لو کہ حق ہم میں ہے اور ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارے علاوہ جو اس کو کہے گا وہ جھوٹا اور افتراء پر داز ہے۔ اور ہمارے علاوہ اس (امامت) کا جو بھی دعویدار ہے وہ گمراہ ہے۔

«كمال الدين، ج ۲، ص ۵۱۱»

۱۲- پروردگار تجھ کو تجھ سے سرگوشی کرنے والوں کا واسطہ، خشکی اور سمندر میں رہنے والوں کے، حق کا واسطہ محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل فرما۔ مومنین و مومنات کے فقرا کو مالداری و کشادہ دہی مرحمت فرما، مومنین و مومنات کے بیماروں کو شفا و صحت و راحت عطا کر، مومنین و مومنات میں جو زندہ ہیں ان پر اپنا لطف و رحم فرما۔ مومنین و مومنات کے مردوں پر اپنی مغفرت و رحمت نازل فرما «مومنین و مومنات کے غریبوں (مساکین) کو سلامتی اور (مال) غنیمت کے ساتھ ان کے وطن پہنچا۔ (ان ساری دعاؤں کو) محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقہ میں قبول فرما:

«مصباح کفعمی، ص ۳۰۶»

۲۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَطَعْتُكَ فَاَلْمَخْمَدَةُ لَكَ وَاِنْ عَصَيْتُكَ فَاَلْحُجَّةُ لَكَ، مِنْكَ الرّٰوْحُ وَمِنْكَ الْفَرْحُ، سُبْحَانَ مَنْ اَنْعَمَ وَشَكَرَ، وَسُبْحَانَ مَنْ قَدَرَ وَغَفَرَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ قَدْ عَصَيْتُكَ فَاِنِّي قَدْ اَطَعْتُكَ فِي اَحَبِّ الشَّيْءِ اِلَيْكَ وَهُوَ الْاِيْمَانُ بِكَ، لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَلَمْ اَذْغُ لَكَ شَرِيكًا، مَتَا مِنْكَ بِهٖ عَلَيَّ، لَا مَتًا مِثِّي بِهٖ عَلَيْكَ ...  
(مہج الدعوات ص ۲۹۵)

۲۲۔ وَمَنْ اَكَلَ مِنْ اَمْوَالِنَا سَيْنًا فَاِنَّمَا يَأْكُلُ فِي بَطْنِيهِ نَارًا وَسَيَصْلِيْ سَعِيْرًا.

(کمال الدین ج ۲ ص ۵۲۱) باب (ذکر التوقعات)

۲۳۔ «... فَلْيَعْمَلْ كُلُّ اَمْرِيْ مِنْكُمْ مَا يَقْرُبُ بِهٖ مِنْ مَحَبَّتِنَا وَتَجَنَّبْ مَا يَبْذِيْهِ مِنْ كِرَاهِيَّتِنَا وَسَخَطِنَا...»  
(الاحتجاج ص ۴۹۸)

۲۴۔ «... فَاغْلِقُوا اَبْوَابَ اَلْسُوْالِ عَمَّا لَا يَغْنِيْكُمْ...»

(بخارج ۵۲ ص ۹۲)

۲۵۔ اَنَا اَلْمَهْدِيُّ اَنَا فَاِنَّمِ الرِّمَانُ اَنَا اَلَّذِيْ اَفْلَاهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئْتُ جَوْرًا اِنَّ اَلْاَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ...

(بخارج الانوار ج ۵۲ ص ۲)

۲۶۔ «... وَاجْعَلُوا قَصْدَكُمْ اِلَيْنَا بِالْمَوَدَّةِ عَلَي السَّنَةِ الْوَاضِحَةِ...»

(بخارج ۵۳ ص ۱۷۹)

۲۱۔ میرے معبود! اگر میں تیری اطاعت کروں تو اس میں تیری حمد و ثنا ہے اور تیری نافرمانی کروں تو جنت تیرے لئے ہے، آسودگی و کشائش تیری ہی طرف سے ہے۔ پاکیزہ ہے وہ ذات جو نعمت عطا کرتا ہے اور شکر کو قبول کرتا ہے، پاک و مترہ ہے وہ ذات جو قدرت والی اور بخشنے والی ہے۔ میرے معبود اگر میں نے تیری محصیت کی ہے تو جو چیز تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے یعنی تجھ پر ایمان لانا، اے اسمیں تیری اطاعت کی ہے نہ تیرے لئے اولاد کے قائل ہوئے اور نہ تیرے لئے شریک قرار دیا اور یہ بھی تیرا احسان میرے اوپر ہے نہ کہ میرا احسان تیرے اوپر ہے ...  
"مہج الدعوات، ص ۲۹۵"

۲۲۔ جو ہمارے مال میں سے کچھ بھی کھائے گا (جیسے خنس وغیرہ) وہ اپنے پیٹ کو آتش سے بھرے گا۔ اور جہنم کے شعلوں میں جلے گا۔

"کمال الدین، ج ۲، ص ۵۲۱، باب ذکر التوقعات"

۲۳۔ تم میں سے ہر شخص وہ کام کرے جس سے ہماری محبت سے قریب ہو جائے اور جو چیزیں ہماری نافرمانی اور غصہ کا سبب ہوں ان سے دوری اختیار کرے۔

"احتجاج، ص ۴۹۸"

۲۴۔ لا، یعنی باتوں کے بارے میں سوالات کا دروازہ بند کر دو۔

"بخارج ۵۲، ص ۹۲"

۲۵۔ میں ہی، مہدی ہوں، میں وہ ہی، قائم الزمان ہوں، میں "ہی" زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دوں گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین جنت خدا سے خالی نہیں رہتی۔

"بخارج ۵۲، ص ۲"

۲۶۔ واضح روایات کی بنا پر اپنے قصد و توجہ کو ہماری محبت کے ساتھ ہماری طرف قرار دو

"بخارج ۵۳، ص ۱۷۹"



۲۷- اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيقَ الطَّاعَةِ، وَنَعْدَ الْمَغْصَبَةِ، وَصِدْقَ النَّبِيِّ، وَعِزْفَانَ الْحَزْمَةِ، وَآكْرِفْنَا بِالْهُدَىٰ وَالْإِسْقَامَةِ، وَسَدِّدْ أَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ، وَأَمْلَأْ قُلُوبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ بَطُونَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهِهِ، وَأَكْفِفْ أَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ، وَأَغْضُضْ أَنْصَارَنَا عَنِ الْفُجُورِ وَالْجَبَانَةِ، وَأَشْدُدْ أَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالغَيْبَةِ... (المصباح للكفعمي ص ۲۸۱)

۲۸- فَقَدْ وَقَعَتِ الْغَيْبَةُ التَّامَّةُ فَلَا ظُهُورَ إِلَّا بَعْدَ إِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۵۱۶)

۲۹- «... وَإِذَا إِذْنُ اللَّهِ لَنَا فِي الْقَوْلِ ظَهَرَ الْحَقُّ وَأَضْمَحَلَ الْبَاطِلُ...»

(بخارا انوار ج ۵۳ ص ۱۹۶)

۳۰- «أَنَا بَقِيَّةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَالْمُنْتَقِمُ مِنْ أَعْدَائِهِ...»

(بخار ج ۵۲ ص ۲۴)

۳۱- وَإِنِّي أَخْرُجُ حِينَ أَخْرُجُ وَلَا بَيْعَةَ لِأَحَدٍ مِنَ الطَّوَاغِيتِ فِي عُتْقِ.

(بخارا انوار ج ۷۸ ص ۳۸۰) باب مواعظ الامام القائم (ع) وحکمہ

۳۲- «... إِنَّا غَيْرُ مُهْمِلِينَ لِمُرَاعَاتِكُمْ وَلَا نَاسِينَ لِدِكْرِكُمْ...»

(بخار ج ۵۳ ص ۱۷۵)

۲۷- خداوند! ہم کو طاعت کی ترفیق، بصیرت سے دوری، صدق نیت، اپنے اترام کی معرفت کی ریزی مرحمت فرما، اور ہم کو راہ ہدایت و استقامت عطا فرما، ہماری زبانوں کو راستی و حکمت سے استوار کر دے۔ ہمارے دلوں کو علم و معرفت سے بھر دے، ہمارے شکموں کو حرام و شبہ (کی غذا) سے پاک کر دے، ہمارے ہاتھوں کو چوری اور ظلم سے باز رکھنا ہماری آنکھوں کو فحش و خیانت (کی طرف) سے بند کر دے، ہمارے کانوں کو غیبت اور لغو باتوں (کے سننے سے) بند کر دے۔

«مصباح کفعمی، ص ۲۸۱»

۲۸- غیبت نامہ واقع ہو چکی ہے اب ظہور اذن خدا کے بعد ہی ہو سکے گا۔

«کمال الدین، ج ۲، ص ۵۱۶»

۲۹- جب بھی خدا تکوین کی اجازت دے گا۔ حق واضح اور باطل نابود ہو جائے گا۔

«بخار، ج ۵۳، ص ۱۹۶»

۳۰- میں زمین میں بقیۃ اللہ ہوں اور دشمنان خدا سے انتقام لینے والا ہوں۔

«بخار، ج ۵۲، ص ۲۴»

۳۱- میں جس وقت بھی خروج کروں کسی طاغوت کی بیعت میری گردن میں نہ ہوگی (یعنی نہ میں تقیہ کروں گا اور نہ کسی کے مقابلہ میں خاموش ہوں گا بلکہ ان سے جنگ کر رہا ہوں)»

«بخار، ج ۷۸، ص ۳۸۰، باب مواعظ امام قائم و حکمہ»

۳۲- میں تمہارے امور زندگی سے غافل نہیں ہوں اور نہ تمہاری یاد کو بھلانے والا ہوں۔

«بخار، ج ۵۳، ص ۱۷۵»

۳۳- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ، وَاكْرِمِ اَوْلِيَاءَكَ بِاِنْجَازِ وَعْدِكَ، وَتَلِيْعَتِهِمْ  
ذَلِكَ مَا يَأْمُرُوْنَهُ مِنْ نَصْرِكَ، وَاكْفِفْ عَنْهُمْ بَأْسَ مَنْ نَصَبَ الْخِلَافَةَ عَلَيْكَ،  
وَتَمَرَّدَ بِمَنْعِكَ عَلٰی زُكُوْبِ مُخَالَفَتِكَ، وَاَسْتَعَانَ بِرَفِيْدِكَ عَلٰی فَلَاحِ خِيَاْتِكَ، وَوَقَصَدَ  
لِكَيْدِكَ بِاَيْدِكَ، وَوَسِعَتْهُ جِلْمًا لِيَتَاخُذَهُ عَلٰی جَهْرَةٍ، وَتَسْتَأْصِلُهُ عَلٰی غَيْرَةٍ،  
فِيَاِنَّكَ اَللّٰهُمَّ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ حَتّٰى اِذَا اَخَذْتَ الْاَرْضَ زُخْرِفَهَا وَاَرْتَبْتَ  
وَطَنَّ اَهْلُهَا اَنْتَهُمْ فَاِدْرُوْنَ عَلَيْهَا اَتَاهَا اَمْرًا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيْدًا  
كَأَنَّ لَمْ تَغْنِ بِالْاُمْسِ كَذَلِكَ نَفْصِلُ الْاَبَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ وَقُلْتَ (فَلَمَّا اَسْفُوْنَا  
اَنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ).

(مہج الدعوات ص ۶۸)

۳۴- لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالتَّائِسِ اَجْمَعِيْنَ عَلٰی مَنْ اَكَلَ مِنْ مَا لِيَاذِرُهُمَا حَرَامًا!  
(کمال الدین ج ۲ ص ۵۲۲) باب (ذکر التوقعات)

۳۵- وَاَمَّا اَمْوَالُكُمْ فَلَا نَقْبَلُهَا اِلَّا لِنُظَهَرُوا.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴)

۳۶- يَا مَالِكَ الرَّقَابِ وَيَا هَارِمَ الْاَخْرَابِ يَا مُفْتَحَ الْاَبْوَابِ يَا مُسَبِّبَ الْاَسْيَابِ  
سَبَبْنَا لَنَا سَبَبًا لَا نَسْتَطِيْعُ لَهُ طَلَبًا يَحَقُّ لَالِةَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ  
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَجْمَعِيْنَ.

(مہج الدعوات ص ۴۵)

۳۳- پالنے والے تو محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل فرما، اور اپنے اولیاء کو اپنا وعدہ  
پورا کر کے محترم قرار دے۔ اور ان کو اپنی نصرت دیکر ان کی امیدوں کو حاصل کر دے۔ اور  
ان کو ان لوگوں کے گزند سے محفوظ رکھ جو علی الاعلان تیری مخالفت کرتے ہیں اور تیری بیعت  
نہ کرنے کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، اور تیری بخشش کا سہارا لیکر تیرے شمشیر قانون کی دھار کو  
کند کرتے ہیں اور تیری دی ہوئی طاقت کے سہارے تیرے لئے مکاری کا اقدام کرتے ہیں۔ اور  
تو نے اپنے علم و بردباری سے ان کو آزادی دے رکھی ہے تاکہ انکی علی الاعلان گرفت کر سکے اور  
ان کو حالت غرور میں جڑ سے اکھاڑ پھینکے اسلئے کہ تو نے خود کہا ہے: اور تیرا قول حق  
ہے، یہاں تک کہ جب زمین نے (فصل کی چیزوں سے) اپنا بناؤ شکر کر لیا اور (دہر  
طرح) آراستہ ہوئی اور کھیت والوں نے سمجھ لیا کہ اب اس پر یقیناً قابو پائے گی جب  
چاہیں گے کاٹ لیں گے، یہ ایک ہمارا حکم (عذاب) دن یا رات کو آپہونچتا تو ہم نے اس کھیت  
کو ایسا صاف کتا ہونا بنا دیا کہ گویا اس میں گل کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں  
ان کے واسطے ہم آیتوں کو یوں تفصیل وار بیان کرتے ہیں (نیوس - ۲۳) اور تو نے ہی فرمایا  
ہے: جب وہ لوگ ہم کو عقدہ دلا دیتے ہیں تو ہم ان سے انتقام لیتے ہیں۔

۳۳- مہج الدعوات، ص ۶۸

۳۳- جو ہمارے مال سے ایک درہم (بطور) حرام کھائے اس پر خدا، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت  
ہو۔  
(کمال الدین، ج ۲ ص ۵۲۲)

۳۵- ہم تمہارے اموال کو صرف اسلئے قبول کرتے ہیں تاکہ تم ظاہر ہو جاؤ۔

۳۶- کمال الدین، ج ۲ ص ۴۸۴

۳۶- اے انسانوں کے مالک، اے دشمنوں کے لشکروں کو شکست دینے والے۔ اے (رحمت کے)  
دروازوں کو کھولنے والے، اے اسباب کے مہیا کرنے والے ہمارے لئے ایسا ذریعہ پیدا کر جو کمال کریں گے ہم  
طاقت نہیں رکھتے، بخیر کلمہ، لاد الاله الا اللہ محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وَاٰلِهِ اَجْمَعِيْنَ (مہج الدعوات، ص ۴۵)

۳۷- يَا نُورَ الثُّورِ، يَا مُدَبِّرَ الْأُمُورِ، يَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُورِ، صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ لِي وَلِشِيعَتِي مِنَ الصِّبِقِ فَرَجًا، وَمِنَ الْهَمِّ مَخْرَجًا، وَأَوْسِعْ لَنَا الْمَنْهَجَ، وَأَطْلِقْ لَنَا مِنْ عِنْدِكَ مَا يُفْرِّجُ، وَأَفْعَلْ بِنَاقَا أَنْتَ أَهْلُهُ، يَا كَرِيمُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

(الجنة الواقعة فصل ۲۶)

۳۸- فَإِنَّا يُحِيطُ عَلْمُنَا بِأَبْنَائِكُمْ وَلَا يَغْرُبُ عَنَّا شَيْءٌ مِنْ أَخْبَارِكُمْ.

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۷۵)

۳۹- وَأَمَّا ظُهُورُ الْفَرَجِ فَإِنَّهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ.

(كمال الدين ج ۲ ص ۴۸۴)

۴۰- ... فَمَا أَرْغَمَ أَنْفَ الشَّيْطَانِ بِشَيْءٍ مِثْلَ الصَّلَاةِ فَصَلَّاهَا وَأَرْغَمَ أَنْفَ الشَّيْطَانِ.

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۸۲)

۳۷- اے فروغ بخش نور، اے امور کے تدبیر کرنے والے، اے انسانوں کو قیوموں سے اٹھانے والے محمدؐ والے محمدؐ پر اپنی رحمت نازل فرما، میرے اور میرے شیعوں کیلئے تنگی سے کشادگی عطا فرما، اور رنج و غم سے نجات دے، اور (راہ لطف کو) ہمارے لئے وسیع فرما اپنی طرف سے ہمارے لئے ایسی چیز بھیج جو باعث فرج ہو، ہمارے ساتھ وہ برتاؤ کر جس کا تو اہل ہے۔ اے کریم۔ اے رحم الراحمین۔

«الجنة الواقعة فصل ۲۶»

۳۸- ہمارا علم تمہاری خبروں کے بارے میں محیط ہے، تمہاری کوئی خبر ہم سے چھپی نہیں ہے۔

«بحار ج ۵۳ ص ۱۷۵»

۳۹- رہا ظہور کا مسئلہ تو وہ اذن خدا سے متعلق ہے۔

«كمال الدين ج ۲ ص ۴۸۴»

۴۰- نماز سے زیادہ شیطان کی ناک رگڑنے والی کوئی چیز نہیں ہے لہذا نماز پڑھو اور شیطان کی ناک رگڑو!

«بحار ج ۵۳ ص ۱۸۲»

